بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

مِنَ الَّذِیۡنَ ھَادُوۡا یُحَرِّفُوۡنَ الۡکَلِمَ عَنۡ مَّوَاضِعِہٖ ۔۔۔ وَلٰکِنۡ لَّعَنَھُمُ اللّٰہُ بِکُفۡرِھِمۡ فَلَا یُؤۡمِنُوۡنَ اِلَّا قَلِیۡلًا (النساء۔۴۷)

جولوگ یہودی ہیں اِن میں سے بعض کلمات کو اِنکی جگہوں سے اَدل بدل دیتے ہیں۔۔۔لیکن اللہ نے اُنکے کفر کی وجہ سے اُن پر لعنت کردی ہے۔پس وہ ایمان نہیں لاتے مگر تھوڑا۔

کلمۃ الدجل یا کلمۃ الفصل۔۔؟؟؟

(مولوی ملک فاران احمد ربانی صاحب کے مضمون ''کلمۃ الفصل'' کی حقیقت)

جناب ملک فاران احمد ربانی صاحب نے خاکسار کے دعویٰ موعود زکی غلام مسیح الزماں (مصلح موعود) پر تبصرہ کرتے ہوئے میری طرف سے پیش کردہ قرآن کریم کے دلائل کو توڑنے کی ناکام کوشش ضرور کی ہے لیکن وہ اپنی اس کوشش میں ہرگز کامیاب نہیں ہوئے اور مزید برآں یہ بھی کہ قیامت تک کوئی بھی قادیانی میرے دلائل کو توڑ کر نہ صرف یہ کہ جناب خلیفہ ثانی صاحب کو مصلح موعود ثابت نہیں کرسکتا بلکہ خاکسار کے دعویٰ کو بھی نہیں جھٹلا سکتا۔مولوی ربانی صاحب کے مضمون ''کلمۃ الفصل'' کی حقیقت پر کچھ عرض کرنے سے پہلے مناسب ہے کہ میں آغاز میں چند اصولی باتوں کا تذکرہ کردوں۔یہ وہ اصولی باتیں ہیں جن پر کسی سچے احمدی کو اعتراض نہیں ہوسکتا اور نہ ہی ہونا چاہیے۔لیکن اگر کوئی نام کا احمدی ہے اور وہ اپنی دنیاوی جاہ وعظمت یا کسی اور مجبوری کی خاطر حکم وعدل حضرت امام مہدی ومسیح موعودؑ کی پاکیزہ تعلیم کو چھوڑ کر در پردہ اِرتداد اختیار کرچکا ہے تو اُسکے متعلق کچھ نہیں کہا جاسکتا۔یہ چند اصولی باتیں درج ذیل ہیں۔

(۱) حکم وعدل حضرت امام مہدی ومسیح موعودؑ اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام بحوالہ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۱ پر اپنی وحی کے متعلق لکھتے ہیں۔۔''وإنْ کان الامر خلاف ذالك علیٰ فرض المحالِ فنبذنا کله من ایدینا کالمتاع الردّی ومادةِ السعال۔'' اگر میری وحی قرآن کے خلاف ہو تو میں اسے تھوک کی طرح پھینک دوں۔

حضورؑ کے مذکورہ بالا الفاظ سے یہ قطعی طور پر ثابت ہے کہ آپؑ پر جو وحی والہام نازل ہوا اور جس کو آپؑ نے اپنی زندگی میں اپنی کتب ورسائل اور اخبارات میں شائع فرمایا تھا۔وہ سارا وحی والہام آپؑ کا سچا الہامی کلام تھا۔اگر ہم سچے احمدی ہیں اور حضورؑ (حکم وعدل) کے الہامی کلام اور آپکی تعلیم کی پیروی کرنیوالے ہیں تو ہمارے لیے کوئی وجہ نہیں ہے کہ ہم حضورؑ کی وحی والہام کی سچائی میں کوئی شک کرسکیں۔

(۲) حضرت حکم وعدلؑ قرآن کریم کی حقانیت کے سلسلہ میں فرماتے ہیں۔۔''یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ہر ایک الہام کیلئے وہ سنت اللہ بطور امام اور مہیمن اور پیشرو کے ہے جو قرآن میں وارد ہوچکی ہے اور ممکن نہیں کہ کوئی الہام اس سنت کو توڑ کر ظہور میں آوے کیونکہ اس سے پاک نوشتوں کا باطل ہونا لازم آتا ہے۔'' (انوار الاسلام۔روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۹۱)

لہٰذا حضورؑ کے مذکورہ بالا الفاظ کے مطابق ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم حکم وعدل حضرت امام مہدی ومسیح موعودؑ پر نازل ہونیوالے الہامی کلام کو بھی قرآن کریم میں وارد ہونیوالی الٰہی سنت کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کریں۔اور مجھے اُمید ہے اس معاملہ میں بھی فاران ربانی صاحب اور دیگر قادیانی علماء اور خلفاء کو کوئی اعتراض نہیں ہوگا اور نہ ہی ہونا چاہیے۔

(۳) قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کی بیان فرمودہ سنتِ مستمرہ سے قطعی طور پر یہ ثابت ہوتا ہے کہ بشارت اور وعدہ کے وقت مبشر اور موعود وجود دنیا میں موجود نہیں ہوتا بلکہ وہ بشارت اور وعدہ کے بعد پیدا ہوتا ہے۔ مثلاً قرآن کریم کی سورتوں میں الصافات (۱۰۱ تا ۱۰۳)، الحجر (۵۲ تا ۵۶)، الذاریات (۲۵ تا ۳۱)، ہود (۷۰ تا ۷۳)، ال عمران (۳۹ تا ۴۱ اور ۴۶ تا ۴۸) اور مریم (۸ تا ۱۰ اور ۱۷ تا ۲۲) کی آیات اس حقیقت پر قطعی ثبوت ہیں۔

(۴) قرآن کریم سے ہمیں اللہ تعالیٰ کی اس سنت کا بھی پتہ ملتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مبشر اور موعود وجود کی ایک سے زیادہ دفعہ بھی بشارت اور وعدہ دے دیا کرتا ہے۔ لیکن جب تک کسی مبشر اور موعود وجود کی بشارت اور وعدہ ملتا رہتا ہے۔ اُس وقت تک وہ مبشر اور موعود وجود دنیا میں پیدا نہیں ہوا ہوتا۔ مثلاً (۱) قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو حضرت اسحاقؑ کی تین دفعہ (۱۔ ہود (۷۰ تا ۷۳) ۲۔ الحجر (۵۲ تا ۵۶) اور الذاریات (۲۵ تا ۳۱) بشارتیں بخشی تھیں اور ان تینوں بشارتوں کے وقت حضرت اسحاقؑ ابھی دنیا میں پیدا نہیں ہوئے تھے۔

(۱۱) اسی طرح قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت زکریاؑ کو حضرت یحییٰؑ کی دو دفعہ (۱۔ ال عمران (۳۹ تا ۴۱) ۲۔ مریم (۸ تا ۱۰) بشارتوں کا ذکر ملتا ہے۔ اور دونوں بشارتوں کے وقت حضرت یحییٰؑ ابھی دنیا میں پیدا نہیں ہوئے تھے۔

(۱۱۱) اسی طرح قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت مریمؑ کو حضرت عیسیٰؑ کی دو دفعہ (۱۔ ال عمران (۴۶ تا ۴۸) ۲۔ مریم (۱۷ تا ۲۲) بشارتوں کا ذکر ملتا ہے۔ اور دونوں بشارتوں کے وقت حضرت عیسیٰؑ ابھی دنیا میں پیدا نہیں ہوئے تھے۔

(۵) یہ واضح رہے کہ عربی زبان میں لفظ غلام کے معانی ایسے نوجوان لڑکے کے ہیں جسکی مونچھیں نکل رہی ہوں یا پیدا ہونے سے لے کر جوانی تک غلام کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں لفظ غلام کو دو مختلف معانی اور مفہوموں میں استعمال فرمایا ہے یعنی (۱) جسمانی نوجوان لڑکا اور (۲) غیر جسمانی نوجوان لڑکا۔ مثلاً حضرت ابراہیم، حضرت ذکریا اور حضرت مریم علیہم السلام کو دی جانیوالی بشارتوں میں اللہ تعالیٰ نے غلام کا لفظ جسمانی نوجوان لڑکا کے مفہوم میں استعمال فرمایا تھا۔ اسی طرح سورۃ یوسف کی آیت ۲۰۔ اور سورۃ الکہف کی آیات ۷۵، ۸۱ اور ۸۳ اور سورۃ الطور کی آیت ۲۵ میں اللہ تعالیٰ نے غلام کا لفظ غیر جسمانی نوجوان لڑکوں کے مفہوم میں استعمال فرمایا ہوا ہے۔

(۶) بشارت کے سلسلہ میں سورۃ ال عمران کے دونوں حوالوں کی آیات (۳۹ تا ۴۱ اور ۴۶ تا ۴۸) کو خاکسار ہرگز نہیں بھولا ہے بلکہ میں نے قرآن کریم میں بشارتوں پر مشتمل اِن آٹھوں واقعات کا اپنی کتب اور مضامین میں جگہ جگہ ذکر کیا ہوا ہے۔ یہاں پر خاکسار اسکی صرف دو (۲) مثالیں پیش کرتا ہے۔ (۱) کتاب۔ آمدن عید مبارک بادت صفحات ۲۰ تا ۲۴ (۲) مضمون نمبر ۵۰ (پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق ایک محمود ثانی کی علمی حالت) صفحات ۳۷ تا ۳۸۔

(۷) اللہ تعالیٰ نے حکم وعدل حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ پر ۱۸۸۱ء سے لے کر ۷ر نومبر ۱۹۰۷ء تک غلام کی بشارت پر مشتمل تیرہ (۱۳) مبشر الہامات نازل فرمائے تھے۔ اگر یہ تیرہ (۱۳) غلام کی بشارتیں جسمانی لڑکوں کے متعلق نازل ہوتیں تو حضورؑ کے گھر میں یہ تیرہ (۱۳) جسمانی لڑکے ضرور پیدا ہونے چاہیں تھے لیکن اُم المومنین حضرت نصرت جہاں بیگمؓ کے بطن سے آپؑ کے ہاں لڑکے لڑکیاں ملا کر کل دس

بچے پیدا ہوئے تھے۔ اِن میں سے پانچ لڑکے اور پانچ لڑکیاں تھیں۔ اگر ہم غلام سے متعلقہ الہامی بشارتوں کو جسمانی لڑکوں پر محمول کریں گے تو پھر حضورؑ کے مبشر الہامات اور آپکے دعاوی کی حقانیت کو ثابت کرنے کیلئے ہمیں قرآن کریم میں سے کوئی ایسی مثال ڈھونڈنی پڑے گی جس میں اللہ تعالیٰ نے غلام کی پیدائش کے بعد بھی اُسکے متعلق ملہم پر الہامی بشارتیں نازل فرمائی ہوں بصورت دیگر نہ صرف غلام سے متعلقہ تیرہ (۱۳) الہامی بشارتیں مشکوک ہوجائیں گی بلکہ آپؑ کے دعاوی بھی محل نظر بن جائیں گے۔ میں قادیانیوں سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ ہوش کے ناخن لیں اور جناب خلیفہ ثانی صاحب کو مصلح موعود بنانے کے شوق میں حکم وعدل حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کو لوگوں کی نظروں میں نعوذ باللہ جھوٹا نہ بناتے پھریں۔

(۸) ڈیبیٹ کے دوران مولوی ملک فاران صاحب نے محمد عامر سے یہ سوال کیا تھا کہ خاکسار (عبدالغفار جنبہ) کے مؤقف کے مطابق غلام سے متعلقہ تیرہ (۱۳) الہامی بشارتیں اگر آئندہ زمانے میں پیدا ہونیوالے کسی روحانی فرزند کیلئے تھیں۔ تو ہمیں آپ قرآن کریم میں سے کوئی ایسی ایک مثال نکال کر دکھائیں جس میں اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو غلام کی بشارت دی ہو لیکن بعدازاں اللہ تعالیٰ نے اس الہامی بشارت کو کسی روحانی فرزند کے وجود میں پورا فرما دیا ہو۔ میں مولوی ربانی صاحب سے جواباً گذارش کرتا ہوں کہ ہمیں قرآن کریم میں سے ایسی مثال ڈھونڈنے کی اس لیے ضرورت نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں لفظ غلام کو جسمانی لڑکے کیساتھ ساتھ غیر جسمانی لڑکے کے مفہوم میں استعمال فرما کر ہماری طرف سے ایسے سوال کا جواب خود دیدیا ہے۔ ہاں وہ لوگ یعنی محمودی حضرات جو غلام سے متعلقہ تیرہ (۱۳) الہامی بشارتوں کو جسمانی لڑکوں پر محمول کرنے کیلئے بضد ہیں۔ اُنہیں حکم وعدل حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کے تیرہ (۱۳) مبشر الہامات اور آپکے دعویٰ کی حقانیت (credibility) کو قائم رکھنے کیلئے قرآن کریم میں سے کوئی ایسی مثال نکال کر دکھانی ہوگی جس میں اللہ تعالیٰ نے کسی مبشر وجود کی پیدائش کے بعد بھی ملہم کو اُسکی پیدائش کیلئے بشارتیں اور وعدے دیئے ہوں۔

☆☆☆۔۔۔ جناب مولوی ملک فاران احمد ربانی صاحب۔ اب خاکسار آپکے مضمون جس کا نام آپ نے ''کلمۃ الفصل'' رکھا ہے کی حقیقت کی طرف آتا ہے۔ آپ اپنے مضمون کا آغاز اس طرح کرتے ہیں۔۔۔ ''کچھ عرصہ سے جرمنی کے ایک سابق احمدی جناب عبدالغفار جنبہ صاحب اس بات کے مدعی ہیں کہ حضرت اقدس مسیح موعود ومہدی معہودؑ نے وہ اشتہار جو ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو شائع فرمایا تھا اور اُس میں ایک خاص موعود وجود کی پیشگوئی شائع فرمائی تھی (جس کو جماعت احمدیہ میں مصلح موعود کے نام سے جانا جاتا ہے)، وہ موعود وجود حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے سب سے بڑے بیٹے صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب جو آگے چل کر تختِ خلافت پر متمکن ہوئے، نہیں ہیں بلکہ عبدالغفار جنبہ صاحب ہیں۔ ان صاحب کا یہ ماننا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے مصلح موعود ہونے کا دعویٰ غلط بنا پر کیا تھا اور یہ کہ اصل مصلح موعود یہی صاحب ہیں۔'' (مضمون ہٰذا۔ صفحہ نمبر ۱)

الجواب۔۔۔ جناب مولانا ربانی صاحب۔ ۱۹۷۴ء میں ربوہ کے ریلوے سٹیشن پر ایک ناخوشگوار واقعہ کے نتیجہ میں مخالف علمائے اسلام نے ملک کے طول وعرض میں احمدیوں کے خلاف ایک طوفان بدتمیزی برپا کر دیا تھا۔ بعدازاں مولویوں کے دباؤ میں آکر پاکستان

کی قومی اسمبلی نے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا۔ پاکستان کی قومی اسمبلی کا قطعی طور پر یہ ایک غلط اور ناانصافی پر مبنی فیصلہ تھا کیونکہ کسی پارلیمنٹ کو یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ لوگوں کے ایمان واعتقاد کا فیصلہ کرتی پھرے۔کوئی پارلیمنٹ کسی انسان کو نہ مسلمان بنا سکتی ہے اور نہ ہی کسی کو دائرہ اسلام سے باہر نکال سکتی ہے۔احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا یہ متفقہ فیصلہ قطعی طور پر ایک غلط اور ناانصافی پر مبنی فیصلہ تھا۔ جماعت احمدیہ قادیان اور لاہور نے قومی اسمبلی کے اس فیصلہ کو ردّ کیا اور اسے قبول نہ کیا کیونکہ یہ جبری فیصلہ ناانصافی پر مبنی تھا۔اگر چہ ہمارے مخالفین ہم پر ظلم کرتے ہوئے ہمیں غیر مسلم لکھتے اور پکارتے ہیں لیکن پاکستان کی قومی اسمبلی کے اس جابرانہ فیصلے کو ہم سب احمدی نہ صرف غلط سمجھتے ہیں بلکہ مخالفین کے ہمیں غیر مسلم لکھنے اور پکارنے کو بھی ہم انتہائی ظلم اور ناانصافی قرار دیتے ہیں۔

مولانا صاحب۔اگر کوئی آپ کو سابق مسلمان کہے تو کیا آپ ان الفاظ کو اپنے لیے قبول کریں گے۔میں سمجھتا ہوں کہ آپ نہ صرف اِن الفاظ کو اپنے لیے پسند نہیں فرمائیں گے بلکہ آپ غیض وغضب کا بھی شکار ہو جائیں گے۔آپ اُسے کہیں گے کہ دین اسلام کسی کی جاگیر نہیں ہے جو کوئی کسی طاقت (جمہوری یا حکومتی) کے بل بوتے پر کسی کو دائرہ اسلام سے نکال کر غیر مسلم بناتا پھرے۔تو پھر خاکسار کا آپ مولانا صاحب سے سوال ہے کہ اگر کوئی غیر احمدی مسلمان کسی احمدی کو سابق مسلمان کہہ کر اپنی جہالت کا مظاہرہ کرتا ہے تو اس کیلئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ لوگ حضرت امام مہدی ومسیح موعودؑ کا انکار کر کے جہالت اور گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔لہٰذا ایسے جاہل اور گمراہ لوگوں کا کسی احمدی کو سابق مسلمان کہہ کر پکارنا کوئی بڑی عجیب بات نہیں ہے۔متقی اور ہدایت یافتہ لوگوں کے بالمقابل جاہلوں اور گمراہوں کے ایسے ہی رویے ہوا کرتے ہیں۔

جناب مولانا صاحب۔آپ نے اپنے مضمون کے آغاز میں بڑے متکبرانہ لہجہ میں خاکسار کو ایک سابق احمدی لکھا ہے۔میرا آپ سے سوال ہے کہ خاکسار کو ایک سابق احمدی لکھنے کیلئے آپکے پاس کیا دلیل ہے؟ کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ پاکستانی جاہل ملاؤں کے اسلام کی طرح اب احمدیت بھی کسی کی جاگیر بن چکی ہے؟ کیا جماعت احمدیہ سے جبراً نکالے جانے والا احمدی ایک سابق احمدی بن جاتا ہے؟ اگر آپکے قاعدہ اور قانون کے مطابق جبراً نکالا گیا احمدی، سابق احمدی بن سکتا ہے تو پھر ایک ملک کی اَٹھارہ کروڑ لوگوں کی نمائندہ پارلیمنٹ کی دو تہائی اکثریت سے بننے والے قانون کے مطابق آپ لوگ سابق مسلمان کیوں نہیں بن سکتے ؟؟؟ آپ ایسے پڑھے لکھے احمدی مولانا کی اگر یہ منطق درست ہے تو پھر اگر کوئی مسلمان آپ کو سابق مسلمان کہہ کر پکارے تو پھر وہ غلط کس طرح ہو سکتا ہے؟

مجھے اُمید ہے کہ آپ اپنے آپ کو سابق مسلمان کہلوانا ہرگز پسند نہیں فرمائیں گے اور نہ ہی اپنے آپ کو غیر مسلم تسلیم کریں گے۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ کل تک آپ لوگ مسلمانوں کو اس پر بُرا بھلا کہا کرتے تھے کہ وہ آپ کو غیر مسلم سمجھتے اور کہتے ہیں۔اور آج آپکے ایمان اور تقویٰ کا یہ حال ہے کہ آپ اپنے ہی ایک احمدی بھائی کو (اُسکی حق اور سچ پر مبنی تحقیق کے نتیجہ میں ایک غلط دعویٰ مصلح موعود کو غلط ثابت کرنے کی پاداش میں) ایک سابق احمدی کہنا شروع ہو گئے ہیں۔جماعت احمدیہ میں ایک فروعی اختلاف کی وجہ سے اگر آپکا خاکسار کو ایک سابق احمدی کہنا درست ہے تو پھر فروعی اختلاف کی وجہ سے مسلمانوں کا آپ قادیانی احمدیوں کو سابق مسلمان کہنا کیوں درست نہیں ہے؟

آپ مسلمانوں کی اس اصطلاح کو اپنے لیے کیوں قبول نہیں کرتے ؟؟اور اگر مسلمانوں کی احمدیوں کیلئے استعمال کی جانے والی یہ اصطلاح ہی نامناسب اور غلط ہے تو پھر حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کو قبول کر کے ہدایت پانے والے آپ ایسے لوگوں کا آنحضرت ﷺ کے اس اِرشاد ''جو تم اپنے لیے پسند نہیں کرتے وہ اپنے بھائی کیلئے بھی پسند نہ کرو'' کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ایک ایسے مخلص اور سچے احمدی (جو نہ صرف صدق دل سے حضورؑ کے تمام دعاوی بلکہ آپؑ پر نازل ہونیوالے تمام الہامی کلام پر بھی ایمان رکھنے کیساتھ ساتھ آپؑ پر ہمہ وقت درود اور سامتی بھی بھیجتا ہے) کو ایک سابق احمدی لکھنا کیا آپ کیلئے باعث شرم نہیں ہے؟؟ جامعہ احمدیہ سے فارغ التحصیل اور شاہد کی ڈگری ہولڈر آپ ایسے مولانا کے دینی علم اور رویے کا جب یہ حال ہے تو پھر اُس کا لکھا ہوا مضمون کلمۃ الفصل کیسے ہوسکتا ہے؟؟؟

جہاں تک خاکسار کا یہ کہنا ہے کہ جناب خلیفہ ثانی صاحب مصلح موعود نہیں ہیں۔تو واضح رہے کہ میرا یہ بیان خالی خُولی یا زبانی کلامی بات نہیں ہے بلکہ میں نے وفات مسیح کے سلسلہ میں حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کی طرح اپنے دعویٰ کے اثبات کیلئے قرآن کریم اور حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کے الہامی کلام کی روشنی میں قطعی اور نا قابل تردید دلائل پیش کیے ہیں۔ جہاں تک خاکسار کے اس دعویٰ کا تعلق ہے کہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود کا میں مصداق ہوں۔تو بھی واضح رہے کہ میرا یہ دعویٰ بھی خالی خُولی یا کوئی زبانی کلامی بات نہیں ہے۔میں جناب خلیفہ ثانی صاحب کی طرح یہ نہیں کہتا کہ مجھے خواب میں ''وَ اَنَا الْمَسِیْحُ الْمَوْعُوْدُ مَثِیْلُہٗ وَخَلِیْفَتُہٗ'' ایک الہام ہوا تھا لہٰذا اِسکی بنیاد پر میں مصلح موعود ہوں بلکہ میں اپنے دعویٰ موعود زکی غلام مسیح الزماں (مصلح موعود) کے اثبات کیلئے ایک علمی ،الہامی اور قطعی دلیل پیش کرتا ہوں جو کہ خاکسار کے ایک اعلیٰ انتہائی ہمہ گیر نظریہ (Virtue is God) پر مشتمل ہے۔

☆☆☆۔۔۔خاکسار کے دعویٰ کے حوالہ سے میری تحریرات و بیانات کے لب لباب کو بطور خلاصہ لکھتے ہوئے آگے آپ لکھتے ہیں۔

''۱۔ پیشگوئی مصلح موعود (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء) میں دو وجودوں کی خبر دی گئی تھی۔ایک بیٹے کی جو حضورؑ کی جسمانی نسل سے ہونا تھا (جو کہ بشیر اوّل تھا اور حضورؑ کے ہاں ۱۸۸۷ء میں پیدا ہو کر ۱۸۸۸ء میں وفات پا گیا) اور ایک ''زکی غلام'' کی جو کہ حضورؑ کی جسمانی نسل کی بجائے حضورؑ کی روحانی نسل (یعنی پیروکاروں میں سے کوئی) ہونا تھا۔اس ضمن میں حضرت اقدسؑ نے جو خود پیشگوئی کے اس فقرہ ''ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا'' میں لفظ لڑکا بطور تشریح کے لکھا ہے (جس کا مطلب جسمانی بیٹا ہے) یہ درحقیقت حضورؑ کی ایک اجتہادی غلطی تھی۔کیونکہ لفظ غلام عربی زبان میں بیٹے کے علاوہ نوجوان لڑکے پر بھی دلالت کرتا ہے۔مثال کے طور پر درج ذیل آیت میں مصری قافلہ کے ایک شخص نے جب حضرت یوسفؑ کو کنوئیں کی تہ میں پایا تو بے ساختہ کہہ اُٹھا کہ ایک غلام (لڑکا) ادھر کنوئیں میں ہے۔اور یہاں لازمی بات ہے کہ لفظ غلام سے مراد ایک نوجوان لڑکا ہے کیونکہ حضرت یوسفؑ اُس قافلہ والے کے لڑکے تو نہیں تھے بلکہ آپؑ تو حضرت یعقوبؑ کے لڑکے تھے۔

وَجَآءَتْ سَیَّارَۃٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَھُمْ فَاَدْلٰی دَلْوَہٗ قَالَ یٰبُشْرٰی ھٰذَا غُلٰمٌ ط وَاَسَرُّوْہُ بِضَاعَۃً ط وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ بِمَا یَعْمَلُوْنَ۔ ''اور ایک قافلہ آیا اور اُنہوں نے اپنا پانی نکالنے والا بھیجا تو اُس نے اپنا ڈول ڈالا۔اُس نے کہا اے (قافلہ والو) خوشخبری! یہ

لڑکا ہے۔اور اُنہوں نے اُسے ایک پونجی کے طور پر چھپالیا اور اللہ اُسے خوب جانتا تھا جو وہ کرتے تھے۔(سورۃ یوسف: آیت ۲۰)
پیشگوئی مصلح موعود میں لفظ غلام سے مراد جسمانی بیٹے کے بجائے روحانی بیٹا (جو مومنین میں سے کوئی بھی ہوسکتا ہے اور لازمی نہیں کہ جسمانی تعلق بھی کوئی ممدوح سے رکھتا ہو) لیا جانا یہ جنبہ صاحب کا ایک دعویٰ ہے جس کے ثابت کرنے کیلئے وہ درج ذیل دعویٰ (بشکل مفروضتین) پیش کرتے ہیں۔'' (مضمون ہٰذا۔صفحہ نمبر ا تا ۲)

الجواب۔۔۔۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں خاکسار خلاصۃً عرض کرتا ہے کہ یہ الہامی پیشگوئی دو (۲) وجودوں پر مشتمل ہے۔ایک وجیہ اور پاک لڑکا اور ایک زکی غلام۔جہاں تک موعود لڑکے کا تعلق ہے تو وہ ملہم کے بقول بشیر احمد اوّل کے رنگ میں پیدا ہوکر اور دنیا میں مہمان کی طرح چند ماہ گزار کر فوت ہوگیا تھا۔جیسا کہ حضورؑ فرماتے ہیں۔

''یہ عبارت کہ خوبصورت پاک لڑکا۔۔۔جو آسمان سے آتا ہے یہ تمام عبارت۔۔۔چند روزہ زندگی کی طرف اشارہ ہے کیونکہ مہمان وہی ہوتا ہے جو چند روز رہ کر چلا جاوے اور دیکھتے دیکھتے رخصت ہوجائے۔اور بعد کا فقرہ مصلح موعود کی طرف اشارہ ہے اور آخیر تک اسکی تعریف ہے۔۔۔بیس ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی۔۔۔دو پیشگوئیوں پر مشتمل تھی جو غلطی سے ایک سمجھی گئی اور پھر بعد میں الہام الٰہی نے اس غلطی کو رفع کردیا۔'' (تذکرہ صفحہ ۱۰۹/ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۷۵)

حضورؑ کے اِن الفاظ سے پتہ ملتا ہے کہ آپؑ کا خیال تھا کہ موعود لڑکے سے متعلقہ الہامی پیشگوئی مصلح موعود کا حصہ بشیر احمد اوّل کی پیدائش اور وفات کیساتھ پورا ہوکر اپنے انجام کو پہنچ چکا ہے۔اب صرف زکی غلام یعنی مصلح موعود سے متعلقہ الہامی پیشگوئی کا حصہ رہ گیا ہے۔اور پھر آپ اپنے اسی خیال کے مطابق اس موعود زکی غلام کو اپنا جسمانی لڑکا سمجھتے ہوئے اُسے اپنی وفات تک اپنی اولاد میں ڈھونڈتے رہے۔
حالانکہ امر واقع یہ ہے کہ موعود لڑکے سے متعلقہ الہامی پیشگوئی کا حصہ بشیر احمد اوّل کی پیدائش اور وفات کیساتھ ختم نہیں ہوا تھا بلکہ اللہ تعالیٰ نے بشیر احمد اوّل کے مثیل کی بشارت دے کر موعود لڑکے سے متعلقہ الہامی پیشگوئی کے ضمنی حصے کو اُسکے مثیل یعنی بشیر ثانی (مرزا بشیر الدین محمود احمد) کی طرف منتقل کردیا تھا۔جیسا کہ مثیل بشیر احمد اوّل سے متعلقہ درج ذیل مبشر الہامات سے قطعی طور پر ظاہر ہے۔

۱۸۸۸ء۔'' اِنَّ لِیْ کَانَ اِبْناً صَغِیْراً وَّ کَانَ اسْمُہ بَشِیْراً فَتَوَفّٰہُ اللّٰہُ فِیْ اَیَّامِ الرِّضَاعِ۔وَاللّٰہُ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی لِلَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَاسْبُلَ التَّقْوٰی وَالْاِرْتِیَاعِ فَاُلْھِمْتُ مِنْ رَّبِّیْ۔اِنَّا نَرُدُّہٗ اِلَیْکَ تَفَضُّلًا عَلَیْکَ۔'' (سرّ الخلافۃ۔روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۳۸۱) ترجمہ۔میرا ایک لڑکا جس کا نام بشیر احمد تھا شیر خوارگی کے ایام میں فوت ہوگیا۔اور حق یہ ہے کہ جن لوگوں نے تقویٰ اور خشیت الٰہی کے طریق کو اختیار کرلیا ہو اُنکی نظر اللہ تعالیٰ پر ہی ہوتی ہے۔اس وقت مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ہم محض اپنے فضل اور احسان سے وہ تجھے واپس دیں گے (یعنی اُسکا مثیل عطا ہوگا۔سو اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرا بیٹا عطا فرمایا)۔

۱۸۸۸ء۔(الف) ''اور خدا تعالیٰ نے اِس عاجز پر ظاہر کیا کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہے۔وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا۔یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ۔'' (تذکرہ صفحہ ۱۳۱/ مجموعہ اشتہارات جلد ا صفحہ ۱۷۹ حاشیہ)

(ب) ''ایک اِلہام میں اس دوسرے فرزند کا نام بھی بشیر رکھا۔ چنانچہ فرمایا کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا یہ وہی بشیر ہے جس کا دوسرا نام محمود ہے۔ جس کی نسبت فرمایا۔ کہ وہ اولوالعزم ہوگا اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ۔'' (تذکرہ صفحہ ۱۳۱ بحوالہ مکتوب ۴ر دسمبر ۱۸۸۸ء بنام حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ)

مذکورہ بالا تینوں مبشر الہامات سے قطعی طور پر ظاہر ظہور ہے کہ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب مثیل بشیر احمد اوّل ہوتے ہوئے ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود میں بشارت دیئے گئے لڑکا سے متعلقہ ضمنی پیشگوئی کے مصداق تھے۔ جہاں تک موعود زکی غلام کا تعلق ہے (جسے حضورؑ اپنا جسمانی لڑکا سمجھتے ہوئے ساری زندگی اپنی اولاد میں ڈھونڈتے رہے) یہ موعود زکی غلام آپؑ کے گھر میں پیدا ہی نہیں ہوا تھا۔ اور جب موعود زکی غلام حضورؑ کے گھر میں پیدا ہی نہیں ہوا تھا تو پھر وہ آپؑ کا جسمانی لڑکا کیسے ہوسکتا ہے؟ اور ہاں آئندہ زمانے میں اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو اس موعود زکی غلام (اس مثیل مبارک احمد اور اس مصلح موعود) کو حضورؑ کی صلب میں سے بھی پیدا فرما سکتا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسا بھی نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس موعود نشانِ رحمت سے متعلقہ پیشگوئی کو خاکسار کے وجود میں پورا فرما کر ''آفتاب آمد دلیل آفتاب'' کی طرح یہ ثابت کر دیا کہ موعود زکی غلام آپکا کوئی جسمانی لڑکا ہونے کی بجائے آپکا روحانی فرزند تھا۔

قارئین کو واضح رہے کہ پیشگوئیاں چونکہ بقول حضورؑ یُضِلُّ بِہٖ کَثِیْرًا وَّ یَھْدِیْ بِہٖ کَثِیْرًا کا مصداق ہوتی ہیں۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ بعض اوقات بعض مصالح کی خاطر بعض پیشگوئیوں کی حقیقت سے ملہموں اور اپنے برگزیدہ انبیاءؑ کو دیدہ و دانستہ لاعلم رکھتا ہے۔ جیسا کہ حضورؑ اسی ضمن میں فرماتے ہیں۔

(۱) ''دراصل بات یہ ہے کہ بسا اوقات انبیاء علیہ السلام اور دوسرے ملہمین پر ایسے اُمور ظاہر کیے جاتے ہیں کہ وہ اِسرار اِستعارات کے رنگ میں ہوتے ہیں اور انبیاء علیہ السلام اِن کو اِسی طرح لوگوں پر ظاہر کر دیتے ہیں جس طرح وہ سنتے یا دیکھتے ہیں اور ایسا بیان کرنا غلطی میں داخل نہیں ہوتا کیونکہ اِسی رنگ اور طرز سے وحی نازل ہوتی ہے اور یہ بھی ضروری نہیں ہوتا کہ اِلہامی اور کشفی پیشگوئیوں کے تمام اِستعارات کا نبی کو علم دیا جائے کیونکہ بعض اِبتلا جو پیشگوئیوں کے ذریعہ سے کسی زمانہ کیلئے مقدر ہوتے ہیں۔ وہ علم کی اِشاعت کی وجہ سے قائم نہیں رہ سکتے اور یہ بھی ممکن ہے کہ پیشگوئیوں کے بعض اِسرار سے نبیوں کو اطلاع دی جائے مگر اُن کو اِن اسرار کے اَفشاء سے منع کیا جائے۔ بہرحال یہ اُمور نبوت کی شان سے ہرگز منافی نہیں ہیں کیونکہ کامل اور غیر محدود علم خدا تعالیٰ کی ذات سے خاص ہے۔'' (ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۲۷۶)

اور یہ بھی واضح رہے کہ بعد ازاں جب اللہ تعالیٰ کسی پیشگوئی کے مصداق کو دنیا میں ظاہر فرماتا ہے تو پھر پیشگوئی سے متعلقہ ساری باریکیاں اور اُسکی ساری معرفت پیشگوئی کے مصداق پر کھول دیتا ہے۔ جیسا کہ حضورؑ اسی ضمن میں موعود مسیح عیسیٰ ابن مریم اور دجال موعود سے متعلقہ پیشگوئیوں کی مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''غلطی کا احتمال صرف ایسی پیشگوئیوں میں ہوتا ہے جن کو اللہ تعالیٰ خود اپنی کسی مصلحت کی وجہ سے مبہم اور مجمل رکھنا چاہتا ہے اور مسائل دینیہ

سے اِنکا کچھ علاقہ نہیں ہوتا۔ یہ ایک نہایت دقیق راز ہے جس کے یاد رکھنے سے معرفت صحیحہ مرتبہ نبوت کی حاصل ہوتی ہے اور اِسی بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ابن مریم اور دَجّال کی حقیقت کاملہ بوجہ نہ موجود ہونے کسی نمونہ کے موبمو منکشف نہ ہوئی ہو اور نہ دَجّال کے ستر باع کے گدھے کی اصل کیفیت کھلی ہو۔ اور نہ یاجوج ماجوج کی عمیق تہ تک وحی اِلٰہی نے اطلاع دی ہو اور نہ دابۃ الارض کی ماہیت کماہی ہی ظاہر فرمائی گئی اور صرف امثلہ قریبہ اور صور متشابہ اور اُمور متشاکلہ کے طرز بیان میں جہاں تک غیب محض کی تفہیم بذریعہ انسانی قویٰ کے ممکن ہے اجمالی طور پر سمجھایا گیا ہو تو کچھ تعجب کی بات نہیں اور ایسے اُمور میں اگر وقت ظہور کچھ جزئیات غیر معلومہ ظاہر ہو جائیں تو شان نبوت پر کچھ جائے حرف نہیں۔'' (روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۷۳)

۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی کے متعلق بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی اسی سنت کا اظہار فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس الہامی پیشگوئی کی باریکیاں اور معرفت حضرت مرزا صاحبؑ پر ظاہر نہیں فرمائیں تھیں اور آپؑ اجتہادی رنگ میں زکی غلام کو اپنا لڑکا سمجھتے ہوئے اُسے اپنی اولاد میں ڈھونڈتے رہے تھے۔ اب ایک صدی بعد اللہ تعالیٰ نے اس الہامی پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق یعنی اس عاجز پر الہامی پیشگوئی کی تقریباً ساری باریکیاں، اِسکی حقیقت اور اِسکے پوشیدہ اِسرار پر سے پردہ اُٹھا دیا ہے۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔ (الجمعہ۔۵)

☆☆☆۔۔۔خاکسار کے دلائل کو میرے مفروضتین کا نام دیتے ہوئے اس ضمن میں میرے حوالہ سے آگے آپ لکھتے ہیں۔

''۲۔ پیشگوئی مصلح موعود میں مذکور ''زکی غلام'' حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ خلیفۃ المسیح الثانی اس لیے نہیں ہو سکتے کیونکہ اوّلاً جب کسی نبی یا ولی کو خدا تعالیٰ کی جناب سے بطور پیشگوئی کے طور پر یہ کہا جائے کہ تجھے ایک موعود وجود کی بشارت دی جاتی ہے تو پیشگوئی کے وقت یہ موعود وجود جس کی بابت وعدہ دیا جاتا ہے اُس وقت دنیا میں موجود نہیں ہوتا، بلکہ اُسکی پیدائش پیشگوئی کے بعد ظہور میں آتی ہے۔ (ثانیاً) پیشگوئی مصلح موعود کا فقرہ ''ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے دیا جائے گا'' بعد از پیدائش صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ مختلف تراکیب میں حضرت مسیح موعودؑ پر الہام ہوتا رہا ہے۔ چونکہ زکی غلام کے متعلق پیشگوئی ۷ نومبر ۱۹۰۷ء تک ہوتی رہی ہے جبکہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے تمام لڑکے قبل اسکے پیدا ہو چکے تھے، لہٰذا وہ ''زکی غلام'' والی پیشگوئی کے بہر حال مصداق نہیں ہو سکتے۔'' (مضمون ہٰذا۔ صفحہ نمبر ۲)

الجواب۔۔۔بشارت پہلے اور مبشر وجود بشارت کے بعد پیدا ہوا کرتا ہے

واضح رہے کہ یہ جو خاکسار کہتا ہے کہ بشارت کے وقت مبشر ابھی پیدا نہیں ہوا ہوتا بلکہ مبشر اور موعود وجود بشارت اور وعدے کے بعد پیدا ہوا کرتا ہے۔ اس میں کیا شک ہو سکتا ہے؟ آپ اسے خاکسار کا ایک مفروضہ (hypothesis) قرار دے رہے ہیں جبکہ میں اسے اللہ تعالیٰ کی ایک سنت قرار دیتا ہوں جس کا اُس نے اپنے کلام میں چند انبیاءؑ کے حوالہ سے اظہار فرمایا ہے۔ مزید برآں اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں یہ بھی فرمایا ہے کہ اُسکی سنت میں کبھی تبدیلی واقع نہیں ہو سکتی اور نہ ہی یہ ہو سکتا ہے کہ پہلے انبیاءؑ کو جب اللہ تعالیٰ نے غلاموں کی بشارتیں

بخشی تھیں تو اُس وقت تو مبشر غلام بشارتوں کے بعد پیدا ہوئے تھے اور اب حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ پر اللہ تعالیٰ نے غلام کے متعلق جو مبشر الہامات نازل فرمائے ہیں۔ اِن مبشر الہاموں کے نزول کے وقت اللہ تعالیٰ نے اپنی اس سنت میں کوئی تبدیلی کر لی ہو۔ یعنی یہ کہ اللہ تعالیٰ نے زکی غلام کو بطور بشیر الدین محمود احمد پیدا فرما کر بھی اُسکے متعلق مبشر الہامات کے نزول کا سلسلہ جاری رکھا ہو۔ لیکن واضح رہے کہ ایسا نہیں ہوسکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں یہ قطعی طور پر فرما دیا ہے کہ اُسکی سنت میں کبھی تبدیلی واقع نہیں ہوسکتی۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلاً ۔ (الفتح۔ ۲۴) یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے جو پہلے سے چلی آتی ہے اور تو اللہ تعالیٰ کی سنت میں کبھی تبدیلی نہیں پائے گا۔

اسی ضمن میں حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔۔۔ ’’یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ہر ایک الہام کیلئے وہ سنت اللہ بطور امام اور مہیمن اور پیشرو کے ہے جو قرآن میں وارد ہو چکی ہے اور ممکن نہیں کہ کوئی الہام اس سنت کو توڑ کر ظہور میں آوے کیونکہ اس سے پاک نوشتوں کا باطل ہونا لازم آتا ہے۔‘‘ (روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۹۱)

قرآن کریم اور حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کے فرمودہ کے مطابق خاکسار کا یہ کہنا قطعی طور پر درست ہے کہ چونکہ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی پیدائش کے بعد حتیٰ کہ حضورؑ کی نرینہ اولاد کے انقطاع کے بعد بھی زکی غلام کی بشارتوں کا سلسلہ نزول آپکی وفات تک جاری رہتا ہے لہٰذا جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں بشارت دیئے گئے موعود زکی غلام مسیح الزماں (مصلح موعود) سے متعلقہ الہامی بشارت کے مصداق نہیں ہوسکتے۔

☆☆☆۔۔۔ آگے آپ لکھتے ہیں کہ۔۔۔ ’’دلیل نمبر ۲ کی شق اوّل کے بارہ میں۔۔۔ (الصافات، الحجر، الذاریات، ہود، ال عمران اور مریم سورتوں میں بیان فرمودہ بشارتوں سے متعلق آٹھوں واقعات کا ذکر کرتے ہوئے خاکسار کے حوالہ سے لکھتے ہیں)۔۔۔ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ فرما کر اس تفسیر کی تصدیق پر خود خدا نے مہر صدق ثبت فرما دی تا کہیں ایسا نہ ہو کہ آگے چل کر یہ کہہ دیا جائے کہ شاید لفظ ’’زکی غلام‘‘ اور ’’کلمہ‘‘ کا ترجمہ ’’جسمانی‘‘ بیٹا کرنا حضرت مریمؑ کی اجتہادی غلطی تھی۔‘‘ (مضمون ہٰذا۔ صفحہ نمبر ۲ سے صفحہ ۶ تک)

الجواب۔۔۔ جناب مولانا صاحب۔ آپ نے خاکسار کے حوالے سے قرآن کریم میں بیان فرمودہ غلام کی بشارتوں سے متعلقہ آٹھ واقعات کا ذکر کیا ہے۔ اور ہر واقعہ سے متعلقہ آیات قرآنی اور ترجمہ کر کے آپ نے اس بات پر زور دیا ہے کہ قرآن کریم میں بشارت سے متعلقہ آٹھوں واقعات میں اللہ تعالیٰ نے غلام کی بشارتوں کو بطور جسمانی لڑکا پورا فرمایا تھا۔ اور پھر قرآن کریم کے اِن آٹھوں واقعات کی روشنی میں پیشگوئی مصلح موعود میں بشارت دیئے گئے زکی غلام کے متعلق یہ استنباط کرنے بیٹھ گئے ہیں کہ زکی غلام کی اس بشارت کو بھی جسمانی لڑکے میں پورا ہونا تھا۔ مولانا صاحب۔ یہ آپکی اور آپ ایسے دوسروں لوگوں کی خواہش تو سکتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی خواہشوں کا پابند نہیں ہوتا۔ آپ نے قرآن کریم میں غلاموں کی بشارتوں سے متعلقہ جن آٹھ واقعات کا ذکر کیا ہے۔ غلام کی بشارتوں سے متعلقہ اِن آٹھ واقعات میں سے صرف ایک نتیجہ نہیں نکلتا بلکہ دو نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ ایک نتیجہ جو تھوڑا بہت آپکے غلط نقطہ نظر کے حق میں

جاتا ہے وہ تو آپ نے pick کرلیا اور دوسرا نتیجہ جو جناب خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح کے جھوٹے محل کو زمین بوس کر دیتا ہے۔ بد دیانتی اور دجل کا مظاہرہ کرتے ہوئے آپ نے نہ صرف اس دوسرے نتیجے کو چھوڑ دیا بلکہ اس پر بات کرنے سے بھی گریز کیا ہے۔ کیا آپکا یہی تقویٰ اور دیانتداری ہے۔ آپ نے اپنے مضمون کا نام کلمۃ الفصل رکھا ہے۔ کیا آپکے کلمۃ الفصل کی یہی حقیقت ہے کہ جھوٹ اور دغا بازی کیساتھ جھوٹ کو سچ بنانے کا دجل کرتے پھرنا۔ غلام کی بشارتوں سے متعلقہ قرآن کریم میں بیان فرمودہ آٹھوں واقعات سے آپکے اختیار کیے ہوئے ایک نتیجہ کی بجائے درج ذیل دو (۲) نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ [پہلا نتیجہ]۔ جب بھی اللہ تعالیٰ نے کسی مرسل کو کسی غلام کی بشارت دی ہے تو قرآن کریم کے مطابق بشارت کے وقت وہ مبشر اور موعود غلام مرسل کے گھر میں پیدا نہیں ہوا تھا بلکہ وہ موعود اور مبشر غلام بشارت کے بعد پیدا ہوا تھا۔ [دوسرا نتیجہ]۔ جب بھی اللہ تعالیٰ نے کسی مرسل کو کسی غلام کی بشارت دی تو قرآن کریم کے مطابق اللہ تعالیٰ نے اپنی بشارت کو بطور جسمانی لڑکا پورا فرمایا تھا۔

قرآن کریم میں بیان فرمودہ غلام کی بشارتوں سے متعلقہ آٹھوں واقعات سے اخذ کردہ دوسرے نتیجے [جب بھی اللہ تعالیٰ نے کسی مرسل کو کسی غلام کی بشارت دی تو قرآن کریم کے مطابق اللہ تعالیٰ نے اپنی بشارت کو بطور جسمانی لڑکا پورا فرمایا تھا۔] کو مولانا صاحب نے اپنی پسند کے مطابق اختیار کیا ہے۔ پہلے ہم اسی نتیجہ کو غلام سے متعلقہ الہامی بشارتوں (جو کہ حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ پر نازل ہوئیں تھیں) پر منطبق (apply) کر کے دیکھتے ہیں کہ اس سے ہمیں کیا نتیجہ ملتا ہے؟؟؟ واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضورؑ پر غلام سے متعلق تیرہ (۱۳) بشارتیں نازل فرمائیں تھیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

{1} ۱۸۸۱ء۔ ''اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَسِيْنٍ''۔ یعنی ہم تجھے ایک حسین غلام کے عطا کرنے کی خوشخبری دیتے ہیں۔ (تذکرہ صفحہ ۲۹ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۰)

{2} ۱۸۸۶ء۔ خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے (جل شانہ وعزاسمہ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ۔۔۔ ''میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرّعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیّت جگہ دی۔ اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لودھیانہ کا سفر ہے) تیرے لیے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور اِحسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر! تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا۔ تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں۔ موت کے پنجہ سے نجات پاویں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔ اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں کیساتھ آ جائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کیساتھ بھاگ جائے۔ اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں۔ جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ اور تا وہ یقین لائیں۔ کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تا اُنہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے۔ اور خدا کے دین اور اُسکی کتاب اور اُس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ کو اِنکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔

سو تجھے بشارت ہو۔کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت ونسل ہوگا۔خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔اُس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔اِس کو مقدّس روح دی گئی ہے۔اور وہ رجس سے پاک ہے۔وہ نوراللہ ہے۔مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔

اُسکے ساتھ فضل ہے۔جو اُس کے آنے کے ساتھ آئیگا۔وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔وہ دُنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور رُوح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔وہ کلمۃ اللہ ہے۔کیونکہ خدا کی رحمت وغیوری نے اُسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا۔اور دل کا حلیم۔اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔(اِسکے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔فرزند دلبند گرامی ارجمند۔مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ۔مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَآءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال اِلٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔نور آتا ہے نور۔جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسُوح کیا۔ہم اِس میں اپنی رُوح ڈالیں گے۔اور خدا کا سایہ اُس کے سر پر ہوگا۔وہ جلد جلد بڑھے گا۔اور اسیروں کی رُستگاری کا موجب ہوگا۔اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے گا۔وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا۔"(اِشتہار ۲۰؍فروری ۱۸۸۶ء)

{3}۔۱۸۹۴ء۔"اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ"۔یعنی ہم تجھے ایک غلام کی بشارت دیتے ہیں۔(تذکرہ صفحہ ۲۱۴ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۴۰ حاشیہ)

{4}۔۱۸۹۶ء۔"اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِيْمٍ۔مَّظْهَرِ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔"ترجمہ۔ہم تجھے ایک حلیم غلام کی بشارت دیتے ہیں جو حق اور بلندی کا مظہر ہوگا گویا خدا آسمان سے اُترا۔(تذکرہ صفحہ ۲۳۸ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۶۲)

{5}۔۱۳؍اپریل ۱۸۹۹ء۔"اِصْبِرْ مَلِيًّا سَاَهَبُ لَكَ غُلَامًا زَكِيًّا۔"یعنی کچھ تھوڑا عرصہ صبر کر میں تجھے ایک زکی غلام عنقریب عطا کروں گا۔(تذکرہ صفحہ ۲۷۷ بحوالہ تریاق القلوب۔روحانی خزائن جلد صفحات ۱۵ صفحات ۲۱۶، ۲۱۷)

{6}۔۲۶؍دسمبر ۱۹۰۵ء۔"اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ نَّافِلَةً لَّكَ نَافِلَةً مِّنْ عِنْدِيْ۔"ہم تجھے ایک غلام کی بشارت دیتے ہیں۔وہ تیرے لیے نافلہ ہے۔ہماری طرف سے نافلہ ہے۔(تذکرہ صفحہ ۵۰۰ بحوالہ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱ مورخہ ۱۰؍جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

{7}۔مارچ ۱۹۰۶ء۔"اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ نَّافِلَةً لَّكَ۔"ہم ایک غلام کی تجھے بشارت دیتے ہیں۔جو تیرے لیے نافلہ ہوگا۔(تذکرہ صفحہ ۵۱۹ بحوالہ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۰، ۲۴ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

{8}۔۱۹۰۶ء۔"اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ مَّظْهَرِ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔"ہم ایک غلام کی تجھے بشارت دیتے ہیں جو حق اور اعلیٰ کا مظہر ہوگا۔گویا آسمان سے خدا اُترے گا۔(تذکرہ صفحہ ۵۵۴ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۸ تا ۹۹)

{9}۔۱۹۰۶ء۔"اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ نَّافِلَةً لَّكَ۔"ہم ایک غلام کی تجھے بشارت دیتے ہیں۔جو تیرے لیے نافلہ ہوگا۔(تذکرہ صفحہ

۵۵۴ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۸ تا ۹۹)

{10}۔۱۶؍ستمبر ۱۹۰۷ء۔ ’’اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِيْمٍ۔‘‘ہم تجھے ایک حلیم غلام کی بشارت دیتے ہیں۔(تذکرہ صفحہ ۶۱۹ بحوالہ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۷؍ستمبر ۱۹۰۷ صفحہ ۱)

{11} ۔اکتوبر ۱۹۰۷ء۔’’(۵) اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِيْمٍ (۶) يَنْزِلُ مَنْزِلَ الْمُبَارَكِ (۷) ساقیا آمدن عید مبارک بادت‘‘ (تذکرہ صفحہ ۶۲۲) ترجمہ۔ہم تجھے ایک حلیم غلام کی بشارت دیتے ہیں جو مبارک احمد کی شبیہ ہوگا۔اے ساقی عید کا آنا تجھے مبارک ہو۔

{12} ۔۶، ۷؍نومبر ۱۹۰۷ء۔ ’’سَاَهَبُ لَكَ غُلَامًا زَكِيًّا۔ رَبِّ هَبْ لِيْ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً۔‘‘(تذکرہ ۶۲۶) میں ایک زکی غلام کی بشارت دیتا ہوں۔اے میرے خدا پاک اولاد مجھے بخش۔‘‘

{13}۔۶، ۷؍نومبر ۱۹۰۷ء۔’’اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامِ اسْمُه يَحْيٰى۔ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحَابِ الْفِيْلِ۔۔۔ آمدن عید مبارک بادت۔عید تو ہے چاہے کرو یا نہ کرو۔(تذکرہ ۶۲۶) میں تجھے ایک غلام کی بشارت دیتا ہوں جس کا نام یحییٰ ہے۔کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے ربّ نے اصحاب فیل کیساتھ کیا کیا؟ عید کا آنا تیرے لیے مبارک ہو۔عید تو ہے چاہے کرو یا نہ کرو۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت ابراہیم، حضرت زکریا اور حضرت مریم علیہم السلام کی طرح کیا اللہ تعالیٰ نے حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کو غلام سے متعلقہ تیرہ (۱۳) الہامی بشارتوں کے مطابق اور اِنکے نتیجہ میں تیرہ (۱۳) جسمانی لڑکے عطا فرمائے تھے؟ واضح رہے کہ حضورؑ کی دوسری شادی ۱۸۸۴ء میں دہلی میں ہوئی تھی۔اُم المومنین حضرت نصرت جہاں بیگمؓ کے بطن سے آپکے ہاں کل دس بچے پیدا ہوئے تھے۔ ان میں سے پانچ لڑکے اور پانچ لڑکیاں تھیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) عصمت۔۱۵؍اپریل ۱۸۸۶ء کو پیدا ہوئیں اور ۱۸۹۱ء میں فوت ہوگئیں۔

(۲) بشیر اوّل۔۷؍اگست ۱۸۸۷ء کو پیدا ہوئے اور ۴؍نومبر ۱۸۸۸ء کو فوت ہو گئے۔

(۳) حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ۱۲؍جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوئے اور ۷؍نومبر ۱۹۶۵ کو فوت ہو گئے۔

(۴) شوکت۔۱۸۹۱ء میں پیدا ہوئیں اور ۱۸۹۲ء میں فوت ہوگئیں۔

(۵) حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے۔۲۰؍اپریل ۱۸۹۳ء کو پیدا ہوئے اور ۲؍ستمبر ۱۹۶۳ء کو فوت ہوئے۔

(۶) حضرت مرزا شریف احمد صاحب۔۲۴؍مئی ۱۸۹۵ء کو پیدا ہوئے اور ۲۶؍دسمبر ۱۹۶۱ء کو فوت ہوئے۔

(۷) حضرت صاحبزادی نواب مبارکہ بیگم صاحبہ ۲؍مارچ ۱۸۹۷ء کو پیدا ہوئیں اور ۲۳؍مئی ۱۹۷۷ء کو فوت ہوئیں۔

(۸) صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب ۱۴؍جون ۱۸۹۹ء کو پیدا ہوئے اور ۱۶؍ستمبر ۱۹۰۷ء کو فوت ہو گئے۔

(۹) صاحبزادی امتہ النصیر صاحبہ ۲۸؍جنوری ۱۹۰۳ء کو پیدا ہوئیں اور اِسی سال ۳؍دسمبر کو وفات پا گئیں۔

(۱۰) حضرت صاحبزادی امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ ۲۵؍جون ۱۹۰۴ء کو پیدا ہوئیں اور ۶؍مئی ۱۹۸۷ء کو فوت ہوئیں۔

حضرت اُم المومنین نصرت جہاں بیگمؓ کے بطن سے یہی دس (۱۰) بچے پیدا ہوئے تھے۔ اِن دس بچوں کے علاوہ اگر قادیانی خلفاء اور علماء کے علم میں حضورؑ کی زوجہ ثانیہ کے بطن سے کوئی اور بچے پیدا ہوئے ہوں تو وہ مجھے بتائیں کہ وہ کونسے بچے تھے۔ لیکن قارئین کو واضح رہے کہ میرے علم اور تحقیق کے مطابق اِن دس بچوں کے علاوہ حضرت اُم المومنین نصرت جہاں بیگمؓ کے بطن سے کوئی اور بچہ پیدا نہیں ہوا تھا۔

قرآن کریم میں غلام کی بشارتوں سے متعلقہ آٹھوں واقعات کے نتیجہ میں (پہلے نتیجہ کو چھوڑتے ہوئے) مولانا صاحب نے جو دوسرا نتیجہ اختیار کیا ہے کہ غلام کی بشارتوں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ بندوں کو جسمانی لڑکے عنایت فرمائے تھے۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ مولانا صاحب کی اپنی پسند کے مطابق اختیار کیے ہوئے اِس نتیجہ کے مطابق بھی حضورؑ کے گھر میں تیرہ (۱۳) جسمانی لڑکے پیدا نہیں ہوئے تھے۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ مولانا صاحب نے جعلسازی کرتے ہوئے (جو اہم اور پہلا نتیجہ تھا اُسے چھوڑتے ہوئے) اور اپنی مقصد براری کیلئے جو دوسرا نتیجہ اختیار کیا تھا اُسکے مطابق بھی مولانا صاحب کی مقصد براری تو نہ ہوئی بلکہ اُلٹا حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کے مبشر الہامات اور آپکے دعاوی کے سلسلہ میں سوالات کھڑے ہوجاتے ہیں کہ آیا آپکے یہ تیرہ (۱۳) مبشر الہامات سچے بھی تھے یا کہ نہیں اور اگر یہ سارے مبشر الہامات سچے تھے تو پھر مولانا صاحب کے اختیار کیے ہوئے نتیجہ کے مطابق حضورؑ کے گھر میں یہ تیرہ (۱۳) غلام بطور جسمانی لڑکے کیوں نہ پیدا ہوئے؟؟

میں یہاں ضمناً عرض کرتا چلوں کہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کے بالمقابل حضرت مجدد الف ثانی احمد سرہندیؒ ایک عام صدی کے مجدد تھے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا تھا کہ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامِ اسْمُهٗ يَحْيٰى۔ (قادیانی رسالہ۔ کتاب محفوظ صفحہ ۴ بحوالہ مکتوبات امام ربانی فارسی جلد دوم صفحہ ۱۳۶ مطبوعہ دہلی) ترجمہ۔ میں تجھے ایک غلام کی بشارت دیتا ہوں جس کا نام یحییٰ ہے۔ چنانچہ بشارت کے بعد آپکے ہاں وہ غلام بطور جسمانی لڑکا پیدا ہوا اور آپ نے اِس کا نام یحییٰ رکھا۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر حضرت امام مہدی و مسیح موعود کے مذکورہ بالا تیرہ (۱۳) مبشر الہامات سچے تھے تو پھر ایک مجدد صدی کے بالمقابل ایک مجدد الف آخر، امام مہدی و مسیح موعودؑ اور ایک اُمتی نبی کے گھر میں حضرت ابراہیم، حضرت زکریا اور حضرت مریم علیہم السلام کی طرح تیرہ (۱۳) غلام بطور جسمانی لڑکے کیوں نہ پیدا ہوئے؟ مولانا صاحب۔ اگر حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ اپنے دعاوی میں سچے تھے اور غلام کی بشارتوں سے متعلقہ تیرہ (۱۳) الہامی بشارتیں بھی سچی تھیں تو پھر غلام کی بشارتوں کے نتیجہ میں آپکے ہاں تیرہ (۱۳) جسمانی لڑکے کیوں پیدا نہیں ہوئے؟؟ آپ یا دیگر قادیانی علماء اور خلفاء اس سوال کا کیا جواب دیں گے؟؟؟ ؎ ہر شخص جواب چاہتا ہے ہر شخص سوال ہوگیا ہے

خاکسار کامل یقین اور ایمان رکھتا ہے کہ حضورؑ کے سارے دعاوی اور آپکے سارے مبشر الہامات سچے تھے لیکن اِن مبشر الہاموں کے نتیجہ میں حضورؑ کے گھر میں تیرہ (۱۳) جسمانی لڑکے کیوں نہ پیدا ہوئے؟ اس حقیقت سے خاکسار آگے جا کر پردہ اُٹھائے گا۔ اِنشاءاللہ تعالیٰ۔

قرآن کریم میں بیان فرمودہ غلام کی بشارتوں سے متعلقہ آٹھوں واقعات سے اَخذ کردہ پہلا نتیجہ [جب بھی اللہ تعالیٰ نے کسی مرسل کو کسی غلام کی بشارت دی ہے تو قرآن کریم کے مطابق بشارت کے وقت وہ موعود اور مبشر غلام مرسل کے گھر میں پیدا نہیں ہوا تھا بلکہ وہ موعود غلام

بشارت کے بعد پیدا ہوا تھا۔] جس کو مولانا صاحب نے دیدہ و دانستہ نظر انداز کیا ہے۔ اب ہم اس نتیجہ کو غلام سے متعلقہ الہامی بشارتوں (جو کہ حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ پر نازل ہوئیں تھیں) پر منطبق (apply) کر کے دیکھتے ہیں کہ اس سے ہمیں کیا نتیجہ ملتا ہے؟؟

مبشر اور موعود غلام کا حضورؑ کا جسمانی لڑکا نہ ہونے کی وجوہات۔۔۔

جیسا کہ خاکسار پہلے بھی واضح کر چکا ہے کہ حضورؑ نے زکی غلام کو اجتہادی طور پر اپنا جسمانی لڑکا خیال فرمایا تھا اور آپؑ اپنے اسی خیال کے مطابق اس موعود زکی غلام کو اپنی اولاد میں ڈھونڈتے رہے تھے۔ میں تفصیل کو چھوڑتے ہوئے جو کہ خاکسار کے مضامین اور کتب میں موجود ہے مختصراً عرض کرتا ہوں کہ حضورؑ کے گھر میں لڑکے بھی پیدا ہوتے رہے اور غلام سے متعلق الہامی بشارتوں کا سلسلہ بھی جاری رہتا ہے۔ یہ بھی واضح رہے کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ انبیاءؑ کو جو غلاموں کی بشارتیں عنایت فرمائیں تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ سب بشارتیں جسمانی لڑکوں کے رنگ میں پوری فرمائیں تھیں۔ اس میں خاکسار اور جماعت احمدیہ قادیان کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے مطابق کسی غلام کی بشارت کو پوتے کے رنگ میں پورا نہیں فرمایا ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں پوتے کیلئے جو لفظ استعمال فرمایا ہے وہ غلام کی بجائے نافلہ ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیمؑ کے حوالہ سے فرماتا ہے۔ وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ نَافِلَةً وَكُلًّا جَعَلْنَا صَالِحِينَ ''(الانبیاء۔ ۷۳) اور ہم نے اُسے اِسحٰق بھی بخشا اور یعقوب بھی بطور پوتا کے (دیا) اور ہم نے سب کو نیک بنایا۔

اللہ تعالیٰ نے حضورؑ پر غلام کے سلسلہ میں جو تیرہ (۱۳) بشارتیں نازل فرمائیں تھیں۔ ان میں سے تین بشارتوں یعنی بشارت نمبر ۶، بشارت نمبر ۷ اور بشارت نمبر ۹ میں اللہ تعالیٰ نے غلام کو نافلہ قرار دیا ہے۔ جیسا کہ درج ذیل مبشر الہامات سے ظاہر ہے۔

(بشارت نمبر ۶) ۲۶ر دسمبر ۱۹۰۵ء۔ ''اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ نَّافِلَةً لَّكَ نَافِلَةً مِّنْ عِنْدِیْ۔'' ہم تجھے ایک غلام کی بشارت دیتے ہیں۔ وہ تیرے لیے نافلہ ہے۔ ہماری طرف سے نافلہ ہے۔ (تذکرہ صفحہ ۵۰۰ بحوالہ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱ مورخہ ۱۰۔ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

(بشارت نمبر ۷) مارچ ۱۹۰۶ء۔ ''اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ نَّافِلَةً لَّكَ۔'' ہم تجھے ایک غلام کی بشارت دیتے ہیں۔ جو تیرے لیے نافلہ ہوگا۔ (تذکرہ صفحہ ۵۱۹ بحوالہ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۰، ۲۴ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

(بشارت نمبر ۹) مارچ ۱۹۰۶ء۔ ''اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ نَّافِلَةً لَّكَ۔'' ہم ایک غلام کی تجھے بشارت دیتے ہیں۔ جو تیرے لیے نافلہ ہو گا۔ (تذکرہ صفحہ ۵۵۴ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۸ تا ۹۹)

ہم دیکھتے ہیں کہ مذکورہ بالا تینوں بشارتوں میں اللہ تعالیٰ نے پوتے کی بشارت نہیں دی بلکہ غلام کی بشارت دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ۔ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِنَّافِلَةً۔ ہم تجھے ایک پوتے کی بشارت دیتے ہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم تجھے ایک غلام کی بشارت دیتے ہیں جو تیرے لیے نافلہ ہوگا۔ اب سوال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نافلہ غلام سے کیا مراد تھی؟ کیا یہ نافلہ غلام اللہ تعالیٰ کے علم میں حضورؑ کا کوئی پوتا تھا یا کہ نافلہ سے کچھ اور مراد تھا؟ اِس ضمن میں عرض ہے کہ حضورؑ نے نافلہ غلام کو بھی اِسی طرح اپنا پوتا خیال فرمایا تھا جس طرح

آپؑ نے زکی غلام کے آگے بریکٹ میں لفظ (لڑکا) لکھ کر زکی غلام کو اپنا جسمانی لڑکا خیال فرمایا تھا۔ہم جانتے ہیں کہ جب حضورؑ نے زکی غلام (مصلح موعود) کی بشارت کو اپنے دو (۲) لڑکوں (بشر احمد اوّل اور مبارک احمد) پر چسپاں کیا تو یہ دونوں لڑکے کم عمری میں ہی فوت ہو گئے لیکن اللہ تعالیٰ نے زکی غلام سے متعلق مبشر اِلہامات کا سلسلہ نزول حضورؑ پر جاری رکھا حتیٰ کہ حضورؑ کی نرینہ اولاد کے اِنقطاع کے بعد بھی آپؑ پر زکی غلام سے متعلق اِلہامی بشارتیں نازل ہوتی رہیں۔کیا اللہ تعالیٰ کا اِن اِلہامی بشارتوں سے یہ مطلب نہیں تھا کہ وہ اپنے برگزیدہ بندے کو یہ پیغام دے رہا تھا کہ اے میرے بندے! یہ زکی غلام (مصلح موعود) تیرا جسمانی لڑکا ہونے کی بجائے تیرا کوئی غیر جسمانی لڑکا یعنی روحانی فرزند ہے؟؟؟

اِسی طرح حضورؑ نے نافلہ غلام سے متعلق مبشر اِلہامات کو اپنا پوتا خیال فرماتے ہوئے جب اِنہیں اپنے پہلے پوتے مرزا نصیر احمد ابن مرزا بشیر الدین محمود احمد (روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۸) پر چسپاں کیا تو یہ پوتا بھی اللہ تعالیٰ کو پیارا ہو گیا۔اب کیا یہ عجیب بات نہیں ہے کہ حضورؑ نے زکی غلام (مصلح موعود) کی بشارت کو اپنے جس لڑکے پر چسپاں کیا تو وہ لڑکا فوت ہو گیا اور جن پر چسپاں نہ کیا وہ زندہ رہے اور اُنہوں نے طویل عمریں پائیں۔بعینہٖ نافلہ غلام کی بشارت کو اپنے جس پوتے پر چسپاں کیا تو وہ پوتا بھی فوت ہو گیا اور جن پوتوں پر نافلہ غلام کی بشارت کو چسپاں نہ کیا وہ زندہ رہے اور اُنہوں نے طویل عمریں بھی پائیں۔کیا یہ سب اتفاقات تھے؟؟ اور اگر یہ اتفاقات نہیں تھے تو پھر اللہ تعالیٰ کے اس فعل سے کیا ثابت ہوتا ہے یا بالفاظ دیگر اللہ تعالیٰ اپنے اس فعل سے اپنے برگزیدہ بندے کو کیا پیغام دے رہا تھا؟؟

جواباً عرض ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فعل سے ملہم پر یہ ظاہر فرما دیا کہ نہ زکی غلام تیرا کوئی جسمانی لڑکا ہے اور نہ ہی نافلہ غلام تیرا کوئی پوتا ہے۔اللہ تعالیٰ کی سنت جو قرآن کریم میں پائی جاتی ہے اس سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ بعض اوقات اپنے کسی پیارے بندے کو غلام کی بشارت دینے کے بعد اُسکے گھر میں حقیقی بیٹا پیدا کر دیتا ہے جیسا کہ حضرت ابراہیم، حضرت زکریا اور حضرت مریم علیہم السلام کو دی جانیوالی غلاموں کی بشارتوں سے یہ ثابت ہے۔لیکن قرآن کریم سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ بعض اوقات اللہ تعالیٰ کی لفظ غلام سے مراد محض کوئی یوتھ (youth) یعنی نوجوان لڑکا بھی ہوا کرتا ہے۔اور پھر اللہ تعالیٰ کا اپنے کسی مرسل کیلئے استعمال فرمودہ کسی اِلہامی لفظ کے بارے میں اُس کا اپنا فیصلہ ہوتا ہے کہ اُس نے وہ لفظ یا بشارت اپنے مرسل کیلئے کن معانی میں نازل فرمائی ہے۔

اسی طرح لفظ نافلہ کے سلسلہ میں بھی قرآن کریم سے اللہ تعالیٰ کی اسی سنت کا پتہ ملتا ہے کہ کبھی نافلہ سے اللہ تعالیٰ کی مراد پوتا (الانبیاء، ۷۳) ہوتا ہے اور کبھی وہ اس لفظ کو زائد انعام کے معنی میں بھی نازل فرما دیتا ہے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَّكَ عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَاماً مَّحْمُودًا (بنی اسرائیل۔۸۰) اور رات کے کچھ حصہ میں بھی تو اس (قرآن) کیساتھ تہجد پڑھا کر جو تیرے لیے ایک زائد انعام (supererogation) ہے۔قریب ہے کہ تیرا ربّ تجھے مقام محمود پر کھڑا کر دے۔

اب جب ہم حضورؑ پر نازل ہونیوالے مبشر اِلہامات کو دیکھتے ہیں تو ہمیں پتہ ملتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے بندے کی خواہش کے باوجود موعود زکی غلام کو جسمانی لڑکے کی بجائے یوتھ (youth) یعنی کسی نوجوان غیر جسمانی لڑکے یعنی غلام (خادم) کے معنی میں نازل

فرمایا ہے۔اسی طرح غلام نافلہ کوبھی اللہ تعالیٰ نے پوتے کی بجائے بمعنی زائد انعام کے نازل فرمایا تھا۔اگر اللہ تعالیٰ نے موعودز کی غلام کی بشارت کوجسمانی لڑکے کے معنی میں نازل فرمایا ہوتا اور غلام نافلہ کی بشارت کو پوتے کے معنی میں نازل فرمایا ہوتا تو یہ موعودز کی غلام بطور جسمانی لڑکا اور یہ موعود نافلہ غلام بطور پوتا آپکے گھر میں ضرور پیدا ہوتے۔مبشر اِلہامات کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا برگزیدہ ملہم اپنا کوئی اجتہاد یا قیاس تو کرسکتا ہے لیکن بعض اوقات اِس کا اجتہاد خطا بھی ہوجاتا ہے۔اور یہ بھی واضح رہے کہ اَنبیاء اور اللہ تعالیٰ کے مامورین صرف اور صرف اس چیز کی صحت کیلئے جوابدہ ہوتے ہیں جواُن پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوتی ہے۔وہ اپنے اجتہاد کے ذمہ دار نہیں ہوتے۔جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔

(۱)''مَاحَدَّثْتُکُمْ مِنْ عِنْدِاللّٰہِ سُبْحَانَہٗ فَھُوَ حَقٌّ وَمَا قُلْتُ فِیْہِ مِنْ قِبَلِ نَفْسِیْ'(ترمذی۔ابواب الصلوٰۃ۔باب ماجاء فی وصف حدیث نمبر ۱۱۰ الصلوٰۃ)فَاِنَّمَا اَنَابَشَرٌ اُخْطِئُ وَ اُصِیْبُ۔(نبراس شرح الشرح العقائد النسفی ۲۹۲)''یعنی جو بات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہوں وہ حق ہے مگر جو اِسکی تشریح میں اپنی طرف سے کروں اِسکے متعلق یادرکھو کہ میں انسان ہوں۔کبھی میرا خیال درست ہوگا اور کبھی نادرست۔

اسی طرح لکھا ہے:۔''اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَدْ یَجْتَھِدُ فَیَکُوْنُ خَطَاً۔''(نبراس شرح الشرح العقائد النسفی ۲۹۲)کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کئی دفعہ اپنی وحی کی تعبیر یا تشریح اپنی طرف سے فرماتے تھے تو بعض دفعہ غلط بھی ہوتی تھی۔''(پاکٹ بک صفحہ ۵۰۷)

(۲)اسی طرح حضرت امام مہدی ومسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔۔۔''اَنبیاء اور ملہمین صرف وحی کی سچائی کے ذمہ دار ہوتے ہیں اپنے اجتہاد کے کذب اور خلاف واقعہ نکلنے سے وہ ماخوذ نہیں ہوسکتے کیونکہ وہ اُنکی اپنی رائے ہے نہ خدا کا کلام۔''(اعجاز احمدی۔روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۱۵)

لیکن بعض اوقات اللہ تعالیٰ کسی پیشگوئی کے سلسلہ میں کسی لفظ کی وضاحت بھی فرمادیتا ہے۔مثلاً جس طرح اللہ تعالیٰ نے ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی میں موعودلڑکے کے متعلق یہ فرماکر کہ''وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت ونسل ہوگا''یہ قطعی فیصلہ فرمادیا تھا کہ یہ موعودلڑکا تیرا جسمانی لڑکا ہوگا۔یہ موعودلڑکا اولاً بشیر احمد اوّل کے رنگ میں پیدا ہوا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس لڑکے کو وفات دے کر آگے اِسکے مثیل کی بشارت دیدی۔چنانچہ اِسی بشارت کے مطابق پھر مثیل بشیر احمد(اوّل)یعنی مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پیدا ہوکر ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود میں موعودلڑکا سے متعلقہ ضمنی الہامی پیشگوئی کے مصداق بنے ہیں۔اب ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ امام مہدی ومسیح موعود پر نازل فرمائے گئے مبشر اِلہامات کے سلسلہ میں اپنی سنت میں کوئی تبدیلی نہیں فرمائی اور جس مبشر اِلہام کو جس معنی میں مناسب خیال فرمایا اُسے اُسی صورت میں ظاہر فرمادیا۔

(سوال نمبر ۱)۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ نے حضورؑ کو دو(۲)وجودوں(ایک وجیہہ اور پاک لڑکا/ایک زکی غلام)کی بشارات بخشیں تھیں۔حضورؑ نے زکی غلام کے آگے بریکٹ میں لفظ(لڑکا)لکھ کر یہ خیال فرمایا تھا کہ یہ میرا لڑکا ہوگا اور اِسے آپ

نے مصلح موعود کا نام دیا تھا۔قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کی سنت سے پتہ ملتا ہے کہ بشارت ہمیشہ پیدا ہونیوالے کی ہوا کرتی ہے نہ کہ اُسکی جو پیدا ہو چکا ہو۔ یہاں مولانا صاحب سے میرا سوال ہے کہ اگر قادیانی جماعت احمدیہ کے مؤقف کے مطابق یہ زکی غلام (مصلح موعود) جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب تھے تو پھر آپکی پیدائش کے بعد حضورؑ پر غلام سے متعلقہ گیارہ (۱۱) اِلہامی بشارتیں کیوں نازل ہوئی تھیں؟؟

(سوال نمبر ۲) آپ سے دوسرا سوال یہ ہے کہ اگر یہ زکی غلام حضورؑ کا کوئی جسمانی لڑکا تھا اور یہ ۱۲ رجنوری ۱۸۸۹ء کو جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی صورت میں پیدا ہو گیا تھا تو پھر حضورؑ کی نرینہ اولاد کے اِنقطاع کے بعد بھی غلام سے متعلقہ آٹھ (۸) اِلہامی بشارتیں آپکی وفات تک یعنی ۶، ۷ رنومبر ۱۹۰۷ء تک آپؑ پر کیوں نازل ہوتی رہی تھیں؟؟

(سوال نمبر ۳) آپ سے تیسرا سوال یہ ہے کہ غلام مسیح الزماں سے متعلق تیرہ (۱۳) مبشر اِلہاموں میں سے چھ (۶) مبشر اِلہاموں میں غلام کی اُنہیں صفات کا ذکر موجود ہے جن کا ذکر ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی مفصل الہامی پیشگوئی میں فرما دیا گیا تھا۔مثلاً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

(۱) چوتھی الہامی بشارت۔۱۸۹۶ء ۔"اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِيْمٍ۔ مَّظْهَرِ الْحَقِّ وَ الْعَلَاءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ۔"ترجمہ ۔ہم تجھے ایک حلیم غلام کی بشارت دیتے ہیں جو حق اور بلندی کا مظہر ہوگا گویا خدا آسمان سے اُترا۔(تذکرہ صفحہ ۲۳۸ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۶۲)

☆☆ ہم دیکھتے ہیں کہ غلام کے بارے میں چوتھی الہامی بشارت میں غلام کی اُنہیں دونوں صفات کا ذکر ہوا ہے جن کا ذکر ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں بھی موجود ہے۔مثلاً غلام کا (۱) حلیم ہونا اور (۲) مَّظْهَرِ الْحَقِّ وَ الْعَلَاءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ۔ ہونا۔

(۲) پانچویں الہامی بشارت۔ ۱۳ راپریل ۱۸۹۹ء۔"اِصْبِرْ مَلِيًّا سَاَهَبُ لَكَ غُلَامًا زَكِيًّا۔"یعنی کچھ تھوڑا عرصہ صبر کر میں تجھے ایک زکی غلام عنقریب عطا کروں گا۔(تذکرہ صفحہ ۲۷۷ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۱۶)

☆☆ غلام کے بارے میں پانچویں الہامی بشارت میں غلام کی اُسی مرکزی علامت یعنی زکی کا ذکر فرمایا گیا ہے جس کیساتھ اُسکی ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں بشارت دی گئی تھی۔مثلاً۔۔۔ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔

(۳) آٹھویں الہامی بشارت۔۱۹۰۶ء۔"اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ مَّظْهَرِ الْحَقِّ وَ الْعَلَاءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔ ہم ایک غلام کی تجھے بشارت دیتے ہیں جو حق اور اعلیٰ کا مظہر ہوگا۔گویا آسمان سے خدا اُترے گا۔(تذکرہ صفحہ ۵۵۴ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۸ تا ۹۹)

☆☆ غلام کے بارے میں آٹھویں الہامی بشارت میں اُسی علامت کا ذکر ہے جس کا ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں مَّظْهَرِ الْحَقِّ وَ الْعَلَاءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ کے طور پر ذکر فرمایا گیا تھا۔

(۴) دسویں الہامی بشارت۔۱۶؍ستمبر ۱۹۰۷ء۔"اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِيْمٍ۔" ہم تجھے ایک حلیم غلام کی بشارت دیتے ہیں۔ (تذکرہ صفحہ ۶۱۹ بحوالہ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۷۔ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

☆☆غلام کے بارے میں دسویں الہامی بشارت میں اُسی علامت کا ذکر ہے جس کا ۲۰؍فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں بطور حلیم ذکر فرمایا گیا تھا۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔۔"وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا۔اور دِل کا حلیم۔"

(۵) گیارھویں الہامی بشارت۔اکتوبر ۱۹۰۷ء۔"(۵)اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِيْمٍ (۶)يَنْزِلُ مَنْزِلَ الْمُبَارَكِ۔(۷)ساقیا آمدن عید مبارک بادت۔"(تذکرہ صفحہ ۶۲۲ بحوالہ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۹ مورخہ ۳۱۔اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱) ترجمہ۔ہم تجھے ایک حلیم غلام کی بشارت دیتے ہیں جو مبارک احمد کی شبیہ ہوگا۔اے ساقی عید کا آنا تجھے مبارک ہو۔

☆☆غلام کے بارے میں گیارھویں الہامی بشارت میں بھی اُسی علامت کا ذکر ہے جس کا ۲۰؍فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں بطور حلیم ذکر فرمایا گیا تھا۔

(۶) بارھویں الہامی بشارت۔۶، ۷؍نومبر ۱۹۰۷ء۔"سَاَهَبُ لَكَ غُلَاماً زَكِيّاً۔رَبِّ هَبْ لِيْ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً۔"(تذکرہ ۶۲۶) میں ایک زکی غلام کی بشارت دیتا ہوں۔اے میرے خدا پاک اولاد مجھے بخش۔

☆☆غلام کے بارے میں بارھویں الہامی بشارت میں غلام کی اُسی مرکزی علامت یعنی زکی کا ذکر فرمایا گیا ہے جس کیساتھ اُسکی ۲۰؍فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں بشارت دی گئی تھی۔مثلاً۔۔۔ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔

☆☆اسی طرح تیرھویں الہامی بشارت میں اللہ تعالیٰ نے ملہم کو ایک غلام کی بشارت دی ہے جس کا نام یحییٰ ہوگا۔اب یحییٰ ہونا بھی سخت ذہین وفہیم ہونے اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر ہونے کا قائم مقام ہے کیونکہ جو شخص علم کو زندہ رکھتا ہے علم اُسے زندہ رکھتا ہے۔علم کو زندہ کرنے والا خود زندہ ہوجاتا ہے اور لفظ یحییٰ کے بھی یہی معنی ہیں یعنی ہمیشہ زندہ رہنے والا۔

ہم دیکھتے ہیں کہ ۲۰؍فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی میں موعود زکی غلام کو اللہ تعالیٰ نے (۱) زکی (۲) (حلیم) (۳) مَّظْهَرِ الْحَقِّ وَ الْعَلَاءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ۔قرار دیا تھا۔بعد ازاں نازل ہونیوالے غلام سے متعلق مبشر اِلہامات میں اِنہی صفات کا نزول فرما کر اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدہ بندے حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کو اور آپکی وساطت سے آپکی جماعت کو یہ پیغام دے رہا تھا کہ یہ غلام کوئی نیا غلام نہیں ہے بلکہ یہ وہی ۲۰؍فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی میں بشارت دیا گیا زکی غلام ہے۔

(سوال نمبر ۴) زکی غلام کی ایک علامت اُسکا حلیم ہونا ہے۔اب اس حلیم غلام یعنی مصلح موعود کے متعلق تو اللہ تعالیٰ نے اکتوبر ۱۹۰۷ء میں اُسے مثیل مبارک احمد قرار دے کر یہ قطعی فیصلہ فرما دیا تھا کہ یہ مبارک احمد کے بعد پیدا ہوگا۔یہ ایک عام فہم (common sense) کی بات ہے کہ مثیل ہمیشہ اصل کے بعد پیدا ہوا کرتے ہیں۔اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے کیا یہ قطعی فیصلہ نہیں فرما دیا تھا کہ بشمول مبارک احمد حضورؑ کا کوئی بھی جسمانی لڑکا مصلح موعود نہیں ہوگا؟

(سوال نمبر ۵) مولانا صاحب۔ اگر آپکی منطق کے مطابق یہ بات تسلیم کرلی جائے کہ قرآن کریم میں غلام کی بشارت کے بعد ہر دفعہ جسمانی لڑکا پیدا ہوا ہے تو پھر میرا آپ سے سوال ہے کہ غلام سے متعلق درج بالا تیرہ (۱۳) مبشر اِلہامات کے مطابق حضورؑ کے گھر میں تیرہ موعود لڑکے پیدا ہونے چاہیے تھے؟ خاکسار پہلے یہ وضاحت کر چکا ہے کہ قرآن کریم میں غلام کی بشارت اللہ تعالیٰ نے کسی پوتے کیلئے نہیں نازل فرمائی۔ میں نے کچھ ایسے عرب دوستوں سے بات کی ہے جو اپنے عرب ممالک میں عربی کے پروفیسر رہے ہیں۔ میں نے اُن سے سوال کیا کہ آپ عرب ہیں۔ مجھے آپ بتائیں کہ کیا عربی کا لفظ غلام پوتے (grandson) کیلئے بھی استعمال ہوسکتا ہے؟ اِن سب نے یک زبان ہوکر کہا کہ ہرگز نہیں (never not at all)۔ اُنہوں نے میرے سوال پر بطور خاص تحقیق کرنے کے بعد مجھے بتایا کہ عربی لفظ غلام ہمارے ہاں تین معانی میں استعمال ہوتا ہے۔ (۱) حقیقی بیٹا (۲) پیدائش سے لے کر اَٹھارہ سال تک کی عمر کا کوئی بھی نوجوان (youth) (۳) غلام بمعنی خادم (servant)۔ اب لڑکے اور لڑکیاں ملا کر حضورؑ کے گھر میں کل دس (۱۰) بچے پیدا ہوئے تھے یعنی لڑکیوں سمیت بھی تیرہ وجود نہیں بنتے۔ جب تک حضورؑ کے گھر میں لڑکے پیدا ہوتے رہے تب تک حضورؑ غلام سے متعلق مبشر اِلہامات کو اپنے لڑکوں پر چسپاں کرتے رہے لیکن ۱۴ رجون ۱۸۹۹ء کے بعد حضورؑ کے گھر میں نرینہ اولاد کا انقطاع ہوگیا لیکن اللہ تعالیٰ اِسکے بعد بھی زکی غلام کی بشارت کو (پیشگوئی مصلح موعود میں مذکورہ مختلف صفات کیساتھ) حضورؑ پر نازل فرماتا رہا۔ اس پر میرے آقا خاموش رہے اور اُس زمانہ کے مخالف مولویوں نے اس بنیاد پر میرے آقا کی نعوذ باللہ تکذیب شروع کردی کہ ۱۴ رجون ۱۸۹۹ء کے بعد مرزا غلام احمد پر نازل ہونیوالے مبشر اِلہاموں کے مطابق آپکے گھر میں یہ لڑکے کیوں پیدا نہ ہوئے؟ مولانا ربانی صاحب۔ وہ مولوی تو حضورؑ کے مخالف تھے اور آپ لوگ حضورؑ کو قبول کرکے بھی آج ایک ایسے انسان (جو موعود لڑکا تو ضرور تھا لیکن زکی غلام یعنی مصلح موعود نہیں تھا) کو مصلح موعود بنانے کیلئے زکی غلام کو آپکا لڑکا بنانے کی ضد سے باز نہیں آرہے اور یہ خیال نہیں کررہے کہ اس طرح حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کے تمام دعاوی نعوذ باللہ باطل ہوجائیں گے؟؟ خدا کیلئے میری مخالفت میں کچھ تو ہوش کے ناخن لو؟؟

(سوال نمبر ۶) یہ بھی واضح رہے کہ قرآن کریم اور عربی زبان کے مطابق غلام یا (۱) جسمانی لڑکا ہوتا ہے (۲) یا پھر پیدائش سے لے کر اَٹھارہ سال کا کوئی بھی نوجوان لڑکا (youth) (۳) اور یا پھر کوئی خادم غلام ہوسکتا ہے۔ مثلاً۔ ''وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَأَرْسَلُوا وَارِدَهُمْ فَأَدْلَى دَلْوَهُ قَالَ يَا بُشْرَى هَذَا غُلَامٌ وَأَسَرُّوهُ بِضَاعَةً وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِمَا يَعْمَلُونَ۔'' (یوسف۔ ۲۰)

ترجمہ۔ اور ایک قافلہ آیا اور اُنہوں نے اپنے پانی لانے والے کو بھیجا اور اُس نے اپنا ڈول ڈالا۔ تو اُس نے کہا اے (قافلہ والو) خوشخبری! یہ ایک لڑکا ہے۔ اور اُنہوں نے اُسے ایک پونجی کے طور پر چھپالیا اور اللہ اُسے خوب جانتا تھا جو وہ کرتے تھے۔

اسی طرح سورۃ الکہف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ''فَانطَلَقَا حَتَّىٰ إِذَا لَقِيَا غُلَامًا فَقَتَلَهُ ۔۔۔'' (الکہف۔ ۷۵) پھر وہ چل پڑے۔ یہاں تک کہ وہ جب ایک لڑکے کو ملے تو اُس نے اُسے مار ڈالا۔ ''وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ ۔۔۔'' (کہف۔ ۸۳) اور (وہ) دیوار اس شہر کے دو (۲) یتیم لڑکوں کی تھی۔۔۔

اگر کسی مدعی (اُمتی نبی، امام مہدی و مسیح موعود اور مجدد الف آخر علیہ السلام) کو کسی غلام کی بشارت ملی ہو اور وہ غلام بطور جسمانی لڑکا اُسکے گھر میں پیدا نہ ہوا ہو۔ اب اگر وہ مدعی اپنے دعاوی میں سچا ہے تو پھر یقیناً قرآن کریم کے مطابق وہ غلام اُس کا کوئی روحانی فرزند ہوگا۔

جیسا کہ میں پہلے ثابت کر آیا ہوں کہ جب حضورؑ نے نافلہ غلام کے اِلہامات کو اپنے پہلے پوتے مرزا نصیر احمد ابن مرزا بشیر الدین محمود احمد پر چسپاں کیا تو وہ پوتا اللہ تعالیٰ کو پیارا ہو گیا۔ اس سے کیا یہ ثابت نہیں ہوتا کہ حضورؑ کو نافلہ غلام کے بارے میں جو مبشر اِلہامات ہوئے تھے اس سے مراد آپؑ کا کوئی پوتا نہیں تھا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اُسی موعود زکی غلام (مصلح موعود) کو ہی نافلہ فرما کر اُسے آپؑ کیلئے نافلہ بمعنی زائد انعام قرار دیا ہے۔ مولانا صاحب۔ جیسا کہ آپ نتیجہ نکال رہے ہیں کہ چونکہ قرآن کریم میں جن انبیاءؑ کو غلاموں کی بشارات دی گئیں تھیں۔ بشارتوں کے مطابق یہ غلام اُنکے گھروں میں بطور جسمانی لڑکے پیدا ہوئے تھے۔ لہٰذا قرآن کریم میں بیان فرمودہ الٰہی سنت کے موافق حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کو جس زکی غلام کی بشارت دی گئی تھی وہ بھی حضورؑ کا کوئی جسمانی لڑکا ہی ہو سکتا ہے۔۔۔

میں اس ضمن میں جواباً عرض کرتا ہوں کہ بعض لوگوں کی یہ خواہش تو ہو سکتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ انسانوں کی خواہشوں کا پابند نہیں ہوتا۔ اُسکے اپنے فیصلے ہوتے ہیں۔ وہ کسی کا مطیع نہیں ہے بلکہ لوگ اُسکے مطیع ہیں۔ واضح رہے کہ میں یہ بتا چکا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ قرآن کریم میں بیان فرمودہ اپنی سنت کے مطابق حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کے گھر میں زکی غلام کو بطور جسمانی لڑکا پیدا فرما سکتا تھا لیکن اُس نے ایسا نہیں کیا۔ اور جب یہ موعود زکی غلام (مصلح موعود) حضورؑ کے گھر میں بطور جسمانی لڑکا پیدا ہی نہیں ہوا تو پھر قرآن کریم کی ہی تعلیم کے مطابق وہ لامحالہ آپکا کوئی غیر جسمانی لڑکا یا روحانی فرزند ہے۔ میں یہی بات آپ سب کو سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن آپ یہ بات سمجھنے کیلئے تیار نہیں ہیں۔

زکی غلام مسیح الزماں (مصلح موعود) کے متعلق بار بار اِلہامی بشارتوں کے نازل ہونے کی غرض و غایت

زکی غلام مسیح الزماں سے متعلق تمام مبشر کلام اِلٰہی (تیرہ مبشر الہامات) جو حضورؑ پر نازل ہوا تھا آپؑ نے شان اَنبیاء کے مطابق یہ تمام کلام اپنی زندگی میں مختلف اخبارات اور اپنی کتب میں شائع فرما دیا تھا۔ حضورؑ کو اپنے اِلہامی کلام پر اِسکے سچا کلام الٰہی ہونے کے ضمن میں اتنا ہی یقین تھا جتنا آپ کو قرآن کریم کی وحی کے سچا ہونے کے بارے میں یقین تھا۔ جیسا کہ آپ اپنی وحی کے متعلق فرماتے ہیں:۔ "وَاِنْ کان الامر خلاف ذالک علیٰ فرض المحالِ فنبذنا کلہ من ایدینا کالمتاع الردّی و مادۃِ السعال۔" (آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۱) اگر میری وحی قرآن کے خلاف ہو تو میں اسے تھوک کی طرح پھینک دوں۔

اسی ضمن میں آپؑ اپنے فارسی منظوم کلام میں فرماتے ہیں۔

(۱) آں چہ من بشنوم، زِ وحیِ خدا بخدا پاک دانمش ، زِ خطا

جو کچھ خدا کی وحی سے میں سنتا ہوں۔ خدا کی قسم میں اُسے غلطی سے پاک سمجھتا ہوں۔

(۲) ہمچو قرآن، منزّہ اَش دانم اَز خطاہا ، ہمیں ست ایمانم

میں اُسے قرآن کی طرح غلطیوں سے پاک جانتا ہوں۔اور یہی میرا ایمان ہے۔

(۳) بخدا، ہست ایں کلام مجید اَز دِہان خدائے پاک ووحید

خدا کی قسم یہ خدا کا کلام ہے۔اور وہ خدائے قدوس اور واحد کے منہ سے نکلا ہوا ہے۔

(۴) آں یقینے کہ بود عیسیٰ را برکلامے، کہ شُد برُو اَلقا

وہ یقین جو عیسیٰ کو اُس کلام پر تھا۔جو اُس پر نازل ہوا۔

(۵) واں یقین کلیم برتورات واں یقین ہائے سَیِّدُ السادات

اور وہ یقین جو موسیٰ کو تورات پر تھا۔اور وہ یقین جو سید المرسلین کو حاصل تھا۔

(۶) کم نَیَم، زاں ہمہ برُ وئے یقین ہر کہ گوید دروغ، ہست لعین

میں یقین کے معاملہ میں اُن میں سے کسی سے کم نہیں ہوں۔جو جھوٹ بولتا ہے وہ لعنتی ہے۔

یہ تو حضورؑ کی اپنی وحی کی سچائی پر یقین کی بات تھی۔مزید برآں آپ علیہ السلام نے بڑا زور دے کر یہ بھی فرمایا ہے کہ ہر سچا اِلہام اُسی اِلٰہی سنت کے مطابق ہونا چاہیے جو کہ قرآن کریم میں وارد ہو چکی ہے۔اور یہ ممکن نہیں ہے کہ ایک اِلہام سچا بھی ہو اور وہ قرآنی سنت کے برخلاف بھی ہو۔آپؑ فرماتے ہیں۔

''یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ہر ایک الہام کیلئے وہ سنت اللہ بطور امام اور مہیمن اور پیشرو کے ہے جو قرآن میں وارد ہو چکی ہے اور ممکن نہیں کہ کوئی الہام اس سنت کو توڑ کر ظہور میں آوے کیونکہ اس سے پاک نوشتوں کا باطل ہونا لازم آتا ہے۔'' (انوار الاسلام، مطبوعہ ۱۸۹۵ء۔روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۹۱)

جب ہم قرآن مجید کی روشنی میں زکی غلام مسیح الزماں کے متعلق مبشر اِلہامات کو دیکھتے ہیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ مصلح موعود کے متعلق بار بار نازل ہونیوالے مبشر کلام الٰہی میں اللہ تعالیٰ اپنے امام مہدی و مسیح موعودؑ کو اور آپکے توسط سے آپکی جماعت کو یہ پیغام دے رہا تھا کہ ابھی تک وہ مصلح موعود (زکی غلام) پیدا نہیں ہوا ہے۔وہ زکی غلام اپنی آخری بشارت یعنی ۶، ۷ رنومبر ۱۹۰۷ء کے بعد پیدا ہوگا۔اللہ تعالیٰ اِس مبشر کلام اِلٰہی میں سمجھا رہا تھا کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ میں نے اپنے کسی نبی یا ولی کو کسی بچے کی بشارت دی ہو جبکہ وہ بچہ اُسکی گود میں ہو یا اُسکے گھر میں کھیلتا پھر رہا ہو۔یہ بات میری سنت کے خلاف ہے۔اور ہم دیکھتے ہیں کہ اس طرح نہ صرف حضورؑ کے سارے جسمانی لڑکے بلکہ وہ تمام روحانی لڑکے بھی جو آپکی ذریت یعنی جماعت میں ۶، ۷ رنومبر ۱۹۰۷ء سے پہلے پیدا ہو چکے تھے وہ سب پیشگوئی مصلح موعود کے دائرہ بشارت سے باہر نکل جاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے زکی غلام سے متعلقہ مبشر اِلہامات کی حقیقت اِس عاجز پر اِسی طرح منکشف فرمائی ہے جس طرح قریباً ایک صدی قبل اُس نے میرے آقا اور میری روحانی ماں محمدی مریم حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ پر حضرت مسیح ناصریؑ کی وفات کا انکشاف فرمایا تھا۔غلام سے متعلقہ تیرہ مبشر الہامات ہمیں درج ذیل تین یقینی نتائج پر پہنچاتے ہیں۔اور کوئی بھی اِنسان جو قرآنی وحی

اورحضرت امام مہدی ومسیح موعودؑ کے الہامی کلام کوسچا مانتا ہے کیلئے ممکن نہیں کہ وہ اِن تینوں نتائج کو چیلنج کر سکے یا جھٹلا سکے۔

(۱)اِن مبشر اِلہامات سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت امام مہدی ومسیح موعودؑ کے جسمانی لڑکوں (مرزا بشیر الدین محمود احمد، مرزا بشیر احمد اور مرزا شریف احمد) میں سے کسی کو بھی زکی غلام یعنی مصلح موعود نہیں بنائے گا۔

(۲)مبشر الہامات کے مطابق زکی غلام (مصلح موعود) صاحبزادہ مبارک احمد کا مثیل ہے اور اس طرح اُس نے مبارک احمد کی پیدائش کے بعد پیدا ہونا تھا۔

(۳)موعود زکی غلام یعنی مثیل مبارک احمد (مصلح موعود) نے جماعت احمدیہ میں اپنے آخری مبشر اِلہام (جو کہ مورخہ ۶، ۷ رنومبر ۱۹۰۷ء کو نازل ہوا تھا) کے بعد پیدا ہونا ہے۔

☆☆☆---آپ---(الصافات، الحجر، الذاریات، ہود، ال عمران اور مریم سورتوں میں بیان فرمودہ بشارتوں سے متعلقہ آٹھوں واقعات کا خاکسار کے حوالہ سے ذکر کرنے کے بعد)---اپنے مضمون کے صفحہ نمبر ۶ پر بطور نتیجہ لکھتے ہیں---''اگر ایک بات ایک بار ہوجائے تو اُس کو حادثہ یا اتفاق کہہ سکتے ہیں۔ اگر دو دفعہ ہوجائے تو بعض اُس کو بھی اتفاق ہی کہیں گے۔ لیکن ایک بات کو خدا تعالیٰ ایک نہیں دو نہیں بلکہ ہر بار جب بھی بیان فرماتا ہے ایک ہی مطلب اور ایک ہی رنگ میں بیان فرماتا ہے اور جب ایسا ہو تو یہ نشانی ہوتی ہے اس بات کی کہ یہ کوئی حادثہ یا اتفاق نہیں بلکہ خدائے مطلق کی سنتِ مستمرہ ہے۔ پس قرآن کریم کی رو سے جب بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے ماموروں اور اولیاء کو بذریعہ وحی والہام موعود ''غلام'' کی خبر دی تو اُس سے ہمیشہ بلا استثناء جسمانی لڑکا اُس بزرگ کی نسل سے مراد تھا اور یہی طریق اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کے مبارک الہامات میں اختیار کئے رکھا۔''

الجواب---مولانا صاحب۔ اولاً آپ نے یہ جو فرمایا ہے کہ---''پس قرآن کریم کی رو سے جب بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے ماموروں اور اولیاء کو بذریعہ وحی والہام موعود ''غلام'' کی خبر دی تو اُس سے ہمیشہ بلا استثناء جسمانی لڑکا اُس بزرگ کی نسل سے مراد تھا''---آپ نے یہ جھوٹ بولا ہے۔ آپ کو کہنا چاہیے تھا کہ ''پس قرآن کریم کی رو سے جب بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے ماموروں اور اولیاء کو بذریعہ وحی والہام موعود ''غلام'' کی خبر دی تو اُس سے ہمیشہ بلا استثناء جسمانی لڑکا اُس بزرگ کا مراد تھا''---ثانیاً یہ بات درست ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اپنے انبیاء کو جن غلاموں کی بشارتیں بخشی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے اِن بشارتوں کو اُنکی نسلوں کی بجائے اُنکے جسمانی لڑکوں کے رنگ میں پورا فرمایا تھا۔ اس میں میرا جماعت احمدیہ قادیان سے کوئی اختلاف نہیں ہے۔ لیکن جب ہم حضرت امام مہدی ومسیح موعودؑ پر نازل ہونیوالی غلام سے متعلقہ تیرہ الہامی بشارتوں کا جائزہ لیتے ہیں تو ہمیں قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کی بیان فرمودہ سنت کے مطابق آپکے ہاں پیدا ہوئے تیرہ جسمانی لڑکے نہیں ملتے۔ چونکہ حضورؑ کی نرینہ اولاد کے انقطاع کے بعد بھی غلام سے متعلق آٹھ الہامی بشارتیں نازل ہوئی تھیں۔ اس سے پتہ ملتا ہے کہ غلام سے متعلقہ تیرہ بشارتوں میں ملہم کو مختلف تیرہ غلاموں کی بشارت نہیں دی گئیں تھیں۔ بلکہ اِن بشارتوں میں صرف ایک ہی زکی غلام کی بشارت کو بار بار دہرایا گیا ہے ملہم کو یہ بتانے کیلئے کہ یہ موعود زکی غلام ابھی پیدا نہیں ہوا ہے۔ اور غلام کی

بشارت کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کا اپنے برگزیدہ بندے حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کیساتھ ایسا سلوک کرنا کوئی عجیب اور خلاف قرآن بات نہیں ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں لفظ غلام کو غیر جسمانی لڑکے کے معانی میں بھی استعمال فرمایا ہے۔ اب اگر اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک برگزیدہ بندے حضرت مرزا غلام احمد کو ایک زکی غلام کی بشارت دی تھی تو پھر اس زکی غلام کو جسمانی لڑکے کی شکل میں دینا یا غیر جسمانی لڑکے کی شکل میں دینا تو اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس فیصلے میں نہ ملہم دخل دے سکتا تھا اور نہ ہی آپکے پیروکار دخل دے سکتے ہیں۔ وہ چاہتا تو قرآن کریم میں بیان فرمودہ اپنی سنت کے مطابق زکی غلام کی بشارت کو جسمانی لڑکے کی شکل میں پوری فرما دیتا ۔لیکن اُس نے ملہم کی نرینہ اولاد کے انقطاع کے بعد بھی غلام سے متعلقہ بشارتوں کا نزول فرما کر ملہم اور اُسکی وساطت سے اُسکے پیروکاروں پر ظاہر فرما دیا کہ موعود زکی غلام ملہم کا کوئی جسمانی لڑکا نہیں ہوگا۔ چونکہ حضرت امام مہدی و مسیح موعود کے سارے مبشر الہامات سچ اور حق ہیں لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اپنے ملہم کیساتھ جو سلوک فرمایا ہے۔ اس سے قطعی طور پر ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضورؑ کو جس زکی غلام کی بشارت دی تھی۔ یہ موعود زکی غلام جس کو آپؑ نے مصلح موعود بھی قرار دیا ہے۔ وہ آپکا جسمانی لڑکا ہرگز نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی کی حقیقت کا جو خاکسار کو علم دیا ہے۔ اِس الٰہی انکشاف کے مطابق موعود زکی غلام ملہم کا جسمانی لڑکا ہونے کی بجائے قطعی طور پر آپکا روحانی فرزند ہے۔

قرآن کریم کے مطابق انبیاءؑ کو جو غلاموں کی بشارتیں بخشی گئیں تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے اِن بشارتوں کو جسمانی لڑکوں کی شکل میں پورا فرمایا تھا۔ مولانا صاحب۔ چونکہ آپ بضد ہیں کہ حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کو جس زکی غلام کی بشارت ملی تھی۔ وہ موعود غلام آپکا جسمانی لڑکا تھا۔ تو پھر میرا آپ سے سوال ہے کہ آپکی ذمہ داری ہے کہ ملہم کے دعاوی اور مبشر الہامات کی حقانیت کے ثبوت کیلئے آپ مجھے بھی اور افراد جماعت احمدیہ کو بھی غلام سے متعلقہ تیرہ الہامی بشارتوں کے مطابق ملہم کے گھر میں پیدا شدہ تیرہ جسمانی لڑکے دکھائیں؟ غلام سے متعلقہ الہامی بشارتوں کا سلسلہ چونکہ ملہم کی نرینہ اولاد کے انقطاع کے بعد بھی جاری رہا تھا۔ اس سے پتہ ملتا ہے کہ تیرہ مبشر الہامات میں تیرہ مختلف غلاموں کی بشارتیں نہیں دی گئیں تھیں بلکہ ایک ہی زکی غلام کی بشارت کو بار بار ملہم کو یہ بتانے کیلئے دہرایا گیا تھا کہ وہ ابھی پیدا نہیں ہوا۔

میرا دوسرا آپ سے سوال ہے کہ چونکہ آپ زکی غلام کو جسمانی لڑکا قرار دے رہے ہیں لہٰذا آپکی یہ ذمہ داری ہے کہ آپ اس موعود زکی غلام کا ملہم کے گھر میں پیدا ہونا دکھائیں؟ اگر آپ نے میرے اِن دونوں سوالوں کا جواب دے دیا تو میں آپ سے اپنے دعویٰ پر نظر ثانی کا وعدہ کرتا ہوں۔

☆☆☆۔ اپنے مضمون کے اسی صفحہ نمبر ۶ پر آگے آپ لکھتے ہیں۔۔۔ ”ہر بات کی کنہ اور حقیقت حال سے بخوبی واقف صرف اللہ ہی کی ذات ہے۔ پس جنبہ صاحب نے لفظ ”زکی غلام“ کو لے کر ایک قاعدہ اخذ کیا اور اُس قاعدہ کا توڑ خود خدا تعالیٰ کی پاک کتاب سے ہم نے قارئین کے سامنے لا رکھا ہے۔ پس جنبہ صاحب اور آپکے ساتھی جتنا چاہے زور لگا لیں لیکن قرآن کی رو سے ہرگز ہرگز اپنی بات ثابت نہیں کر سکتے۔“

الجواب۔۔۔مولانا صاحب۔آپ سے میری گذارش ہے کہ آپ نے خاکسار کے قاعدہ کوقرآن کریم کی روشنی میں کہاں توڑا ہے؟؟ قرآن کریم کی روشنی میں خاکسار کے قاعدہ کوتوڑنے کے بارے میں آپ نے اپنے مضمون میں سفید جھوٹ بولے ہیں۔آپکے جھوٹ بتا رہے ہیں کہ اسم بامُسمّٰی کے مطابق آپکے مضمون کا اصل نام کلمۃ الدجل ہونا چاہیے تھا لیکن آپ نے جھوٹے طور پر لوگوں کو دھوکہ دینے کیلئے اس کا نام کلمۃ الفصل رکھ لیا ہے۔جناب مولانا صاحب۔آپ غلام سے متعلقہ تیرہ (۱۳) الہامی بشارتوں کے مطابق حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کے گھر میں تیرہ جسمانی لڑکوں کا پیدا ہونا یا ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں بشارت دیئے گئے موعود زکی غلام کا ملہم کے گھر میں پیدا ہونا دکھا دیں گے تو پھر خاکسار کے قاعدہ کوتوڑنے کی آپکی بات درست ہوگی۔۔۔لیکن مولانا صاحب۔کیا آپ حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کے گھر میں تیرہ جسمانی لڑکوں کا پیدا ہونا دکھا سکتے ہیں یا کیا آپ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں بشارت دیئے گئے موعود زکی غلام کا ملہم کے گھر میں پیدا ہونا دکھا سکتے ہیں؟ مولانا صاحب۔قادیانی علماء اور خلفاء ایسا تا قیامت ہرگز نہیں دکھا سکتے؟

☆☆☆۔۔۔اپنے مضمون کے اسی صفحہ نمبر ۶ پر آگے آپ خاکسار کے حوالے سے لکھتے ہیں۔۔''اب ہم جنبہ صاحب کی دوسری دلیل کی شق نمبر ۲ پر اپنا تجزیہ وتحقیق پیش کرتے ہیں۔۔مولانا صاحب خاکسار کے حوالے سے لکھتے ہیں۔۔۔''پیشگوئی مصلح موعود کا فقرہ ''ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے دیا جائے گا'' بعد از پیدائش صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ مختلف تراکیب میں حضرت مسیح موعودؑ پر الہام ہوتا رہا ہے۔چونکہ زکی غلام کے متعلق پیشگوئی ۷ نومبر ۱۹۰۷ء تک ہوتی رہی ہے جبکہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے تمام لڑکے قبل اسکے پیدا ہو چکے تھے،لہٰذا وہ ''زکی غلام'' والی پیشگوئی کے بہرحال مصداق نہیں ہو سکتے۔'' (مضمون ہٰذا۔صفحہ نمبر ۶)

الجواب۔۔۔خاکسار نے گذشتہ صفحات میں یہ حقیقت قطعی طور پر ثابت کردی ہے کہ مبشر الہامات کے مطابق مثیل مبارک احمد تو موعود زکی غلام اور مصلح موعود ہے۔اور وہ تو حضورؑ کے گھر میں پیدا ہی نہیں ہوا تھا تو پھر جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب مصلح موعود اور موعود زکی غلام مسیح الزماں کیسے ہو سکتے ہیں؟؟

☆☆☆۔۔۔اپنے مضمون کے اسی صفحہ نمبر ۶ پر آگے آپ خاکسار کے حوالے سے لکھتے ہیں۔۔۔''جنبہ صاحب کا کہنا ہے کہ ''کیا کوئی انسان قرآن مجید سے یہ بات ثابت کرسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کسی نبی کو بیٹے کی بشارت بخشی ہو اور اس بشارت کے وقت وہ مبشر بیٹا موجود ہو یا بشارت کے بعد وہ مبشر بیٹا پیدا ہوا ہو اور اُسکی پیدائش کے بعد بھی اُسکی بشارت سے متعلق کلام اِلٰہی اس نبی پر نازل ہوتا رہا ہو؟'' (بحوالہ کتاب مصلح موعود۔مصنفہ عبدالغفار جنبہ،صفحہ ۵۹)'' (مضمون ہٰذا۔صفحہ نمبر ۶)

الجواب۔۔۔خاکسار کا یہی بیان دراصل کلمۃ الفصل ہے اور خاکسار کے اس بیان کی حقانیت کو آپ یا کوئی بھی انسان تا قیامت جھٹلا نہیں سکتا۔فَتَدَبَّرُوْا اَیُّھَا الْعَاقِلُوْن۔

☆☆☆۔۔۔اپنے مضمون کے اسی صفحہ نمبر ۶ پر آگے آپ خاکسار کے حوالے سے لکھتے ہیں۔۔۔''سوال یہ ہے کہ کیا ایک پیشگوئی کا (خاص کر جبکہ بالفاظ دیگر) مختلف تراکیب میں ایک سے زائد مرتبہ الہام ہونا کیوں جنبہ صاحب اللہ تعالیٰ کی سنت کے خلاف ٹھہراتے

ہیں۔‘‘(مضمون ہٰذا۔صفحہ نمبر ۶)

الجواب۔۔۔ایک پیشگوئی کے متعلق بار بار بشارت ہونا مقصد سے خالی نہیں ہوا کرتا بلکہ اسکے پیچھے اللہ تعالیٰ کی کافی حکمتیں پنہاں ہوتی ہیں۔جب کسی پیشگوئی کے سلسلہ میں کسی موعود وجود کے بارے میں اللہ تعالیٰ بشارت دینے کے بعد اُسکی بشارت کو بار بار دہرائے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بار بار الہامی بشارت نازل فرما کر ملہم کو اور اُسکے توسط سے اُسکی جماعت کو بتا رہا ہوتا ہے کہ اُس موعود وجود نے ابھی پیدا ہونا ہے۔اگر اللہ تعالیٰ کی یہ غرض و غایت نہ ہوتی تو پھر موعود زکی غلام مسیح الزماں کے سلسلہ میں ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی ایک مفصل الہامی بشارت ہی کافی تھی جس میں موعود زکی غلام کی جملہ خصوصیات اور اُسکی بعثت کی اغراض کے علاوہ اور بہت ساری دیگر باتوں کی تفصیل مہیا کر دی گئی تھی۔

☆☆☆۔۔۔اپنے مضمون کے اسی صفحہ نمبر ۶ پر آگے آپ خاکسار کے حوالے سے لکھتے ہیں۔۔۔’’قارئین کے سامنے قرآن ہی سے مثالیں دے کر ثابت کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہی پیشگوئی کو جو کہ ایک مبشر وجود کی پیدائش کے بارہ میں ہو ایک سے زائد مرتبہ الہام فرما سکتا ہے مثلاً جیسے حضرت مسیح موعودؑ کو الفاظ بدل بدل کر ایک خبر دی جاتی تھی،اسی طرح قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے حضرت اسحاقؑ، حضرت یحییٰؑ،اور حضرت عیسیٰؑ کی بابت پیشگوئی الفاظ بدل بدل کر الہام فرمائی۔‘‘(مضمون ہٰذا۔صفحہ نمبر ۶)

الجواب۔۔۔یہ بات درست ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک مبشر وجود کے بارے میں ایک سے زیادہ بار الہامی بشارتیں نازل فرما سکتا ہے۔اور یہ قرآن کریم سے ثابت ہے۔مثلاً۔قرآن کریم میں حضرت یحییٰؑ کے بارے میں دو(۲)دفعہ بشارتیں(ال عمران(۳۹تا۴۱)۔مریم (۸تا۱۰)ملتی ہیں۔۔اسی طرح حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں بھی دو(۲)دفعہ بشارتیں(ال عمران(۴۶تا۴۸)۔مریم(۱۷تا۲۲)ملتی ہیں۔اسی طرح حضرت اسحاقؑ کے بارے میں تین(۳)دفعہ بشارتیں(الحجر(۵۲تا۵۶)۔الذاریات(۲۵تا۳۱)۔ہود(۷۰تا۷۳) ملتی ہیں۔لیکن واضح رہے کہ ہمیں قرآن کریم سے یہ پتہ ملتا ہے کہ قطع نظر اس سے ایک مبشر وجود کی بشارت جتنی بار بھی ہو بشارت کے وقت مبشر وجود دنیا میں پیدا نہیں ہوا ہوتا۔

☆☆☆۔۔۔اپنے مضمون کے اسی صفحہ نمبر ۶ پر آگے خاکسار کے حوالے سے آپ لکھتے ہیں۔۔۔’’اگر یہاں کوئی یہ کہے کہ جنبہ صاحب کی تحریر میں اسی نبی پر اُن مبشر الہامات کا موعود وجود کے بارہ میں الہام ہونا بعد از موعود وجود کے پیدا ہونے کی شرط رکھی گئی ہے تو یہ بات یاد رکھی جائے کہ جنبہ صاحب کے اس مفروضہ کا اللہ تعالیٰ اور اُسکی وحی سے کچھ بھی تعلق نہیں۔یہ مفروضہ جنبہ صاحب کے دماغ کا ایک اختراع ہے۔‘‘(مضمون ہٰذا۔صفحہ نمبر ۶،۷)

الجواب۔۔۔خاکسار جواباً گذارش کرتا ہے کہ مبشر وجود کی پیدائش سے پہلے ایک ہزار(۱۰۰۰)دفعہ بھی بشارت ہو سکتی ہے۔لیکن مبشر وجود کی پیدائش کے بعد اُسکے متعلق کبھی بشارت نہیں ہوا کرتی۔یہ مفروضہ خاکسار کے دماغ کی ایجاد نہیں ہے بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کا ایک راز تھا جو اس عاجز پر منکشف ہوا ہے۔اور قرآن کریم بھی اللہ تعالیٰ کے اس قاعدہ اور قانون کی تائید اور تصدیق فرماتا ہے۔اور یہ بھی واضح رہے کہ

اللہ تعالیٰ اپنے قاعدوں اور قانونوں کی کبھی خلاف ورزی نہیں فرمایا کرتا۔

☆☆☆۔۔۔اپنے مضمون کے صفحہ نمبر ۷ پر آگے آپ خاکسار کے حوالے سے لکھتے ہیں۔۔۔۔''بقول جنبہ صاحب کے حضرت مسیح موعودؑ پر پیشگوئی مصلح موعود کے بعض فقرات کا بار بار الہام ہونا بعد پیدائش حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانیؓ ثبوت ہے کہ آپؓ اس پیشگوئی کے مصداق نہیں۔ پیشگوئی مصلح موعود کے بعض فقرات حضرت اقدسؑ کے تمام بیٹوں کی پیدائش کے بعد بھی الہام ہوتے رہے لہٰذا پتہ چلا کہ آپکا کوئی جسمانی لڑکا اس پیشگوئی کا مصداق نہیں۔''(مضمون ہٰذا۔صفحہ نمبر ۷)

الجواب۔۔۔اللہ تعالیٰ کا پیشگوئی مصلح موعود کے بعض فقرات کا بشارت کیساتھ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی پیدائش کے بعد بھی بار بار نازل فرمانا اس حقیقت پر دلالت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ملہم کو بتا رہا تھا کہ موعود زکی غلام (مصلح موعود) ابھی پیدا نہیں ہوا۔وہ موعود زکی غلام آخری الہامی بشارت یعنی ۶، ۷ رنومبر ۱۹۰۷ء کے بعد جماعت احمدیہ میں پیدا ہوگا اور مزید حضورؑ کی نرینہ اولاد کے انقطاع کے بعد بھی الہامی بشارتوں کا نزول اس حقیقت کی تصدیق کرتا ہے کہ وہ ملہم کا کوئی جسمانی لڑکا نہیں ہوگا۔قرآن کریم کی روشنی میں زکی غلام مسیح الزماں سے متعلقہ تیرہ (۱۳) مبشر الہامات کے نتیجے میں یہ فیصلہ کسی زید بکر کا نہیں بلکہ الہامات نازل فرمانیوالے یعنی اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے۔

☆☆☆۔۔۔اپنے مضمون کے صفحہ نمبر ۷ پر آگے آپ خاکسار کے حوالے سے لکھتے ہیں۔۔۔۔''حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا دعویٰ مصلح موعود مبنی بر وحی الٰہی ہے اور آپؓ کی زندگی اور آپکے ہاتھ سے ظہور پذیر ہونیوالے تمام واقعات اور عظیم الشان فتوحات جو خدا تعالیٰ نے آپکے مبارک وجود کے ذریعہ اسلام احمدیت کو عطا کیں اور اکنافِ عالم میں احمدیت کا سمندر کی تیز لہروں کی طرح پھیل جانا اور ایک دنیا کا آپکے دست مبارک پر اسلام احمدیت قبول کرنا نیز صحابہ کرامؓ کا آپؓ کے اس الہامی دعویٰ کو قبول کر کے آپکے ہاتھ پر اکھٹا ہونا دلیل ہے آپؓ کی صداقت کی۔''(مضمون ہٰذا۔صفحہ نمبر ۷)

الجواب۔۔۔مولانا صاحب۔آنحضرت ﷺ نے اپنی اُمت کو نزول مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی پیشگوئی فرمائی ہوئی ہے۔امام مہدی و مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمدؑ کے ظہور سے پہلے اگر اُمت محمدیہ میں کسی مسلمان کا ایسا دعویٰ ہوتا کہ وہ وہی مسیح عیسیٰ ابن مریم ہیں جو حضرت مریم صدیقہؑ کے گھر میں بن باپ پیدا ہوئے تھے اور جس پر انجیل کتاب نازل ہوئی تھی۔وہ کہے کہ صلیب کے بعد مجھے اللہ تعالیٰ نے زندہ بجسم عنصری آسمان پر اُٹھا لیا تھا اور اب مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی ﷺ کی پیشگوئی نزول مسیح عیسیٰ ابن مریم کے مطابق غلبہ اسلام کیلئے زمین پر نازل فرمایا ہے۔دیکھو میرا رنگ سرخی مائل اور بال گھنگھریالے ہیں وغیرہ وغیرہ۔پھر ایسا ہو کہ اُمت محمدیہ اُسے وہی پرانا مسیح عیسیٰ ابن مریم جس پر انجیل نازل ہوئی تھی سمجھتے ہوئے اُسکے دعویٰ کو مان لے اور اس طرح وہ اُمت کا خلیفہ اور حکمران بن بیٹھے۔ اُمت کے جتنے بھی عالم فاضل ہوں وہ سب اُسکے نوکر ہو جائیں۔اسلامی فوج اور اسلامی مملکت کا خزانہ بھی اُسکے قبضہ میں آجائے۔اِن میسر وسائل کیساتھ اِس مدعی مسیح عیسیٰ ابن مریم نے اپنے دور اقتدار میں اسلام کی بھرپور خدمت کی ہو۔نئی مسجدیں اور درسگائیں بنوائیں ہوں۔

اسلامی مملکت میں جتنے بھی خنزیر ہوں حدیث کے مطابق اسلامی فوج کی مدد سے اُس نے سب قتل کروا دیئے ہوں۔جتنی بھی لکڑی کی صلیبیں ہوں حدیث کے مطابق اِن سب کو اُس نے تڑوا دیا ہو۔ پوری اسلامی مملکت میں اُس نے عدل و انصاف بھی قائم کر دیا ہو۔ اِسلامی مملکت میں جتنے بھی غیر مُسلم ہوں اُس نے اُنہیں جزیہ بھی معاف کر دیا ہو۔اِتفاق سے اس وقت اسلامی مملکت کا فی امیر ہو۔مدعی مسیح عیسیٰ ابن مریم کے خلیفہ ہونے کی وجہ سے چونکہ ملک کا خزانہ اُسکے کنٹرول میں ہولہٰذا اُس نے عام مسلمانوں میں حدیث کے مطابق خوب مال تقسیم کیا ہو۔اُس نے صداقت اسلام کیلئے کچھ کتابیں بھی لکھی ہوں۔اپنے ماتحت علمائے اُمت کی مدد سے اُس نے قرآن مجید کی ایک تفسیر کبیر بھی لکھ دی ہو۔ایک مضبوط اسلامی فوج کیساتھ اُس نے اِردگرد کی غیر اسلامی ریاستوں پر حملہ کر کے اُنہیں مُسلم ریاستوں میں بدل کر کروڑوں غیر مُسلموں کو دائرہ اسلام میں بھی داخل کرلیا ہو۔جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہوا ہے کہ:۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَیُوْشِكَنَّ اَنْ یَّنْزِلَ فِیْكُمُ ابْنُ مَرْیَمَ حَكَمًا عَدْلاً فَیَكْسِرُ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ وَ یَضَعُ الْجِزْیَةَ وَیُفِیْضُ الْمَالَ حَتّٰی لَا یَقْبَلَهٗ اَحَدٌ حَتّٰی تَكُوْنَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَیْرًا مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا ثُمَّ یَقُوْلُ اَبُوْ هُرَیْرَةَ فَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ الْاٰیَتِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے عیسیٰ ابن مریم ضرور تم میں نازل ہوں گے اور عادل حاکم ہوں گے صلیب کو توڑیں گے خنزیر کو قتل کریں گے۔جزیہ معاف کریں گے مال عام ہو جائے گا یہاں تک کہ کوئی اُسکو قبول نہیں کرے گا۔یہاں تک کہ ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا۔پھر ابو ہریرہؓ کہتے اگر چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھو ''نہیں کوئی اہلِ کتاب سے مگر اس کے مرنے سے پہلے ایمان لے آئیگا''۔(متفق علیہ)

اب اصلی مسیح عیسیٰ ابن مریم (جو ۲۰۰۰ء ہزار سال پہلے موسوی مریم صدیقہؑ کے گھر میں بن باپ پیدا ہوا تھا اور جس پر انجیل نازل ہوئی تھی) کا دعویٰ رکھنے والے شخص نے بظاہر آنحضرت ﷺ کی حدیث کے مطابق سب کارنامے حرف بحرف سرانجام دے دیئے ہوں اور احادیث میں بیان فرمودہ نشانیاں بھی اُسکے وجود میں ۱۰۰٪ پوری ہوگئی ہوں یعنی اُس نے اُمت مُسلمہ کا (۱) حاکم بن کر (۲) ہر طرف عدل و انصاف قائم کر دیا ہو (۳) لکڑی کی تمام صلیبیں توڑ دیں ہوں (۴) خنزیروں کو قتل کر دیا ہو (۵) جزیہ معاف کر دیا ہو (۶) اُسکے دورِ حکومت میں مال و دولت عام ہونے کی وجہ سے لوگ مال و دولت سے بے رغبت ہو گئے ہوں (۷) اور اُس نے کروڑہا غیر مُسلموں کو دین اسلام میں بھی داخل کرلیا ہو۔

مولوی ربانی صاحب۔آپ سے میرا سوال ہے کہ آنحضرت ﷺ کی نزول مسیح عیسیٰ ابن مریم کی پیشگوئی کے سلسلہ میں ۲۰۰۰ء سال پہلے حضرت مریم صدیقہؑ کے گھر میں بن باپ پیدا ہونے والے اصالتاً مسیح عیسیٰ ابن مریم ہونے کا دعویٰ رکھنے والے کسی شخص کا (جس نے آنحضرت ﷺ کی حدیث کے مطابق سارے مفوضہ امور کو سرانجام دینے کے علاوہ کرہ ارض کے ایک بڑے کثیر حصے پر دین اسلام کو

غالب بھی کر دیا ہو) دعویٰ کیا سچا ہوسکتا ہے؟؟ اگر قرآن کریم کی تیس (۳۰) آیات (جن سے حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی وفات ثابت ہوتی ہے) کے برخلاف کسی ایسے مدعی کا اصالتاً مسیح عیسیٰ ابن مریم ہونے کا دعویٰ سچا ہوسکتا ہے تو پھر اُن گیارہ (۱۱) الہامی بشارتیں (جو جناب بشیر الدین محمود احمد کی پیدائش کے بعد حضورؑ پر نازل ہوئیں اور جو یہ خبر دیتی ہیں کہ موعود مصلح نے اپنی آخری بشارت ۶، ۷ رنومبر ۱۹۰۷ء کے بعد پیدا ہونا ہے) کے برخلاف جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا دعویٰ مصلح موعود (موعود زکی غلام مسیح الزماں) بھی شاید سچا ثابت ہوجائے ۔لیکن اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مطابق سارے مفوضہ امور سرانجام دینے والے اور دنیا کے ایک بڑے کثیر حصہ پر دین اسلام کو غالب کرنے والے کسی ایسے مدعی کا اصالتاً مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ہونے کا دعویٰ سچا نہیں ہو سکتا کیونکہ موسوی مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام جو بن باپ پیدا ہوا تھا اور جس پر انجیل نازل ہوئی تھی وہ تو نہ صرف زندہ بجسم عنصری آسمان پر نہیں گیا تھا بلکہ وہ تو فوت بھی ہو چکا ہے ۔تو پھر جناب مرزا بشیر لدین محمود احمد صاحب نے جتنے بھی کارنامے سرانجام دیئے ہیں ۔ اِن کارناموں کی بنیاد پر وہ مبشر وجود، وہ مثیل مبارک احمد، وہ موعود زکی غلام اور وہ مصلح موعود نہیں ہوسکتے جس نے اپنی آخری بشارت یعنی ۶، ۷ رنومبر ۱۹۰۷ء کے بعد پیدا ہونا ہے ۔ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے جتنے بھی کارنامے سرانجام دیئے ہیں ۔ یہ کارنامے آپکے موعود لڑکا ہونے کا ثبوت تو ہوسکتے ہیں لیکن موعود مصلح ہونے کا نہیں ۔ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے دعویٰ مصلح موعود کر کے پیشگوئی مصلح موعود کی حقیقت کو خلط ملط کر دیا ہے ۔اگر وہ اپنا دعویٰ موعود لڑکے تک محدود رکھتے تو جماعت احمدیہ میں یہ فتنہ وفساد کبھی برپا نہ ہوتا اور نہ ہی پیشگوئی مصلح موعود میں یہ گڑبڑ پیدا ہوتی اور نہ ہی موعود زکی غلام مسیح الزماں کے نزول کے بعد جماعت احمدیہ اُسکی اس طرح مخالفت کرتی جس طرح آج وہ خاکسار کی کر رہی ہے ۔۔۔۔۔۔اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر وہ ایسا نہ کرتے اور احمدی نزول فرمانیوالے موعود زکی غلام (مصلح موعود) کی انتظار میں ہوتے تو جناب خلیفہ ثانی صاحب کی خلافت کے نام پر ایک ہزار سالہ خاندانی حکومت کا خواب کس طرح پورا ہوتا ؟؟

☆☆☆۔۔۔اپنے مضمون کے صفحہ نمبر ۷ پر آگے آپ خاکسار کے حوالے سے لکھتے ہیں ۔۔۔ ’’جنبہ صاحب کے مفروضہ کو سامنے رکھ کر اب درج ذیل امور کو مطالعہ کریں معاملہ روزِ روشن کی طرح صاف ہوجائے گا کہ غلطی حضرت مسیح موعودؑ کو اپنے ان الہامات کے سمجھنے میں نہیں ہوئی بلکہ جنبہ صاحب کو حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات سمجھنے میں ہوئی ہے (اور جنبہ صاحب کے اس غلطی کے ہونے کی اصل وجہ پر انشاءاللہ ایک اور مضمون میں قلم اٹھا کر مبسوط کلام کیا جائے گا ۔)‘‘ (مضمون ہٰذا ۔ صفحہ نمبر ۷)

الجواب۔۔۔ جہاں تک اجتہادی غلطی کا تعلق ہے تو جس طرح حضورؑ نے ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود میں زکی غلام کیساتھ بریکٹ میں لفظ (لڑکا) لکھ کر یہ اجتہاد فرمایا تھا کہ یہ موعود زکی غلام آپکا جسمانی لڑکا ہے ۔ واضح رہے کہ اگر یہ موعود زکی غلام حضورؑ کا لڑکا ہوتا تو پھر نہ بشیر احمد اوّل فوت ہوتا اور نہ ہی بعد ازاں صاحبزادہ مبارک احمد فوت ہوتا ۔ اور اگر حضورؑ کے اجتہاد کے مطابق یہ موعود زکی غلام بشیر ثانی یا مرزا بشیر الدین محمود احمد ہوتا تو پھر آپکی پیدائش ۱۲ رجنوری ۱۸۸۹ء کے بعد حضورؑ پر زکی غلام کے سلسلہ میں الہامی بشارتوں

کے نزول کا سلسلہ ختم ہو جاتا۔ اگر حضورؑ کے اجتہاد کے مطابق نافلہ موعود آپکا کوئی پوتا ہوتا تو پھر جب حضورؑ نے اس نافلہ موعود کی بشارت کو اپنے پہلے پوتے مرزا نصیر احمد ابن مرزا بشیر الدین محمود احمد پر چسپاں کیا تھا تو پھر یہ پوتا بھی کبھی فوت نہ ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے حضورؑ کے دونوں لڑکوں (بشیر احمد اوّل اور صاحبزادہ مبارک احمد) اور پوتے (مرزا نصیر احمد ابن مرزا بشیر الدین محمود احمد) کو فوت کر کے آپؑ پر اور آپکے توسط سے آپکی جماعت پر یہ واضح کر دیا تھا کہ موعود زکی غلام یا بالفاظ دیگر مثیل مبارک احمد اور مصلح موعود نہ آپکا کوئی جسمانی لڑکا تھا اور نہ ہی یہ آپکا کوئی پوتا تھا۔ یہ سب باتیں بتا رہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کسی آئندہ زمانے میں حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کی جماعت کی آزمائش کیلئے موعود زکی غلام (مصلح موعود) کی حقیقت کو آپؑ پر مشتبہ رکھا تھا۔ حضورؑ نے موعود زکی غلام کے بارے میں جو بریکٹ میں لفظ (لڑکا) لکھا تھا۔ یہ آپؑ کی ایک اجتہادی غلطی تھی۔ چونکہ موعود زکی غلام حضورؑ کا جسمانی لڑکا نہیں تھا لہٰذا آپؑ نے جتنی دفعہ اس موعود زکی غلام کی پیشگوئی کو اپنے کسی جسمانی لڑکے پر چسپاں کیا تھا تو یہ آپؑ کی اجتہادی غلطی بن گئی۔ اگر آپؑ موعود زکی غلام کی پیشگوئی کو پچاس (۵۰) دفعہ اپنے جسمانی لڑکوں پر چسپاں کرتے تب پچاس (۵۰) دفعہ بھی یہ آپ کی اجتہادی غلطی ہی ہوتی کیونکہ یہ موعود زکی غلام علم الٰہی میں آپؑ کا جسمانی لڑکا تھا ہی نہیں۔ جس طرح وفات مسیح عیسیٰ ابن مریم کے سلسلہ میں جو کچھ حضرت بانئے جماعتؑ نے لکھا تھا۔ اس میں آپکی کوئی اجتہادی غلطی نہیں ہو سکتی تھی کیونکہ یہ سب آپؑ نے انکشاف الٰہی کی روشنی میں لکھا تھا اور قرآن کریم نے آپکے اس دعویٰ کی تصدیق فرمائی ہے۔ بعینہٖ پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں جہاں تک میری باتوں کا اجتہادی غلطی نہ ہونے کا تعلق ہے تو یہ اس لیے ہے کیونکہ خاکسار یہ سب کچھ انکشاف الٰہی کی روشنی میں لکھ رہا ہے۔ اور قرآن کریم اور موعود زکی غلام کے متعلق تیرہ (۱۳) مبشر الہامات خاکسار کے دعویٰ کی تائید اور تصدیق فرما رہے ہیں۔ باقی خاکسار آپکے (اور جنبہ صاحب کے اس غلطی کے ہونے کی اصل وجہ پر انشاء اللہ ایک اور مضمون میں قلم اٹھا کر مبسوط کلام کیا جائے گا۔) مذعومہ مذکورہ بالا مبسوط مضمون کا انتظار کرے گا اور امید ہے آپ اپنے وعدہ کے مطابق یہ مبسوط مضمون لکھ کر خاکسار کی طرف ضرور ارسال کریں گے۔

☆☆☆۔۔۔ اپنے مضمون کے صفحہ نمبر ے پر آگے آپ خاکسار کے حوالے سے لکھتے ہیں۔۔۔ ''جنبہ صاحب کا جھگڑا ہمارے (یعنی جماعت مبائعین جو خدا کے فضل سے خلیفہ وقت کے ہاتھ پر بیعت کر کے اکٹھے ہیں) ساتھ نہیں بلکہ حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ ہے۔ پس فیصلہ بہر حال سلطان القلم حضرت مسیح موعودؑ کا چلے گا کیونکہ حکم عدل آپؑ ہیں جنبہ صاحب نہیں ہیں۔'' (مضمون ہٰذا۔ صفحہ نمبر ے)

الجواب۔۔۔ پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں خاکسار کا اپنے آقا اور اپنی روحانی ماں محمدی مریم علیہ السلام کیساتھ کوئی جھگڑا نہیں ہے بلکہ میں تو آپکی دعا کا نتیجہ ہوں۔ آپکے لڑکے جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے قرآن کریم اور حضورؑ کے الہامی کلام اور آپکے ارشادات کے برخلاف ایک جھوٹا دعویٰ مصلح موعود کیا اور قادیانی جماعت احمدیہ بشمول اِنکے خلفاء اور علماء نے جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد کے جھوٹے دعویٰ مصلح موعود کی تائید کر کے اللہ تعالیٰ اور اُسکے رسول مقبول ﷺ اور اُسکے امام مہدی و مسیح موعودؑ کے خلاف اعلان جنگ کر رکھا ہے۔ واضح رہے کہ خاکسار موعود زکی غلام (مصلح موعود) ہونے کی حیثیت میں حضرت حکم و عدل کا کامل ظل ہے اور آپ سب

بشمول آپکے خلیفہ کے اس عاجز کے بالمقابل کچھ حیثیت نہیں رکھتے۔ باقی پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں حضرت حکم وعدل کا فیصلہ ضرور چلے گا لیکن جہاں اللہ تعالیٰ اور حضرت حکم وعدل کے فیصلے میں کوئی اختلاف پیدا ہوگا تو پھر ہمیں اس اختلاف کو دور کرنے کیلئے دونوں میں تطبیق پیدا کرنے کیلئے کوشش کرنی ہوگی۔ لیکن اگر ان دونوں میں کوئی تطبیق پیدا نہ ہو سکے تو پھر اس تضاد کی صورت میں حضرت حکم وعدل کے فیصلے کے مطابق اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہی چلے گا اور حضرت حکم وعدل کے فیصلے کو ہمیں آپکی اجتہادی غلطی قرار دینا پڑے گا۔ جیسا کہ آپؑ اس ضمن میں فرماتے ہیں۔

(۱)۔۔۔''اب فرض کے طور پر کہتا ہوں کہ اگر ہم اپنے اجتہاد سے کسی بچہ پر یہ خیال بھی کرلیں کہ شاید یہ وہی پسر موعود ہے اور ہمارا اجتہاد خطا جائے تو اس میں الہام الٰہی کا کیا قصور ہوگا۔ کیا نبیوں کے اجتہادات میں اس کا کوئی نمونہ نہیں۔'' (آسمانی فیصلہ۔ دسمبر ۱۸۹۱ء۔ روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۴۱)

(۲)۔۔۔''ہاں اگر میں نے اجتہادی طور پر کہا ہو کہ شاید یہ لڑکا وہی موعود لڑکا ہے۔ تو کیا اس سے یہ ثابت ہو جائیگا کہ الہام غلط نکلا۔ آپ کو معلوم نہیں کہ کبھی ملہم اپنے الہام میں اجتہاد بھی کرتا ہے۔ اور کبھی وہ اجتہاد خطا بھی جاتا ہے مگر اس سے الہام کی وقعت اور عظمت میں کچھ فرق نہیں آتا۔ صدہا مرتبہ ہر ایک کو اتفاق پیش آتا ہے کہ ایک خواب تو سچی ہوتی ہے مگر تعبیر میں غلطی ہو جاتی ہے۔ یہ ہدایت اور یہ معرفت کا دقیقہ تو خاص قرآن کریم میں بیان کیا گیا ہے لیکن اُن کیلئے جو آنکھیں رکھتے ہیں۔'' (روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۰۴)

(۳)۔۔۔''اور یہ کہنا کہ اس لڑکے (بشیر احمد اوّل۔ ناقل) کو بھی مسعود کہا ہے۔ تو اے نابکار مسعودوں کی اولاد مسعود ہی ہوتی ہے اِلّا شاذ نادر۔ کون باپ ہے جو اپنے لڑکے کو سعادت اطوار نہیں بلکہ شکاوت اطوار کہتا ہے۔ کیا تمہارا یہی طریق ہے؟ اور بالفرض اگر میری یہی مراد ہوتی تو میرا کہنا اور خدا کا کہنا ایک نہیں ہے۔ میں انسان ہوں ممکن ہے کہ اجتہاد سے ایک بات کہوں اور وہ صحیح نہ ہو۔'' (حُجّۃُ اللہ۔ مطبوعہ ۱۸۹۷ء۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۱۵۸)

(۴)۔۔۔''ہاں اگر ہم نے محض اپنے اجتہاد سے یہ خیال کیا ہو کہ شاید یہی لڑکا مردان خدا میں سے ہوگا۔ تو یہ الہام اِلٰہی پر الزام نہیں۔ ہم اپنی اجتہادی باتوں کو خطا سے معصوم نہیں سمجھتے۔ ہمیں ملزم کرنے کیلئے ہمارا کوئی الہام پیش کرنا چاہیے۔ اجتہادی غلطی نبیوں اور رسولوں سے بھی ہو جاتی ہے جس پر وہ قائم نہیں رکھے جاتے۔'' (تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۱۵۴۔۱۵۵)

(۵)۔۔۔حضورؑ منظوم کلام میں فرماتے ہیں ؎ خدا کے قول سے قولِ بشر کیونکر برابر ہو وہاں قدرت یہاں درماندگی فرقِ نمایاں ہے

اُمید ہے اب آپ کو سمجھ آ گئی ہوگی یا آ جانی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے بالمقابل حضرت حکم وعدل علیہ السلام کے فیصلوں کی کیا حیثیت ہے؟؟

☆☆☆۔۔۔اپنے مضمون کے صفحہ نمبر ۷ پر آگے آپ حضورؑ کا ایک اقتباس نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔۔۔''حضرت مسیح موعودؑ کو ۱۰ دسمبر ۱۸۹۲ء کو الہاماً ایک لڑکے کے متعلق بشارت دی گئی۔ وہ لڑکا اس وقت دنیا میں موجود نہیں تھا بلکہ اس بشارت کے چند ماہ بعد پیدا ہوا۔ حضورؑ اس ضمن میں خود تحریر فرماتے ہیں۔'' اور میرا دوسرا لڑکا جس کا نام بشیر احمد ہے اسکے پیدا ہونے کی پیشگوئی آئینہ کمالات اسلام

کے صفحہ ۲۶۶ میں کی گئی ہے۔اوراس کتاب کے صفحہ ۲۶۲ کی چوتھی سطر سے معلوم ہوتا ہے کہ اس پیشگوئی کی تاریخ دہم دسمبر ۱۸۹۲ء ہے۔ اور پیشگوئی کے الفاظ یہ ہیں۔"یَاتِیْ قَمَرُ الْاَنْبِیَاءِ وَاَمْرُکَ یَتَاَتّٰی۔یسرّ الله وجهك۔وينير برهانك۔سيولدلك الولد ويُدنٰى منك الفضل۔ان نوری قریب۔ دیکھوصفحہ ۲۶۶ آئینہ کمالات اسلام۔یعنی نبیوں کا چاند آئے گا اور تیرا کام بن جائے گا۔ تیرے لیے ایک لڑکا پیدا کیا جائے گا اور فضل تجھ سے نزدیک کیا جائے گا۔یعنی خدا کے فضل کا موجب ہوگا اور نیز یہ کہ شکل وشباہت میں فضل احمد سے جو دوسری بیوی سے میرا لڑکا ہے مشابہت رکھے گا۔اور میرا نور قریب ہے (شاید نور سے مراد پسر موعود ہو)۔۔۔اس پیشگوئی کے مطابق وہ لڑکا پیدا ہوا جس کا نام بشیر احمد رکھا گیا۔اور درحقیقت وہ لڑکا صورت کے رُو سے فضل احمد سے مشابہ ہے جیسا کہ پیشگوئی میں صاف اشارہ کیا گیا اور یہ لڑکا پیشگوئی کی تاریخ دسمبر ۱۸۹۲ء سے تخمیناً پانچ مہینے بعد پیدا ہوا۔" (مضمون ہٰذا۔صفحہ نمبر ۷)

الجواب۔۔۔قمرالانبیاء کی حقیقت۔ (۱) اللہ تعالیٰ نے اپنے الہامی کلام میں قمرالانبیاء کا لقب حضورؑ کے موعود زکی غلام مسیح الزماں (مصلح موعود یا پسر موعود) کو اسی طرح دیا ہوا ہے جس طرح اُس نے موعود زکی غلام مسیح الزماں کو فخر الرسل کا لقب دیا ہوا ہے۔جیسا کہ حضرت امام مہدی ومسیح موعودؑ اپنے اشتہار تکمیل تبلیغ (مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۹۱، ۱۹۲ حاشیہ) میں فرماتے ہیں۔

"خدائے عزّوجل نے جیسا کہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء واشتہار دسمبر ۱۸۸۸ء (سبز اشتہار۔ناقل) میں درج ہے اپنے لطف وکرم سے وعدہ دیا تھا کہ بشیر اوّل کی وفات کے بعد ایک دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہوگا۔اور اس عاجز کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ وہ اولوالعزم ہوگا۔اور حسن واحسان میں تیرا نظیر ہوگا۔وہ قادر ہے جس طور سے چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔سو آج ۱۲ رجنوری ۱۸۸۹ء میں بمطابق ۹ رجمادی الاوّل ۱۳۰۶ھ روز شنبہ میں اس عاجز کے گھر میں بفضلہٖ تعالیٰ ایک لڑکا پیدا ہوگیا ہے جس کا نام بالفعل محض تفاؤل کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا ہے اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائیگی۔مگر ابھی تک مجھ پر یہ نہیں کھلا کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر پانیوالا ہے یا وہ کوئی اور ہے۔لیکن میں جانتا ہوں اور محکم یقین سے جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدے کے موافق مجھ سے معاملہ کریگا۔ اور اگر ابھی اس موعود لڑکے کے پیدا ہونے کا وقت نہیں آیا تو دوسرے وقت میں وہ ظہور پذیر ہوگا۔اور اگر مدت مقررہ سے ایک دن بھی باقی رہ جائے گا تو خدائے عزوجل اس دن کو ختم نہیں کرے گا جب تک اپنے وعدہ کو پورا نہ کرلے۔مجھے ایک خواب میں اس مصلح موعود کی نسبت زبان پر یہ شعر جاری ہوا تھا ؎ اے فخر رُسل قرب تو معلوم شد ۔ دیر آمدۂ زِ راہِ دور آمدۂ

پس اگر حضرت باری جل شانہ کے اِرادہ میں دیر سے مراد اسی قدر دیر ہے جو اس پسر کے پیدا ہونے میں جس کا نام بطور تفاؤل بشیر الدین محمود رکھا گیا ہے ظہور میں آئی تو تعجب نہیں کہ یہی لڑکا موعود لڑکا ہو۔ورنہ وہ بفضلہٖ تعالیٰ دوسرے وقت پر آئے گا۔"

لہٰذا قمرالانبیاء اور مصلح موعود، موعود زکی غلام مسیح الزماں کے ہی دو مختلف القاب ہیں۔ایک الہامی اور دوسرا یعنی مصلح موعود غیر الہامی جو حضورؑ کا دیا ہوا لقب ہے۔

(۲) جیسا کہ خاکسار نے پہلے بھی کہا ہے کہ اوائل میں حضورؑ نے ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی کو ایک ہی پیشگوئی سمجھا تھا۔چونکہ

پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ نے لڑکے کے متعلق فرمایا ہوا ہے کہ۔۔''وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت ونسل ہوگا۔''اسی وجہ سے الہامی پیشگوئی مصلح موعود کی اشاعت کے وقت حضورؑ نے زکی غلام کیساتھ بریکٹ میں لفظ (لڑکا) لکھ دیا تھا۔اگرچہ حضورؑ کے بقول صاحبزادہ بشیر احمد اوّل کی وفات سے پہلے (مکتوبات احمدیہ جلد ۲ صفحہ ۷۵) اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو الہاماً بتا دیا تھا کہ الہامی پیشگوئی مصلح موعود دو (۲) پیشگوئیوں پر مشتمل ہے لیکن اسکے باوجود حضورؑ ساری زندگی موعودز کی غلام کو اپنی نرینہ اولاد میں ڈھونڈتے رہے۔مولوی ربانی صاحب کے مذکورہ آئینہ کمالات اسلام کے حوالہ میں بھی حضورؑ نے پیدا ہونیوالے لڑکے (مرزا بشیر احمد) کے متعلق جو کچھ فرمایا تھا۔وہ آپ نے اُسے پسر موعود یعنی مصلح موعود سمجھتے ہوئے فرمایا تھا۔جیسا کہ حضورؑ بریکٹ میں فرماتے ہیں۔(شاید نور سے مراد پسر موعود ہو)۔اگر بفرض محال یہ مان لیا جائے کہ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب مصلح موعود تھے تو پھر بھی چونکہ مرزا بشیر احمد صاحب پسر موعود (مصلح موعود) نہیں تھے لہٰذا جب وہ پسر موعود نہیں تھے تو پھر وہ قمر الانبیاء کی بشارت کے مصداق کیسے ہو سکتے ہیں؟

(۳) چونکہ قمر الانبیاء موعودز کی غلام کا ہی ایک الہامی ٹائٹل ہے اور جب اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ میں کسی کو اُسکے موعودز کی غلام ہونے کی خبر دے گا تو پھر وہ اپنے موعودز کی غلام مسیح الزماں ہونے کیساتھ ساتھ اپنے قمر الانبیاء ہونے کا بھی اعلان کرے گا۔اُسکے دعویٰ سے پہلے لوگ اُسے مصلح موعود اور قمر الانبیاء نہیں بنائیں گے۔چونکہ جماعت احمدیہ میں جناب مرزا بشیر احمد صاحب نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر کبھی اپنے مصلح موعود اور قمر الانبیاء ہونے کے دعاوی نہیں کیے تھے لہٰذا وہ قطعی طور پر قمر الانبیاء نہیں تھے اور نہ ہی وہ ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی کے مصداق ہو سکتے ہیں۔

(۴) قمر الانبیاء سے متعلقہ غالباً دَس (۱۰) الہامی بشارات کی ترتیب نزول کچھ اس طرح ہے۔

(۱) ۱۲ر اکتوبر ۱۸۹۲ء۔یَاتِیْ قَمَرُ الْاَنْبِیَاءِ وَاَمْرُكَ یَتَاَتّٰی۔تیرے پاس نبیوں کا چاند آئے گا اور تیرا کام ظاہر ہو جائے گا۔(تذکرہ صفحہ ۱۶۵ بحوالہ۔رجسٹر متفرق یاداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۷)

(۲) نومبر ۱۸۹۲ء۔یَاتِیْ قَمَرُ الْاَنْبِیَاءِ وَاَمْرُكَ یَتَاَتّٰی۔نبیوں کا چاند آئے گا اور تیرا کام ظاہر ہو جائے گا۔(تذکرہ صفحہ ۱۶۸ بحوالہ۔رجسٹر متفرق یاداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۷)

(۳) دسمبر ۱۸۹۲ء۔یَاتِیْ قَمَرُ الْاَنْبِیَاءِ وَاَمْرُكَ یَتَاَتّٰی۔یَسُرُّ اللّٰهُ وَجْهَكَ وَ یُنِیْرُ بُرْهَانَكَ۔سَیُوْلَدُ لَكَ الْوَلَدُ وَیُدْنٰی مِنْكَ الْفَضْلُ اِنَّ نُوْرِیْ قَرِیْبٌ۔نبیوں کا چاند آئیگا اور تیرا کام تجھے حاصل ہو جائے گا۔خدا تیرے منہ کو بشاش کرے گا اور تیرے برہان کو روشن کردے گا۔اور تجھے ایک بیٹا عطا ہوگا۔اور فضل تجھ سے قریب کیا جائے گا اور میرا نور نزدیک ہے۔''(تذکرہ صفحہ ۱۷۲، ۱۷۳ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۵ صفحات ۲۶۶ تا ۲۶۹)

(۴) ۱۰ر دسمبر ۱۸۹۲ء۔یَجِیْءُ الْحَقُّ وَیُكْشَفُ الصِّدْقُ وَیَخْسَرُ الْخَاسِرُوْنَ۔یَاتِیْ قَمَرُ الْاَنْبِیَاءِ وَاَمْرُكَ یَتَاَتّٰی۔اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ۔یعنی حق ظاہر ہوگا اور صدق کھل جائے گا اور جنہوں نے بدظنیوں سے زیان اُٹھایا وہ ذلت اور رسوائی کا بھی اُٹھائیں گے

۔نبیوں کا چاند آئے گا اور تیرا کام ظاہر ہو جائے گا اور تیرا ربّ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔‘‘(تذکرہ صفحہ ۱۷۴۔آئینہ کمالات اسلام۔روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۵۵)

(۵)۱۸۹۳ء۔’’یَاْتِیْ قَمَرُ الْاَنْبِیَاءِ وَاَمْرُكَ یَتَاَتّٰی۔وَكَانَ حَقّاً عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔یَوْمَ یَجِیْءُ الْحَقُّ وَیُكْشَفُ الصِّدْقُ وَیَخْسَرُ الْخَاسِرُوْنَ۔ تیرے پاس نبیوں کا چاند آئے گا اور تیرا کام سہل طور پر حاصل ہو جائے گا۔اور مومنوں کی مدد کرنا ہمارے ذمہ ہو چکا ہے۔اس دن حق آئے گا اور سچائی کھل جائے گی اور نقصان اُٹھانے والے نقصان اُٹھائیں گے۔(تذکرہ صفحہ ۲۰۰ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۳۱)

(۶)۱۸۹۶ء۔’’یَاْتِیْ قَمَرُ الْاَنْبِیَاءِ وَاَمْرُكَ یَتَاَتّٰی۔ یَوْمَ یَجِیْءُ الْحَقُّ وَیُكْشَفُ الصِّدْقُ وَیَخْسَرُ الْخَاسِرُوْنَ۔ نبیوں کا چاند آئے گا اور تیرا کام تجھے حاصل ہو جائے گا۔اس دن حق آئے گا اور سچ کھولا جائے گی اور جو خسران میں ہیں اُنکا خسران ظاہر ہو جائے گا۔ (تذکرہ صفحہ ۲۳۵، ۲۳۶ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۵۸، ۵۹)

(۷)۱۸۹۶ء۔یَاْتِیْ قَمَرُ الْاَنْبِیَاءِ وَاَمْرُكَ یَتَاَتّٰی۔هٰذَا یَوْمٌ عَصِیْبٌ ۔تَوَجَّهْتُ لِفَصْلِ الْخِطَابِ۔اِنَّا رَآدُّوْهَآ اِلَیْكَ۔ اِنِ اسْتَجَارَتْكَ فَاَجِرْهَا۔وَلَا تَخَفْ سَنُعِیْدُهَا سِیْرَتَهَا الْاُوْلٰی۔اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِیْنًا۔ترجمہ۔نبیوں کا چاند آئے گا اور تیرا کام حاصل ہو جائے گا۔یہ سخت دن ہے۔آج میں فیصلہ کرنے کے لیے متوجہ ہوا۔ہم اُسکو تیری طرف واپس لائیں گے۔اگر تیری طرف پناہ ڈھونڈے تو پناہ دیدے۔اور مت خوف کر ہم اُسکی پہلی خصلت پھر اُس میں ڈال دیں گے۔ہم نے تجھ کو کھلی کھلی فتح دی۔‘‘ (تذکرہ صفحہ ۲۳۷۔روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۶۱)

(۸)۱۹۰۰ء۔یَاْتِیْ قَمَرُ الْاَنْبِیَاءِ وَاَمْرُكَ یَتَاَتّٰی۔مَآ اٰنَتَ اَنْ تَتْرُكَ الشَّیْطَانَ قَبْلَ اَنْ تَغْلِبَهٗ۔نبیوں کا چاند آئے گا اور تیرا کام تجھے حاصل ہو جائیگا۔تو ایسا نہیں ہے کہ شیطان کو مغلوب کرنے سے قبل اُسے چھوڑ دے(تذکرہ صفحہ ۳۰۸، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۶۵۳)

(۹)۱۹۰۰ء۔یَاْتِیْ قَمَرُ الْاَنْبِیَاءِ وَاَمْرُكَ یَتَاَتّٰی۔مَآ اٰنَتَ اَنْ تَتْرُكَ الشَّیْطَانَ قَبْلَ اَنْ تَغْلِبَهٗ۔اَلْفَوْقُ مَعَكَ وَالتَّحْتُ مَعَ اَعْدَآءِكَ۔ ’’یعنی نبیوں کا چاند چڑھے گا اور تو کامیاب ہو جائے گا۔۔تو ایسا نہیں کہ شیطان کو چھوڑ دے قبل اسکے کہ اس پر غالب ہو۔اور اُوپر رہنا تیرے حصے میں ہے اور نیچے رہنا تیرے دشمنوں کو حصے میں۔

(۱۰)۱۹۰۶ء۔یَاْتِیْ قَمَرُ الْاَنْبِیَاءِ وَاَمْرُكَ یَتَاَتّٰی۔وَامْتَازُوا الْیَوْمَ اَیُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ۔نبیوں کا چاند آئے گا اور تیرا کام پورا ہو جائے گا اور آج اے مجرمو! تم الگ ہو جاؤ۔‘‘(تذکرہ صفحہ ۵۶۱۔روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۹)

☆☆☆۔۔۔اپنے مضمون کے صفحہ نمبر ۸ پر مربی صاحب حضورؑ کا ایک اقتباس نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔۔۔۔’’حضرت مسیح موعودؑ کو قمر الانبیاء والا الہام مختلف تراکیب کیساتھ ایک سے زائد مرتبہ ہوا اور ہوا بھی تب جبکہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؓ اس پیشگوئی کے

مطابق پیدا ہو چکے تھے۔لہٰذا یہی الہام تھوڑے سے مختلف الفاظ کیساتھ ۱۸۹۶ء (تذکرہ:صفحہ ۲۷۳) اور پھر ۱۹۰۶ء (تذکرہ:صفحہ ۵۶۱) میں دوبارہ نازل ہوا۔جنبہ صاحب کا بنایا ہوا اصول صاف طور پر غلط ہے جیسا کہ مذکورہ بالا دلائل سے ثابت ہے ورنہ حضرت اقدسؑ کو الہام دربارہ قمرالانبیاء دوبارہ نہ ہونا چاہیے تھا کیونکہ آپؑ کے مطابق موعود لڑکا پیدا ہو چکا تھا۔'' (مضمون ہٰذا۔صفحہ نمبر ۸)

الجواب ۔۔۔۔۔ بشارت کے سلسلہ میں اِلٰہی سنت

(۱) قرآن کریم میں بیان فرمودہ سنت الٰہی کے مطابق (الف) کوئی بھی مبشر وجود بشارت کے بعد پیدا ہوتا ہے۔(ب) مبشر وجود کی پیدائش کے بعد اُسکے متعلق بشارت نہیں ہوا کرتی۔اسی سنت اللہ کی روشنی میں مولوی ربانی صاحب کے آئینہ کمالات اسلام کے مذکورہ حوالہ کے مطابق اگر حضورؑ کے خیال کے مطابق جناب مرزا بشیر احمد صاحب قمرالانبیاء تھے تو پھر آپکی پیدائش کے بعد قمرالانبیاء کی بشارت بھی ختم ہوجانی چاہیے تھی لیکن ختم ہونے کی بجائے اِن الہامی بشارتوں کا سلسلہ نزول مرزا بشیر احمد صاحب کی پیدائش کے بعد ۱۹۰۶ء تک جاری رہنا اس اَمر کی دلیل ہے کہ مرزا بشیر احمد صاحب قمرالانبیاء کی بشارت کے ہرگز مصداق نہیں تھے۔

(۲) مبشر وجود بشارت کے بعد پیدا ہوتا ہے اور پیدائش کے بعد مبشر وجود کی بشارت کا سلسلہ منقطع ہوجاتا ہے۔۔۔یہ اصول خاکسار یعنی عبدالغفار جنبہ کا نہیں ہے بلکہ یہ الٰہی سنت ہے جس کا بزرگ و برتر ربّ نے اپنے کلام میں ذکر فرمایا ہوا ہے۔آپ محمودی حضرات تا قیامت اِس سنت اللہ سے اپنے سر ٹکرا ٹکرا کر اپنے سروں کو پاش پاش تو کر سکتے ہو لیکن اِس سنت الٰہی کو توڑ نہیں سکتے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی سنت کے متعلق فرماتا ہے۔سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ط وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلاً۔'' (سورۃ فتح آیت:۲۴) اللہ کی اِس سنت کو یاد رکھو، جو ہمیشہ سے چلی آئی ہے اور تو کبھی بھی اللہ کی سنت میں کوئی تبدیلی نہیں پائے گا۔

☆☆☆۔۔۔اپنے مضمون کے صفحہ نمبر ۸ پر مربی صاحب حضورؑ کا ایک اقتباس نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔۔۔''نہایت ہی افسوس سے لکھنا پڑ رہا ہے کہ (اپنے زعم میں) جنبہ صاحب نے اس دلیل قاطعہ کا یہ توڑ نکالا ہے کہ قمرالانبیاء ہونے کا دعویٰ بھی خود ہی کر دیا ہے۔جبکہ حضرت مسیح موعودؑ نے صاف طور پر لکھ چھوڑا ہے کہ اس پیشگوئی کے مطابق جو لڑکا حضورؑ کے گھر میں پیدا ہوا وہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ہیں۔جنبہ صاحب کے نزدیک حضورؑ کو یہاں بھی ''اجتہادی'' غلطی ہوئی ہے۔'' (مضمون ہٰذا۔صفحہ نمبر ۸)

الجواب۔۔۔خاکسار اپنے آپ کو قمرالانبیاء سے متعلقہ الہامی بشارت کا مصداق قرار دیتا ہے۔کیونکہ یہ الہامی لقب ہی موعود زکی غلام اور مصلح موعود کا ہے۔اور جب الٰہی انکشاف کے مطابق خاکسار موعود زکی غلام مسیح الزماں ہے تو پھر لازماً خاکسار ہی قمرالانبیاء بھی ہے۔اور اس میں آپ ایسے مولویوں کو افسوس کرنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ اور اُسکی رضا ہے۔اور اسے قبول کرنے کے علاوہ آپکے پاس کوئی چارہ نہیں ہے۔

☆☆☆۔۔۔صفحہ نمبر ۸ پر مربی صاحب حضورؑ کا ایک اقتباس نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔۔۔''ہم یہ عرض کرتے ہیں کہ ''سیولدلك الولد ویُدنٰی منك الفضل'' نیز ''تیرے لیے ایک لڑکا پیدا کیا جائے گا اور فضل تجھ سے نزدیک کیا جائے گا۔یعنی

خدا کے فضل کا موجب ہوگا اور نیز یہ کہ شکل وشباہت میں فضل احمد سے جو دوسری بیوی سے میرا لڑکا ہے مشابہت رکھے گا۔۔۔اس پیشگوئی کے مطابق وہ لڑکا پیدا ہوا جس کا نام بشیر احمد رکھا گیا۔اور درحقیقت وہ لڑکا صورت کے رُو سے فضل احمد سے مشابہ ہے'' میں اللہ تعالیٰ نے فعلی شہادت بھی حضرت مسیح موعودؑ کی تفہیم کو عطا فرما کر آپؑ کی تفہیم کا صحیح ہونا ثابت فرما دیا ہے۔'' (مضمون ہٰذا۔صفحہ نمبر ۸)

الجواب۔۔۔جناب مرزا بشیر احمد صاحب کی شکل وصورت کا مرزا فضل احمد صاحب کی شکل وصورت کی طرح کا ہونا اگر اللہ تعالیٰ کے علم کے مطابق حضورؑ کی تفہیم کی فعلی شہادت ہوتا تو پھر جناب مرزا بشیر احمد صاحب کی پیدائش کیساتھ ہی قمر الانبیاء کی بشارتوں کا سلسلہ نزول بھی ختم ہوجانا تھا۔لیکن اللہ تعالیٰ نے جناب مرزا بشیر احمد صاحب کی پیدائش کے بعد بھی قمر الانبیاء سے متعلقہ الہامی بشارتوں کا سلسلہ نزول فرما کر حضورؑ کی تفہیم کے برخلاف ظاہر فرما دیا کہ جناب مرزا بشیر احمد صاحب پسر موعود یعنی قمر الانبیاء نہیں ہیں۔

☆☆☆۔۔۔صفحہ نمبر ۸ پر آگے لکھتے ہیں۔۔۔''حضرت مسیح موعودؑ تو فرماتے ہیں کہ ''اجتہادی غلطی نبیوں اور رسولوں سے بھی ہوجاتی ہے جس پر وہ قائم نہیں رکھے جاتے۔(روحانی خزائن جلد نمبر ۱۵،تریاق القلوب،صفحہ ۲۲۰،جدید ایڈیشن) پس پتہ چلا کہ آپؑ جس تفہیم کیساتھ وفات پا کر اس دنیا سے رخصت ہوئے وہی تفہیم ٹھیک تھی اور وہی تفہیم الٰہی منشا کے مطابق تھی۔'' (مضمون ہٰذا۔صفحہ نمبر ۸)

الجواب۔۔۔اجتہادی غلطیوں کے سلسلہ میں حضورؑ نے یہ جو فرمایا ہے وہ بالکل درست ہے لیکن پیشگوئیوں کے ہی معاملہ میں بقول حضورؑ الٰہی سنت کچھ اور بھی ہے۔اور وہ یہ کہ بعض پیشگوئیوں میں اللہ تعالیٰ کو اپنے نبی کی اُمت یا جماعت کا امتحان بھی منظور ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ ایسی پیشگوئیوں کی حقیقت خود اپنے نبی پر بھی مخفی رکھتا ہے جیسا کہ حضورؑ اس ضمن میں فرماتے ہیں۔۔۔''دراصل بات یہ ہے کہ بسا اوقات اَنبیاء علیہ السلام اور دوسرے ملہمین پر ایسے اُمور ظاہر کیے جاتے ہیں کہ وہ اَسرار اِستعارات کے رنگ میں ہوتے ہیں اور اَنبیاء علیہ السلام اُن کو اسی طرح لوگوں پر ظاہر کر دیتے ہیں جس طرح وہ سنتے یا دیکھتے ہیں اور ایسا بیان کرنا غلطی میں داخل نہیں ہوتا کیونکہ اِسی رنگ اور طرز سے وحی نازل ہوتی ہے اور یہ بھی ضروری نہیں ہوتا کہ الہامی اور کشفی پیشگوئیوں کے تمام اِستعارات کا نبی کو علم دیا جائے کیونکہ بعض اِبتلا جو پیشگوئیوں کے ذریعہ سے کسی زمانہ کیلئے مقدر ہوتے ہیں۔وہ علم کی اشاعت کی وجہ سے قائم نہیں رہ سکتے اور یہ بھی ممکن ہے کہ پیشگوئیوں کے بعض اَسرار سے نبیوں کو اطلاع دی جائے مگر اُن کو اِن اِسرار کے افشاء سے منع کیا جائے۔بہرحال یہ اُمور نبوت کی شان سے ہرگز منافی نہیں ہیں کیونکہ کامل اور غیر محدود علم خدا تعالیٰ کی ذات سے خاص ہے۔'' (روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۲۷۶)

جب اللہ تعالیٰ بعض پیشگوئیوں کا علم اپنے نبیوں کو بھی نہیں دیتا تو پھر ایسی پیشگوئیوں کے سلسلہ میں وہ اپنے پیروکاروں کی کیا راہنمائی فرما سکتے ہیں؟ سورۃ الحج میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ وَ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ ۝ ۔'' (سورۃ الحج۔۵۳،۵۴)

ترجمہ۔اور ہم نے تجھ سے پہلے نہ کوئی رسول بھیجا نہ نبی مگر جب بھی اس نے کوئی خواہش کی،شیطان نے اُسکی خواہش کے رستہ میں مشکلات

ڈال دیں۔ پھر اللہ اُس کو جو شیطان ڈالتا ہے مٹا دیتا ہے اور جو اُسکے اپنے نشان ہوتے ہیں اُن کو مضبوط کر دیتا ہے اور اللہ بہت جاننے والا، حکمت والا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جو شیطان ڈالتا ہے وہ ان لوگوں کیلئے ٹھوکر کا موجب ہو جاتی ہیں جنکے دلوں میں بیماری ہوتی ہے اور جن کے دل سخت ہوتے ہیں اور ظالم لوگ شدید مخالفت کرنے پر تلے رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے پیشگوئی مصلح موعود میں بھی اپنی اسی سنت کا اظہار فرمایا ہے جس کا اُس نے سورۃ الحج کی آیات ۵۳ اور ۵۴ میں ذکر فرمایا ہے۔ وہ اس طرح کہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں بشارت دیئے گئے زکی غلام کو حضورؑ نے اپنا صلبی لڑکا سمجھا تھا اور تبھی اس پیشگوئی کی اشاعت کے وقت حضورؑ نے زکی غلام کیساتھ بریکٹ میں لفظ (لڑکا) لکھ دیا تھا۔ لیکن علم الٰہی میں حضورؑ کی یہ ایک اجتہادی غلطی تھی کیونکہ یہ زکی غلام آپکا کوئی لڑکا نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدہ بندے کو اُسکی جماعت کی آزمائش کرنے کی خاطر بڑے واضح الفاظ میں کھول کر یہ بھی نہیں بتانا چاہتا تھا کہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں بشارت دیا گیا موعود زکی غلام اُس کا جسمانی لڑکا نہیں ہے۔ بعد ازاں حضورؑ نے اپنے جس جس لڑکے کے متعلق ذرا کھول کر اُسکے پسر موعود یا مصلح موعود ہونے کا اظہار فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحج میں مذکورہ وعدہ کے مطابق اپنے برگزیدہ بندے کی اس اجتہادی غلطی کو درمیان میں سے اُٹھانے کیلئے اُس لڑکے کو فوت کر لیا۔ حضورؑ نے اپنی زندگی میں اپنے دو (۲) لڑکوں (بشیر احمد اوّل، صاحبزادہ مبارک احمد) اور ایک پوتے (مرزا نصیر احمد) کے متعلق اس قسم کا اظہار فرمایا تھا۔ اور پھر نتیجۃً اللہ تعالیٰ نے ان دونوں لڑکوں اور پوتے کو فوت کر لیا تھا۔ لہٰذا یہ سمجھنا اور ایسا احمدیوں کے آگے بیان کرنا کہ پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں بوقت وفات حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کی اپنے کسی لڑکے کو مصلح موعود قرار دینے کے سلسلہ میں اپنی کوئی تفہیم تھی قطعی طور پر ایک ایسی کذب بیانی ہے جس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ امر واقع یہ ہے کہ حضورؑ کے وصال کے وقت پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں آپکی کوئی تفہیم نہیں تھی۔ حضورؑ کی وفات کے بعد جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا مصلح موعود (پسر موعود) بننا اور آپ کو بنایا جانا سب مولویوں کی کارستانیاں اور جمع تفریق ہے۔

☆☆☆۔۔۔صفحہ نمبر ۸ پر آگے لکھتے ہیں۔۔۔ ''لیکن ہوسکتا ہے کہ شاید کوئی یہ کہے کہ ممکن ہے آپؑ نے اپنا مؤقف بدلا ہو لیکن کسی کو اس سے متنبہ نہ کیا ہو۔ ایسی باتوں کے متعلق حضورؑ کا ارشاد مبارک ہے کہ ''۔۔۔دیانتدار کو کسی کے بددیانت کہنے سے جوش میں نہیں آنا چاہیے۔ ہاں انبیاءؑ میں ایک قسم کا استثناء ہوتا ہے کیونکہ اگر وہ اپنی عبادت اور افعال کو چھپائیں تو دنیا ہلاک ہو جاوے''۔ (ملفوظات جلد ا۔ صفحہ ۳۹۸۔ جدید ایڈیشن) پس یہ ناممکن ہے کہ خدا اپنے پاک نبی سے کسی ایسے فعل کو کروا کر چھپائے جس سے ایک دنیا ہلاک ہو جاوے۔''

(مضمون ہٰذا۔ صفحہ نمبر ۸)

الجواب۔۔۔یہ بات درست ہے کہ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ انبیاءؑ اپنی عبادت اور اپنے افعال کو لوگوں سے نہیں چھپایا کرتے اور نہ ہی چھپانا چاہیے لیکن پیشگوئیاں جو یُضِلُّ بِہٖ کَثِیْرًا وَّ یَھْدِیْ بِہٖ کَثِیْرًا کا مصداق ہوتی ہیں۔ اِنکا معاملہ کچھ اور ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں کی اُمتوں اور جماعتوں کی آزمائش کی خاطر بعض اوقات بعض پیشگوئیوں کا علم اپنے نبیوں کو بھی نہیں دیا کرتا۔ اور جب کسی پیشگوئی کا

علم خود نبی کو ہی نہیں ملتا تو پھر نبی کے چھپانے یا نہ چھپانے کا سوال تو ویسے ہی ختم ہو جاتا ہے۔ایسی لاعلمی کی حالت میں نبی اپنے پیروکاروں کی کیا راہنمائی فرما سکتا ہے؟؟اسی ضمن میں حضورؑ ارشاد فرماتے ہیں۔

''افسوس آپ کو سنت اللہ کی کچھ بھی خبر نہیں۔ نبی کیلئے کسی پیشگوئی کے کسی خاص پہلو کا قطعی علم ہونا کہ ضرور اس پہلو پر ظاہر ہوگی ضروری نہیں۔پیشگوئی میں اس بات کا ہونا تو ضروری ہے کہ اس کا مفہوم خارق عادت ہو اور اِنسانی طاقت یا مکر وفریب اِس کا مقابلہ نہ کر سکے مگر یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر ایک پہلو سے اِس پیشگوئی کی حقیقت ظاہر کی جائے۔'' (روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۲۴۸)

حاصل مضمون۔۔۔(۱) کبھی ایسا نہیں ہوا ہے اور نہ ہی کبھی ہوسکتا ہے اور نہ ہی ایسا قرآن کریم سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی موعود اور مبشر وجود کی پیدائش کے بعد اُسکے بارے میں الہامی بشارتیں نازل فرمائی ہوں۔یہ نہ صرف ناممکن ہے بلکہ ایسا سنت الٰہی کے بھی خلاف ہے۔

(۲) یہ درست ہے کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اپنے اَنبیاءؑ کو جن غلاموں کی بشارت دی تھی۔اللہ تعالیٰ نے اِن بشارتوں کو جسمانی لڑکوں کے رنگ میں پورا فرمایا تھا۔لیکن یہ اللہ تعالیٰ کی قطعی سنت نہیں ہے کہ وہ جب بھی اپنے کسی برگزیدہ بندے کو غلام کی بشارت دے گا تو وہ اس بشارت کو بالضرور جسمانی لڑکے کی شکل میں ہی پورا فرمائے۔چونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں غلام کا لفظ غیر جسمانی لڑکے کیلئے بھی استعمال فرمایا ہوا ہے لہٰذا اگر وہ چاہے تو کسی پیشگوئی کے سلسلہ میں غلام کی بشارت کو کسی غیر جسمانی لڑکے یا روحانی فرزند کے رنگ میں بھی پوری فرما سکتا ہے اور اس طرح پورا فرمانے کا حق رکھتا ہے۔کمزور مخلوق اللہ تعالیٰ کو اپنی خواہشوں کا پابند نہیں بنا سکتی۔

(۳) مرزا بشیر احمد صاحب کی پیدائش کے بعد قمر الانبیاء کی بشارتوں کا مزید چھ(۶) دفعہ نازل ہونا اس حقیقت کا قطعی ثبوت ہے کہ نہ جناب مرزا بشیر احمد صاحب قمر الانبیاء تھے اور نہ ہی آپکی پیدائش کے بعد قمر الانبیاء کی بشارتیں آپ کیلئے نازل ہوئیں تھیں۔لہٰذا مولوی ربانی صاحب کا قمر الانبیاء کی بشارتوں کے سلسلہ میں یہ جواز بنانا کہ یہ مرزا بشیر احمد کی پیدائش کے بعد مرزا بشیر احمد کیلئے نازل ہوتی رہیں تھیں قطعی طور پر ایک جھوٹ اور ایک دجل ہے۔اور جس میں کوئی صداقت نہیں ہے۔

(۴) مولوی ربانی صاحب کا ہم سے قرآن کریم میں سے کوئی ایسی مثال پیش کرنے کا سوال کرنا جس میں اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو دی گئی غلام کی بشارت کو بعد ازاں اُسکے کسی پیروکار کے وجود میں پورا فرمایا ہو۔اس سوال کے سلسلے میں گذارش ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں لفظ غلام کو غیر جسمانی لڑکے کے مفہوم میں استعمال فرما کر ہماری طرف سے پہلے ہی آپ کو جواب دے دیا ہوا ہے کہ کبھی وہ غلام کی بشارت کو کسی غیر جسمانی لڑکے کے وجود میں بھی پورا فرما سکتا ہے۔اور اپنے برگزیدہ بندے حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کو دی گئی زکی غلام کی بشارت کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے اسی سنت کا اظہار فرمایا ہے۔

جماعت احمدیہ عالمگیر کیلئے ایک کھلا چیلنج

فَأَلْقَى مُوسَى عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ ○ فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سَاجِدِينَ ○ (الشعراء۔۴۶،۴۷)

تب موسیٰ نے اپنا عصا پھینکا تو اچانک وہ اس جھوٹ کو نگلنے لگا جو اُنہوں نے گھڑا تھا۔

پس جادوگر سجدہ کرتے ہوئے گرا دیئے گئے۔

اے میرے اَسیر احمدی بہنو، بھائیو اور بزرگو! جماعت احمدیہ قادیان ایمان اور یقین رکھتی ہے کہ (۱) ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی کے مطابق جناب خلیفہ ثانی صاحب مصلح موعود تھے۔ (۲) وہ یہ بھی یقین رکھتی ہے کہ حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کے وصال کے بعد رسالہ الوصیت کے مطابق جاری ہونیوالی انتخابی خلافت نہ صرف کہ خلافت راشدہ ہے بلکہ یہی قدرت ثانیہ بھی ہے۔ حالانکہ امر واقع یہ ہے کہ نہ جناب خلیفہ ثانی صاحب مصلح موعود تھے اور نہ ہی انتخابی خلافت قدرت ثانیہ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کی رحلت تک احمدی خلافت ضرور راشدہ تھی لیکن بعد ازاں جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے احمدی خلافت راشدہ کی صف لپیٹ کر اِسے اپنی خاندانی گدی یعنی بلائے دمشق میں بدل دیا جس کی اللہ تعالیٰ نے حضورؑ کو ۷ر اپریل ۱۹۰۷ء کو الہاماً خبر بخشی تھی۔

خاکسار (۱) پیشگوئی مصلح موعود (۲) قدرت ثانیہ کی حقیقت (۳) خلافت کی حقیقت (۴) آنحضرت ﷺ کی ثُمَّ سَكَتَ سے کیا مراد تھی؟ کے چار موضوعات پر علمی گفتگو (علمی مجادلہ) کیلئے جماعت احمدیہ عالمگیر کے خلیفہ جناب مرزا مسرور احمد صاحب اور اِسکے علماء کو ایک کھلا چیلنج دیتا ہے۔ ہماری یہ علمی بحث (debate) فتح و شکست کی بجائے حق اور سچ کو پانے کیلئے اِن قواعد و ضوابط کے مطابق ہوگی۔

(۱) یہ علمی بحث و مباحثہ بند کمرے (indoor) میں نہیں ہوگا بلکہ یہ ایک کھلا (open) بحث و مباحثہ ہوگا اور عام احمدیوں کو اس علمی بحث و مباحثہ کے سننے کا حق ہوگا۔

(۲) اس علمی بحث و مباحثہ کو برائے راست ایم ٹی اے پر دکھایا جائے گا۔

(۳) حق اور سچ کا فیصلہ ہونے تک یہ بحث و مباحثہ جاری رہے گا اور جو فریق بھی درمیان میں بھاگے گا۔ اُسکا بھاگنا اُسکی شکست تصور ہوگا۔

(۴) دونوں فریقوں کی باہمی مشاورت سے ایک متفقہ جیوری (jury) کو تشکیل دیا جائے گا جو پانچ منصفیں (judges) پر مشتمل ہوگی۔

(۵) جیوری کے فیصلے کے مطابق مذکورہ موضوعات میں جس فریق کے دلائل غالب رہیں گے۔ وہی فریق حق اور سچائی اور صراط مستقیم پر قرار پائے گا۔

خاکسار اپنی جماعت احمدیہ اصلاح پسند کی طرف سے عالمگیر جماعت احمدیہ قادیان کے خلیفہ جناب مرزا مسرور احمد صاحب اور اِنکے علماء کیساتھ یہ علمی بحث و مباحثہ کسی بھی وقت اور کسی بھی جگہ کرنے کیلئے تیار ہے۔ عالمگیر جماعت احمدیہ قادیان کا خلیفہ صاحب اور علماء کیا خاکسار کیساتھ اس علمی گفتگو کیلئے تیار ہیں؟ اگر یہ تیار ہیں تو میں اِنکی طرف سے ہاں کا منتظر ہوں۔ خاکسار کے اس کھلے چیلنج کے بعد اگر عالمگیر جماعت احمدیہ قادیان میدان میں نہ آئے تو پھر اے میرے اَسیر احمدی بہنو، بھائیو اور بزرگو! کیا یہ قادیانی جماعت کی گمراہی کا

ثبوت نہیں ہوگا؟؟ جناب خلیفہ رابع صاحب کے مندرج ذیل شعر کا مضمون خاکسار کے وجود میں پورا ہونا کیا اس حقیقت کا قطعی اور منہ بولتا ثبوت نہیں ہوگا کہ جناب خلیفہ رابع صاحب خاکسار (موعود زکی غلام مسیح الزماں) کے لاشعوری رنگ میں مصدِ ق اور اَرہاص تھے؟؟؟ ؎

یہ دُعا ہی کا تھا، معجزہ کہ عصا ساحروں کے مقابل بنا اَژدہا آج بھی دیکھنا مردِ حق کی دُعا سحر کی ناگنوں کو نگل جائے گی

اور کیا جناب خلیفہ رابع صاحب نے اپنے مندرجہ ذیل شعر میں حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کیساتھ اور آپکی پیروی میں خاکسار کے آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھانے کا ذکر نہیں فرمایا تھا؟؟؟؟ ؎

عصر بیمار کا ہے مرض لادوا، کوئی چارہ نہیں اب دُعا کے سوا اے غلام مسیح الزماں ہاتھ اُٹھا، موت آ بھی گئی ہو تو ٹل جائے گی

والسلام

خاکسار

عبدالغفار جنبہ۔کیل، جرمنی

موعود زکی غلام مسیح الزماں (موعود مجدد صدی پانزدہم)

مورخہ ۱۸؍فروری ۲۰۱۴ء

☆☆☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریمؐ و علیٰ عبدہ المسیح الموعودؑ

"کلمۃ الفصل"

ملک فاران احمد رہانی مربی ومبلغ سلسلہ (امریکہ) حال کینیڈا

کچھ عرصہ سے جرمنی کے ایک سابق احمدی جناب عبدالغفار جنبہ صاحب اس بات کے مدعی ہیں کہ حضرت اقدس مسیح موعود ومہدی معہودؑ نے وہ اشتہار جو ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو شائع فرمایا تھا اور اُس میں ایک خاص موعود وجود کی پیشگوئی فرمائی تھی (جس کو جماعت احمدیہ میں مصلح موعود کے نام سے جانا جاتا ہے)، وہ موعود وجود حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے سب سے بڑے صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب جو آگے چل کر تختِ خلافت پر متمکن ہوئے، نہیں ہیں بلکہ عبدالغفار جنبہ صاحب ہیں۔ ان صاحب کا یہ ماننا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے مصلح موعود ہونے کا دعویٰ غلط بنا پر کیا تھا اور یہ کہ اصل مصلح موعود یہی صاحب ہیں۔ ذیل میں ان کے پیش کردہ دلائل کا جو ان کی تمام تحریرات وبیانات کا لبِ لباب ہے اُن کا خلاصہ تحریر کیا جاتا ہے۔

۱۔ پیشگوئی مصلح موعود (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء) میں دو وجودوں کی خبر دی گئی تھی۔ ایک بیٹے کی جو حضورؑ کی جسمانی نسل سے ہونا تھا (جو کہ بشیر اوّل تھا اور حضورؑ کے ہاں ۱۸۸۷ء میں پیدا ہو کر ۱۸۸۸ء میں وفات پا گیا) اور ایک "زکی غلام" کی جو کہ حضورؑ کی جسمانی نسل کے بجائے حضورؑ کی روحانی نسل (یعنی پیروکاروں میں سے کوئی) ہونا تھا۔ اِس ضمن میں حضرت اقدسؑ نے جو خود پیشگوئی کے اس فقرہ "ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا" میں لفظ لڑکا بطور تشریح کے لکھا ہے (جس کا مطلب جسمانی بیٹا ہے) یہ درحقیقت حضورؑ کی ایک اجتہادی غلطی تھی۔ کیونکہ لفظ غلام عربی زبان میں بیٹے کے علاوہ نوجوان لڑکے پر بھی دلالت کرتا ہے۔ مثال کے طور پر درج ذیل آیت میں مصری قافلہ کے ایک شخص نے جب حضرت یوسفؑ کو کنوئیں کی تہ میں پایا تو بے ساختہ کہہ اٹھا کہ ایک غلام (لڑکا) ادھر کنوئیں میں ہے۔ اور یہاں لازمی بات ہے کہ لفظ غلام سے مراد ایک نوجوان لڑکا ہے کیونکہ حضرت یوسفؑ اُس قافلہ والے کے لڑکے تو نہیں تھے بلکہ آپؑ تو حضرت یعقوبؑ کے لڑکے تھے۔

وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ؕ قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ ؕ وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ.

"اور ایک قافلہ آیا اور انہوں نے اپنا پانی نکالنے والا بھیجا تو اس نے اپنا ڈول ڈال دیا۔ اس نے کہا اے (قافلہ والو) خوشخبری! یہ لڑکا ہے۔ اور انہوں نے اسے ایک پونجی کے طور پر چھپا لیا اور اللہ اسے خوب جانتا تھا جو وہ کرتے تھے"۔ (سورۃ یوسف: آیت ۲۰)

پیشگوئی مصلح موعود میں لفظ غلام سے مراد جسمانی بیٹے کے بجائے روحانی بیٹا (جو مومنین میں سے کوئی بھی ہو سکتا ہے اور لازمی نہیں

کہ جسمانی تعلق بھی کوئی ممدوح سے رکھتا ہو) لیا جانا یہ جنبہ صاحب کا ایک دعویٰ ہے جس کے ثابت کرنے کے لئے وہ درج ذیل دعویٰ (بشکلِ مفروضتین) پیش کرتے ہیں۔

۲۔ پیشگوئی مصلح موعود میں مذکور ''زکی غلام'' حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ خلیفۃ المسیح الثانی اس لئے نہیں ہو سکتے کیونکہ (اوّلاً) جب کسی نبی یا ولی کو خدا تعالیٰ کی جناب سے بطور پیشگوئی کے طور پر یہ کہا جائے کہ تجھے ایک موعود وجود کی بشارت دیجاتی ہے تو پیشگوئی کے وقت یہ موعود وجود جس کی بابت وعدہ دیا جاتا ہے اُس وقت دنیا میں موجود نہیں ہوتا، بلکہ اُسکی پیدائش پیشگوئی کے بعد ظہور میں آتی ہے۔ (ثانیاً) پیشگوئی مصلح موعود کا فقرہ ''ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے دیا جائے گا'' بعد از پیدائش صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ مختلف تراکیب میں حضرت مسیح موعودؑ پر الہام ہوتا رہا ہے۔ چونکہ زکی غلام کے متعلق پیشگوئی ۷ نومبر ۱۹۰۷ء تک ہوتی رہی ہے جبکہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے تمام لڑکے قبل اس کے پیدا ہو چکے تھے، لہٰذا وہ ''زکی غلام'' والی پیشگوئی کے بہر حال مصداق نہیں ہو سکتے۔

دلیل نمبر ۲ کی شق اوّل کے بارہ میں جس سے وہ یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ موعود وجود پیشگوئی کے وقت دنیا میں موجود نہیں ہوتا بلکہ پیشگوئی کے بعد پیدا ہوتا ہے، درج ذیل آیات پیش کرتے ہیں:

رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ. فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِیْمٍ ۔ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْیَ قَالَ یٰبُنَیَّ اِنِّیْٓ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی ؕ قَالَ یٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۫ سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ۔

''اے میرے ربّ! مجھے صالحین میں سے (وارث) عطا کر۔ پس ہم نے اسے ایک بُردبار لڑکے کی بشارت دی۔ پس جب وہ اس کے ساتھ دوڑنے پھرنے کی عمر کو پہنچا اس نے کہا اے میرے پیارے بیٹے! یقیناً میں سوتے میں دیکھا کرتا ہوں کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں، پس غور کر تیری کیا رائے ہے؟ اس نے کہا اے میرے باپ! وہی کر جو تجھے حکم دیا جاتا ہے۔ یقیناً اگر اللہ چاہے گا تو مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائے گا''۔ (سورۃ الصافات: آیات ۱۰۱ تا ۱۰۳)

مذکورہ بالا آیات حضرت ابراہیمؑ کے بارہ میں ہیں کہ جب اُنہوں نے اللہ تعالیٰ سے ایک نیک وارث عطا کئے جانے کی التجا کی۔ اس دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے الہاماً آپؑ کو خوشخبری عطا فرمائی کہ آپؑ کو ایک ''حلیم غلام'' دیا جائے گا۔ پس معلوم ہوا کہ وہ ''حلیم غلام'' اُس وقت اس دنیا میں موجود نہ تھا بلکہ اس الٰہی بشارت کے بعد پیدا ہوا۔ یہاں بھی اللہ تعالیٰ کی مشیتِ خاص نے لفظ غلام ہی استعمال فرمایا ہے جس طرح پیشگوئی مصلح موعود اور اس کے بعد ہونے والے الہامات میں لفظ ''غلام'' استعمال فرمایا ہے۔ لیکن یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے اور وہ یہ کہ وہ ''حلیم غلام'' کون تھا؟ آپؑ کے ہاں پیدا ہونے والے آپؑ کے ''جسمانی'' بیٹے۔ اس بات کی تصدیق اگلے فقرہ سے ہو جاتی ہے کہ ''اے میرے پیارے بیٹے!''۔ یہ بیٹا حضرت اسماعیلؑ تھے۔ لیکن ممکن ہے کہ شاید لفظ غلام ادھر اتفاقی حادثہ کے طور پر جسمانی بیٹے کے لئے استعمال ہو گیا ہو۔

قَالُوْا لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلٰمٍ عَلِیْمٍ۔

''انہوں نے کہا خوف نہ کر۔ ہم یقیناً تجھے ایک صاحبِ علم بیٹے کی خوشخبری دیتے ہیں''۔ (سورۃ الحجر: آیت ۵۴)

اس آیتِ کریمہ میں بھی حضرت ابراہیمؑ ہی کا ذکر ہے جب آپؑ کے پاس خدا تعالیٰ کے دو فرشتے آئے اور آپؑ کو ایک ''علیم غلام'' کی بشارت دی۔ یہاں بھی وہ موعود وجود بوقتِ بشارت اس دنیا میں موجود نہ تھا بلکہ اس الہامی بشارت کے بعد اس دنیا میں آیا۔ یہاں بھی ایک ''غلام'' ہی کی بشارت دی گئی جو کہ ''حُسنِ اتفاق'' سے درحقیقت حضرت ابراہیمؑ کے دوسرے ''جسمانی'' بیٹے حضرت اسحاقؑ نکلے جیسا کہ قرآن کریم، تاریخ نیز واقعات سے خود ثابت ہے۔

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ۔ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا۔.....وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ۔

''کیا تجھ تک ابراہیم کے معزز مہمانوں کی خبر پہنچی ہے؟ جب وہ اس کے پاس آئے تو اُنہوں نے کہا سلام!۔۔۔۔اور انہوں نے اسے ایک صاحبِ علیم بیٹے کی خوشخبری دی''۔ (سورۃ الذّٰریٰت: آیات ۲۵ تا ۳۱)

یہاں بھی حضرت ابراہیمؑ کے واقعہ کا ذکر ہے جب اللہ تعالیٰ کے فرشتوں نے آکر آپؑ کو آپ کے ''جسمانی'' بیٹے حضرت اسحاقؑ کی بشارت دی جیسا کہ پچھلی آیات میں بھی ذکر آچکا ہے۔

وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ ۙ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ۔ قَالَتْ يٰوَيْلَتٰى ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِىْ شَيْخًا ۭ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عَجِيْبٌ۔ قَالُوْٓا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ ۭ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

''اور اس کی بیوی (پاس ہی) کھڑی تھی۔ پس وہ ہنسی تو ہم نے اسے اسحاق کی خوشخبری دی اور اسحاق کے بعد یعقوب کی بھی۔ اس نے کہا اے وائے میرا غم! کیا میں بچہ جنوں گی جبکہ میں ایک بڑھیا ہوں اور یہ میرا خاوند بوڑھا ہے۔ یقیناً یہ تو بہت عجیب بات ہے۔ انہوں نے کہا کیا تو اللہ کے فیصلے پر تعجب کرتی ہے۔ تم پر اللہ کی رحمت اور اس کی برکات ہوں اے اہلِ بیت! یقیناً وہ صاحبِ حمد (اور) بہت بزرگی والا ہے''۔ (سورۃ ہود: آیات ۷۲ تا ۷۴)

مذکورہ بالا آیت میں بھی حضرت ابراہیمؑ اور آپ کی اہلیہ حضرت سارہؓ کا ہی ذکر ہے۔ اور پچھلی آیت ہی کا مضمون ادھر بھی بیان کیا گیا ہے۔ یہاں دو موعود وجودوں کی الہامی بشارت اللہ تعالیٰ نے فرمائی۔ ایک حضرت اسحاقؑ اور دوسرے اُن کے لڑکے حضرت یعقوبؑ۔ یہ دونوں موعود وجود تھے، پیشگوئی کے وقت اس دنیا میں نہیں تھے بلکہ اس الہامی بشارت کے بعد پیدا ہوئے۔ اور دونوں ہی حضرت ابراہیمؑ (جن کو یہ بشارت دی گئی تھی) کی جسمانی نسل ہی سے تھے۔ یعنی ایک آپؑ کا بیٹا اور دوسرا آپؑ کا پوتا۔ یہ ایک اور اتفاق ہو گیا۔

وَاِنِّىْ خِفْتُ الْمَوَالِىَ مِنْ وَّرَآءِىْ وَكَانَتِ امْرَاَتِىْ عَاقِرًا فَهَبْ لِىْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا۔.....يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ۨ اسْمُهٗ يَحْيٰى ۙ لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا۔

''اور میں یقیناً اپنے بعد اپنے شرکاء سے ڈرتا ہوں جبکہ میری بیوی بھی بانجھ ہے۔ پس مجھے خود اپنی جناب سے ایک وارث عطا کر.... اے زکریا! یقیناً ہم تجھے ایک عظیم بیٹے کی بشارت دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہوگا۔ ہم نے اس کا پہلے کوئی ہمنام نہیں بنایا''۔ (سورۃ مریم: آیات ۶ تا ۸)

آیت مذکورہ میں حضرت زکریاؑ کا ذکر آجاتا ہے۔ آپؑ جب کافی بوڑھے ہوگئے تو اللہ تعالیٰ کی جناب میں آپؑ نے ایک نیک وارث یعنی ایک نیک بیٹے کے عطا کئے جانے کی دعا مانگی۔ قرآنِ کریم ہمیں بتاتا ہے کہ آپؑ کی یہ دعا بارگاہِ ایزدی میں شرفِ قبولیت پا گئی۔ لہٰذا آپؑ کو الہامی بشارت دی گئی کہ آپؑ کو بھی ایک ''غلام'' عطا کیا جائے گا۔ وہ غلام کون تھا؟ آپؑ کا ''جسمانی'' لڑکا جن کا نام اللہ تعالیٰ نے خود یحییٰ رکھا (علیہ السلام)۔ یہ چوتھا ''حُسنِ اتفاق'' ہوگیا۔

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ ۘ اِذِانْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ۔ فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا ۖ فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا۔.....قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ۖ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا۔

''اور (اس) کتاب میں مریم کا ذکر کر جب وہ اپنے گھر والوں سے جدا ہو کر جانبِ مشرق ایک جگہ چلی گئی۔ پس اس نے اپنے اور ان کے درمیان ایک حجاب حائل کر دیا۔ تب ہم نے اُس کی طرف اپنا فرشتہ بھیجا اور اس نے اس کے لئے ایک متناسب بشر کا تمثل اختیار کیا۔... اس نے کہا میں تو تیرے ربّ کا محض ایک ایلچی ہوں تا کہ تجھے ایک پاک خلڑکا عطا کروں''۔ (سورۃ مریم: آیات ۱۸ تا ۲۲)

مذکورہ بالا آیات بھی سورۃ مریم کی ہیں۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنی ایک نیک بندی کو ایک خاص بشارت دی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا ایک فرشتہ حضرت مریمؑ کی طرف بھیجا جس نے آپؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک انقلابی واقعہ کی نوید سنائی۔ وہ نوید یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ آپؑ کو ایک ''زکی غلام'' دے گا۔ یہاں بھی ایک موعود وجود کی بابت بذریعہ الہام ایک بشارت دی گئی جبکہ موعود وجود کا اس دنیا میں نام ونشان تک نہ تھا۔ پھر بعد اس بشارت کے وہ موعود شخص پیدا ہوا۔ جانتے ہو کہ وہ کون تھا؟ وہ حضرت مریمؑ کے ''جسمانی'' لڑکے حضرت عیسیٰ تھے۔ یہاں لفظ زکی غلام (جس پر جناب عبدالغفار جنبہ صاحب کے دعویٰ کا تمام انحصار ہے) کے الہام کئے جانے کے باوجود کوئی روحانی شاگرد یا پیروکار کے بجائے جسمانی لڑکا ہی پیدا ہوا جو حضرت مریم کی ذریت اور آپ ہی کی نسلِ طیبہ سے تھا۔

اب ذیل میں دو ایسے قرآنی حوالے پیش کئے جاتے ہیں جو شاید جنبہ صاحب سے ''اتفاقاً'' یا بطور نسیان اپنی کتاب میں لکھنے سے رہ گئے۔ لہٰذا اُن ہر دو حوالجات کو بھی یہاں ضبطِ تحریر میں لایا جاتا ہے۔

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ۔ فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۔قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَاَتِيْ عَاقِرٌ ۭ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ.

''اس موقع پر زکریا نے اپنے ربّ سے دعا کی اے میرے ربّ! مجھے اپنی جناب سے پاکیزہ ذریّت عطا کر۔ یقیناً تُو بہت دعا سننے والا

ہے۔پس فرشتوں نے اسے آواز دی جبکہ وہ محراب میں کھڑا عبادت کر رہا تھا کہ اللہ تجھے یحییٰ کی خوشخبری دیتا ہے جو اللہ کے ایک عظیم کلمہ کی تصدیق کرنے والا ہوگا اور وہ سردار اور اپنے نفس کی پوری حفاظت کرنے والا، اور صالحین میں سے ایک نبی ہوگا۔اس نے کہا اے میرے ربّ !میرے کیسے بیٹا ہوگا جبکہ مجھے بڑھاپے نے آلیا اور میری بیوی بانجھ ہے۔اس نے کہا اسی طرح اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔''

(سورۃ آلِ عمران: آیات ۳۹ تا ۴۱)

مذکورہ بالا حوالہ از قرآن مبین درحقیقت خدا کے برگزیدہ نبی حضرت زکریاؑ کے اُسی واقعہ کا ذکر کرتا ہے جب آپؑ نے اپنے ربّ کے حضور ایک نیک اور پاک وارث کے عطا کئے جانے کی دعا مانگی۔ یہاں لفظ ''ولی'' (جس کا معنی سورۃ مریم کی آیت ۶ میں وارث کا کیا گیا تھا) کے بجائے ذریتِ طیبہ کی دعا کی گئی۔ جواباً اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے پر نظرِ ترحّم فرماتے ہوئے آپ کو حضرت یحییٰؑ کی بشارت دی ۔لیکن اللہ تعالیٰ نے اسی پر بس نہیں کی بلکہ حضرت زکریاؑ کی زبان سے لفظ ''ذریتِ طیبہ'' اور ''ولی'' کی تفسیر بھی بیان فرما دی جس کا تعلق موعود وجود سے تھا۔اور پھر اُن کو قرآن کریم جیسی لافانی ولاثانی کتاب عظیم میں محفوظ بھی فرما دیا۔حضرت زکریاؑ نے حضرت یحییٰؑ کی بابت الہام پا کر اپنے خدا کے حضور عرض کیا کہ اے میرے مولیٰ میرے کیونکر ''غلام'' (لڑکا) ہوسکتا ہے جبکہ میں بوڑھا اور میری اہلیہ بانجھ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ اے زکریا تم لفظ غلام کیوں استعمال فرماتے ہو بلکہ فرمایا کہ خدا اسی طرح کرتا ہو جو وہ چاہتا ہے۔دوسرے لفظوں میں یہاں لفظ غلام کی تفسیر ذریتِ طیبہ اور وہ بھی ''جسمانی'' ذریت کرکے گویا کہ ہمارے علیم خدا نے دن ہی چڑھا دیا ہے۔

دوسرا حوالہ جو جنبہ صاحب سے غالباً بیان کرنے سے رہ گیا تھا وہ بھی مذکورہ بالا سورۃ ہی کا ہے بلکہ مذکورہ بالا آیات سے اگلے رکوع میں یہ قصہ بیان ہوا ہے۔اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے:

اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ یٰمَرْیَمُ اِنَّ اللّٰہَ یُبَشِّرُکِ بِکَلِمَۃٍ مِّنْہُ ۖ اسْمُہُ الْمَسِیْحُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ وَجِیْھًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ۔.....قَالَتْ رَبِّ اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ وَلَدٌ وَّلَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ ؕ قَالَ کَذٰلِکِ اللّٰہُ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ؕ

''جب فرشتوں نے کہا اے مریم! یقیناً اللہ تجھے اپنی طرف سے ایک پاک کلمہ کی بشارت دیتا ہے جس کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم ہوگا۔ دنیا اور آخرت میں وجیہ اور مقربین میں سے ہوگا.....اس نے کہا اسی طرح اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے''۔(سورۃ آلِ عمران: آیات ۴۶ تا ۴۸)

اِن آیاتِ مبارکہ میں سورۃ مریم میں بیان کردہ پیشگوئی دربارہ ''زکی غلام'' کی طرح حضرت مریمؑ کو اللہ تعالیٰ کا فرشتہ خداوند تعالیٰ کی جناب سے ایک کلمہ کی بشارت دیتا ہے جس کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم رکھا جانا تھا۔موعود وجود اس بشارت کے بعد ہوتا ہے۔اور یہاں پر بھی اللہ تعالیٰ نے لفظ ''زکی غلام'' اور ''کلمہ'' کی یہ تفسیر حضرت مریم کی زبانی لفظ ''ولد'' سے ادا فرمائی۔اور پھر کَذٰلِکِ اللّٰہُ یَخْلُقُ مَا

یَشَآءُ فرما کر اس تفسیر کی تصدیق پر خود خدا نے مہر صدق ثبت فرما دی تا کہیں ایسا نہ ہو کہ آگے چل کر یہ کہہ دیا جائے کہ شاید لفظ ''زکی غلام'' اور ''کلمہ'' کا ترجمہ ''جسمانی'' بیٹا کرنا حضرت مریمؑ کی اجتہادی غلطی تھی۔

اگر ایک بات ایک بار ہو جائے تو اُس کو حادثہ یا اتفاق کہہ سکتے ہیں۔ اگر دو دفعہ ہو جائے تو بعض اُس کو بھی اتفاق ہی کہیں گے۔ لیکن ایک بات کو خدا تعالیٰ ایک نہیں دو نہیں بلکہ ہر بار جب بھی بیان فرماتا ہے ایک ہی مطلب اور ایک ہی رنگ میں بیان فرماتا ہے۔ اور جب ایسا ہو تو یہ نشانی ہوتی ہے اس بات کی کہ یہ کوئی حادثہ یا اتفاق نہیں بلکہ خدائے مطلق کی سنتِ مستمرہ ہے۔ پس قرآن کریم کی رو سے جب بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے مأموروں اور اولیاء کو بذریعہ وحی والہام موعود ''غلام'' کی خبر دی تو اُس سے ہمیشہ بلا استثناء جسمانی لڑکا اُس بزرگ کی نسل سے مراد تھا اور یہی طریق اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کے مبارک الہامات میں اختیار کئے رکھا۔

ہر بات کی کنہ اور حقیقتِ حال سے بخوبی واقف صرف اللہ ہی کی ذات ہے۔ پس جنبہ صاحب نے لفظ ''غلام'' کو لے کر ایک قاعدہ اخذ کیا اور اُس قاعدہ کا توڑ خود خدا تعالیٰ کی پاک کتاب سے ہم نے قارئین کے سامنے لا رکھا ہے۔ پس جنبہ صاحب اور آپ کے ساتھی جتنا چاہے زور لگا لیں لیکن قرآن کی رو سے ہرگز ہرگز اپنی بات ثابت نہیں کر سکتے۔

اب ہم جنبہ صاحب کی دوسری دلیل کی شق نمبر ۲ پر اپنا تجزیہ و تحقیق پیش کرتے ہیں۔ یہ شق جیسا کہ شروع مضمون میں بیان کیا گیا یوں ہے کہ ''پیشگوئی مصلح موعود کا فقرہ ''ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے دیا جائے گا'' بعد از پیدائش صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ مختلف تراکیب میں حضرت مسیح موعودؑ پر الہام ہوتا رہا ہے۔ چونکہ زکی غلام کے متعلق پیشگوئی ۷ نومبر ۱۹۰۷ء تک ہوتی رہی ہے جبکہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے تمام لڑکے قبل اس کے پیدا ہو چکے تھے، لہٰذا وہ ''زکی غلام'' والی پیشگوئی کے بہر حال مصداق نہیں ہو سکتے''۔ درحقیقت پیشگوئی مصلح موعود کا صرف ''زکی غلام'' والا فقرہ ہی بار بار حضرت اقدس مسیح موعودؑ و مہدی معہودؑ پر الہام نہیں ہوا بلکہ ''مظهر الحق و العلاء كأنّ الله نزل مِن السماء'' اسی طرح ''وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا'' فقرہ بھی ایک سے زائد مرتبہ الہام ہوا ہے وغیرہ ذٰلک۔ جنبہ صاحب کا کہنا ہے کہ ''کیا کوئی انسان قرآن مجید سے یہ بات ثابت کر سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کسی نبی کو بیٹے کی بشارت بخشی ہو اور اس بشارت کے وقت وہ مبشر بیٹا موجود ہو یا بشارت کے بعد وہ مبشر بیٹا پیدا ہوا ہو اور اُسکی پیدائش کے بعد بھی اُسکی بشارت سے متعلق کلامِ الٰہی اس نبی پر نازل ہوتا رہا ہو؟'' (بحوالہ کتاب مصلح موعود۔ مصنفہ عبد الغفار جنبہ، صفحہ ۵۹) سوال یہ ہے کہ کیا ایک پیشگوئی کا (خاص کر جبکہ بالفاظ دیگر) مختلف تراکیب میں ایک سے زائد مرتبہ الہام ہونا کیوں جنبہ صاحب اللہ تعالیٰ کی سنت کے خلاف ٹھہراتے ہیں۔ قارئین کے سامنے قرآن ہی سے مثالیں دے کر ثابت کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہی پیشگوئی کو جو کہ ایک مبشر وجود کی پیدائش کے بارہ میں ہو ایک سے زائد مرتبہ الہام فرما سکتا ہے مثلاً جیسے حضرت مسیح موعودؑ کو الفاظ بدل بدل کر ایک خبر دی جاتی تھی، اسی طرح قرآنِ پاک میں اللہ تعالیٰ نے حضرت اسحاقؑ، حضرت یحییٰؑ، اور حضرت عیسیٰؑ کی بابت پیشگوئی الفاظ بدل بدل کر الہام فرمائی۔

اگر یہاں کوئی یہ کہے کہ جنبہ صاحب کی تحریر میں اسی نبی پر اُن مبشر الہامات کا موعود وجود کے بارہ میں الہام ہونا بعد از موعود وجود کے پیدا ہونے کے شرط رکھی گئی ہے تو یہ بات یاد رکھی جائے کہ جنبہ صاحب کے اس مفروضہ کا اللہ تعالیٰ اور اُس کی وحی سے کچھ بھی تعلق

نہیں۔ یہ مفروضہ جنبہ صاحب کے دماغ کا ایک اختراع ہے جیسا کہ ابھی ذیل میں ہم ثابت کرتے ہیں۔

بقول جنبہ صاحب کے حضرت مسیح موعودؑ پر پیشگوئی مصلح موعود کے بعض فقرات کا بار بار الہام ہونا بعد پیدائش حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانیؓ ثبوت ہے کہ آپؓ اس پیشگوئی کے مصداق نہیں (حالانکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا دعویٰ مصلح موعود مبنی بر وحی الٰہی ہے اور آپؓ کی زندگی اور آپ کے ہاتھ سے ظہور پذیر ہونے والے تمام واقعات اور عظیم الشان فتوحات جو خدا تعالیٰ نے آپ کے مبارک وجود کے ذریعہ اسلام احمدیت کو عطا کیں اور اکنافِ عالم میں احمدیت کا سمندر کی تیز لہروں کی طرح پھیل جانا اور ایک دنیا کا آپ کے دستِ مبارک پر اسلام احمدیت قبول کرنا نیز صحابہ کرامؓ کا آپؓ کے اس الہامی دعویٰ کو قبول کر کے آپ کے ہاتھ پر اکٹھا ہونا دلیل ہے آپؓ کی صداقت کا)۔ اور چونکہ (بظاہر) پیشگوئی مصلح موعود کے بعض فقرات حضرت اقدسؑ کے تمام بیٹوں کی پیدائش کے بعد بھی الہام ہوتے رہے لہٰذا پتا چلا کہ آپ کا کوئی جسمانی لڑکا اس پیشگوئی کا مصداق نہیں۔ یہ مفروضہ تو پیش کر دیا گیا لیکن حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے مجموعہ الہامات و کشوف جس کا نام ''تذکرہ'' ہے بغور نہیں دیکھا گیا۔ موصوف جنبہ صاحب اپنے مفروضے کو ثابت کرنے کے لئے حضرت اقدسؑ کے مجموعہ الہامات کا سہارہ لے کر بات کرتے ہیں، لہٰذا ہم پر فرض ہے کہ ہم بھی وہیں (تذکرہ) سے ان کا جواب پیش کریں۔

جنبہ صاحب کے مفروضہ کو سامنے رکھ کر اب درج ذیل امور کو مطالعہ کریں معاملہ روزِ روشن کی طرح صاف ہو جائے گا کہ غلطی حضرت مسیح موعودؑ کو اپنے ان الہامات کے سمجھنے میں نہیں ہوئی بلکہ جنبہ صاحب کو حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات کے سمجھنے میں ہوئی ہے (اور جنبی صاحب کے اس غلطی کے ہونے کی اصل وجہ پر انشاء اللہ ایک اور مضمون میں قلم اٹھا کر مبسوط کلام کیا جائے گا)۔ جنبہ صاحب کا جھگڑا ہمارے (یعنی جماعت مبائعین جو خدا کے فضل سے خلیفہ وقت کے ہاتھ پر بیعت کر کے اکٹھے ہیں) ساتھ نہیں بلکہ حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ ہے۔ پس فیصلہ بہر حال سلطان القلم حضرت مسیح موعودؑ کا چلے گا کیونکہ حکم عدل آپؑ ہیں جنبہ صاحب نہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کو ۱۰ دسمبر ۱۸۹۲ء کو الہاماً ایک لڑکے کے متعلق بشارت دی گئی۔ وہ لڑکا اُس وقت دنیا میں موجود نہ تھا بلکہ اس بشارت کے چند ماہ بعد پیدا ہوا۔ حضورؑ اس ضمن میں خود تحریر فرماتے ہیں، ''اور میرا دوسرا لڑکا جس کا نام بشیر احمد ہے اس کے پیدا ہونے کی پیشگوئی آئینہ کمالات کے صفحہ ۲۶۶ میں کی گئی ہے۔ اور اس کتاب کے صفحہ ۲۶۲ کی چوتھی سطر سے معلوم ہوتا ہو کہ اِس پیشگوئی کی تاریخ دہم دسمبر ۱۸۹۲ء ہے۔ اور پیشگوئی کے الفاظ یہ ہیں۔ **یأتی قمر الانبیاء. و امرک یتأتی. یسرّ اللہ وجھک. وینیر برھانک. سیولد لک الولد و یُدْنیٰ منک الفضل. ان نوری قریب**۔ دیکھو صفحہ ۲۶۶ آئینہ کمالات اسلام۔ یعنی نبیوں کا چاند آئے گا اور تیرا کام بن جائے گا۔ تیرے لئے ایک لڑکا پیدا کیا جائے گا اور فضل تجھ سے نزدیک کیا جائے گا۔ یعنی خدا کے فضل کا موجب ہوگا اور نیز یہ کہ شکل و شباہت میں فضل احمد سے جو دوسری بیوی سے میرا لڑکا ہے مشابہت رکھے گا۔ اور میرا نور قریب ہے (شاید نور سے مراد پسر موعود ہو)..... اِس پیشگوئی کے مطابق وہ لڑکا پیدا ہوا جس کا نام بشیر احمد رکھا گیا۔ اور درحقیقت وہ لڑکا صورت کے رُو سے فضل احمد سے مشابہ ہے جیسا کہ پیشگوئی میں صاف اشارہ کیا گیا اور یہ لڑکا پیشگوئی کی تاریخ دسمبر ۱۸۹۲ء سے تخمیناً پانچ مہینے بعد پیدا ہوا''۔ (روحانی خزائن جلد نمبر ۱۵، تریاق القلوب، صفحہ ۲۲۰، جدید

ایڈیشن)

حضرت مسیح موعودؑ کو قمر الانبیاء والا الہام مختلف تراکیب کے ساتھ ایک سے زائد مرتبہ ہوا اور ہوا بھی تب جبکہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ اس پیشگوئی کے مطابق پیدا ہو چکے تھے۔ لہٰذا یہی الہام تھوڑے سے مختلف الفاظ کے ساتھ ۱۸۹۶ء (تذکرہ: صفحہ ۲۷۳) اور پھر ۱۹۰۶ء (تذکرہ: صفحہ ۵۶۱) میں دوبارہ نازل ہوا۔ جنبہ صاحب کا بنایا ہوا اصول صاف طور پر غلط ہے جیسا کہ مذکورہ بالا دلائل سے ثابت ہے ورنہ حضرت اقدسؑ کو الہام دربارہ قمر الانبیاء دوبارہ نہ ہونا چاہئے تھا کیونکہ آپؑ کے مطابق موعود لڑکا پیدا ہو چکا تھا۔ نہایت ہی افسوس کے ساتھ لکھنا پڑ رہا ہے کہ (اپنے زعم میں) جنبہ صاحب نے اس دلیلِ قاطعہ کا یہ توڑ نکالا ہے کہ قمر الانبیاء ہونے کا دعویٰ بھی خود ہی کر دیا ہے۔ جبکہ حضرت مسیح موعودؑ نے صاف طور پر لکھ چھوڑا ہے کہ اس پیشگوئی کے مطابق جو لڑکا حضورؑ کے گھر میں پیدا ہوا وہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ہیں۔ جنبہ صاحب کے نزدیک حضورؑ کو یہاں بھی ''اجتہادی'' غلطی ہوئی ہے۔ ہم یہ عرض کرتے ہیں کہ ''**سیولد لک الولد و یُدنیٰ منک الفضل**'' نیز'' تیرے لئے ایک لڑکا پیدا کیا جائے گا اور فضل تجھ سے نزدیک کیا جائے گا۔ یعنی خدا کے فضل کا موجب ہوگا اور نیز یہ کہ شکل و شباہت میں فضل احمد سے جو دوسری بیوی سے میرا لڑکا ہے مشابہت رکھے گا.... اِس پیشگوئی کے مطابق وہ لڑکا پیدا ہوا جس کا نام بشیر احمد رکھا گیا۔ اور **درحقیقت وہ لڑکا صورت کے رُو سے فضل احمد سے مشابہ ہے**'' میں اللہ تعالیٰ نے فعلی شہادت بھی حضرت مسیح موعودؑ کی تفہیم کو عطا فرما کر آپؑ کی تفہیم کا صحیح ہونا ثابت فرما دیا ہے۔

ہم نے بنظرِ عمیق حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہودؑ کی تحریرات و ملفوظات کو پڑھا ہے اور جہاں تک پڑھا ہے ایک بھی عبارت ایسی نہیں ملی جس میں حضورؑ نے یہ لکھا یا فرمایا ہو کہ الہام قمر الانبیاء کی نسبت آپ کو اجتہادی غلطی ہوئی یا یہ کہ آپؑ نے اپنی رائے بدل لی ہو کہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب اس پیشگوئی کے مصداق نہیں یا یہ کہ آپؑ نے اجتہادی غلطی کی اور پھر آپؑ وفات پا گئے اور اب ایک شخص آ کر حضرت مسیح موعودؑ کی (اپنے زعم میں) تصحیح کرنے چلا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ تو فرماتے ہیں کہ ''اجتہادی غلطی نبیوں اور رسولوں سے بھی ہو جاتی ہے۔ جس پر وہ قائم نہیں رکھے جاتے''۔ (روحانی خزائن جلد نمبر ۱۵، تریاق القلوب، صفحہ ۲۲۰، جدید ایڈیشن)۔ پس پتا چلا کہ آپؑ جس تفہیم کے ساتھ وفات پا کر اس دنیا سے رخصت ہوئے وہی تفہیم ٹھیک تھی اور وہی تفہیم الٰہی منشا کے مطابق تھی۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ شاید کوئی یہ کہے کہ ممکن ہے آپؑ نے اپنا موقف بدلا ہو لیکن کسی کو اُس سے متنبہ نہ کیا ہو۔ ایسی باتوں کے متعلق حضورؑ کا ارشادِ مبارک ہے کہ ''... دیانتدار کو کسی کے بددیانت کہنے سے جوش میں نہیں آنا چاہیے۔ ہاں! انبیاءؑ میں ایک قسم کا استثناء ہوتا ہے کیونکہ اگر وہ اپنی عبادت اور افعال کو چھپائیں تو دنیا ہلاک ہو جاوے''۔ (ملفوظات جلد ۱۔ صفحہ ۳۹۸۔ جدید ایڈیشن) پس یہ ناممکن ہے کہ خدا اپنے پاک نبی سے کسی ایسے فعل کو کروا کر چھپائے جس سے ایک دنیا ہلاک ہو جاوے۔ کلمۃ الفصل کے طور پر آپؑ کا درج ذیل فرمان تحریر کر کے اب ہم اس مضمون کو ختم کرتے ہیں اِس اُمید کے ساتھ کہ

پاک دل کو کثرتِ اعجاز کی حاجت نہیں
اِک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوفِ کردگار

''ہماری جماعت کے لئے تو یہ دُور از ادب ہے کہ وہ اس قسم کی باتیں پیش کریں یا اُن کے وہم میں بھی ایسی باتیں آئیں اور مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ مَیں جو کرتا ہوں، وہ خدا تعالیٰ کی تفہیم اور اشارہ سے کرتا ہوں۔ پھر کیوں اس کو مقدم نہیں کرتے اور پیشگوئی سمجھ کر اس کی عزت نہیں کرتے، جیسے حضرت عمرؓ نے آنحضرت کی پیشگوئی سمجھ کر ایک صحابی کو سونے کے کڑے پہنا دیئے۔ اب تم بتاؤ کہ اور کیا چاہتے ہو۔ خدا نے اس قدر نشان تمہارے لئے جمع کر دیئے ہیں۔ اگر خدا تعالیٰ پر ایمان ہو تو کوئی وہم اور خیال اس قسم کا پیدا نہیں ہو سکتا جس سے اعتراض کا رنگ پایا جائے اور اگر اس قدر نشان دیکھتے ہوئے بھی کوئی اعتراض کرتا اور علیحدہ ہوتا ہو تو وہ بیشک نکل جائے اور علیحدہ ہو جاوے۔ اس کی خدا کو کیا پرواہ ہے۔ وہ کہیں جگہ نہیں پا سکتا۔ جبکہ خدا تعالیٰ نے مجھے حکم عدل ٹھہرایا ہے۔ اور تم نے مان لیا ہے۔ پھر نشانہ اعتراض بنانا ضعفِ ایمان کا نشان ہے۔ حَکم مان کر تمام زبانیں بند ہو جانی چاہئیں''۔ (ملفوظات جلد ۲۔ صفحہ ۵۰ تا ۵۱۔ جدید ایڈیشن)